Spot CMYK#Waheed

ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

بشرفِ دعا

حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ

وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت
مفتی محمد یونس، مفتی محمد امجد، حکیم محمد فیضان، غفار الحق

فی شمارہ............ 25 روپے
سالانہ............ 300 روپے

خط وکتابت کا پتہ
ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959
راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

پبلشرز
محمد رضوان
سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ ''التبلیغ'' حاصل کیجئے

قانونی مشیر
الحاج غلام علی فاروق
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

ڈاک کا پتہ تبدیل ہو جانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا

برائے رابطہ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17
عقب پٹرول پمپ وچمڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان

فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5780728

www.idaraghufran.org

Email: idaraghufran@yahoo.com

ترتیب وتحریر

صفحہ

اداریہ ....موجودہ انتخابات اوران کے نتائج............مفتی محمد رضوان ۳

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط ۱۰۴)........اللہ یُسر وآسانی چاہتا ہے، عُسر وتنگی نہیں ....// // ۶

درسِ حدیث ......مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار گنا؟.......// // ۱۶

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

دوسرے کا سلام پہنچانا اوراس کا جواب دینا..مولانا محمد ناصر ۲۳

ماہِ جمادی الاولیٰ: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات................مولانا طارق محمود ۲۷

تذکرۂ اولیاء:................حیاتِ لطیف الامت (قسط۲)............مفتی محمد امجد حسین ۳۰

پیارے بچو!....................حضرت آدم علیہ السلام....................مولانا محمد ناصر ۵۲

بزمِ خواتین ....توبہ..................................مفتی محمد یونس ۵۵

آپ کے دینی مسائل کا حل.. نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کا حکم................ادارہ ۶۱

کیاآپ جانتے ہیں؟.........سونے کے آداب (قسط۶).......................مفتی محمد رضوان ۷۴

عبرت کدہ ....حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۵)...............ابوجویریہ ۸۶

طب وصحت.........صحت وتن درستی کی اہمیت وقدر وقیمت............مفتی محمد رضوان ۸۸

اخبارِ ادارہ ....ادارہ کے شب وروز................مولانا محمد امجد حسین ۹۲

اخبارِ عالم ....قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں............حافظ غلام بلال ۹۳

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ مفتی محمد رضوان

موجودہ انتخابات اور ان کے نتائج ?

اللہ کا شکر ہے کہ ملک بھر میں 11 مئی 2013ء کو خیر خیریت کے ساتھ انتخابات کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے، اور اب نئی حکومت کی تشکیل کا مرحلہ قریب ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی خیر وعافیت کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچائے، اور نو منتخب حکومت ملک وملت کے لئے بہتر اور خیر کا باعث بنے۔ آمین۔

انتخابات سے پہلے ملک کے بعض حصوں میں امیدواروں اور ان کے جلسوں وغیرہ پر جو حملوں اور فائرنگ کا سلسلہ جاری تھا، اس کے پیشِ نظر لگتا تھا کہ ملک میں شاید بروقت انتخابات مشکل ہوں، اور خود بعض گم نام حملہ آوروں کی طرف سے بھی انتخابات کو سبوتاژ کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں، لیکن ہوتا وہی ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے، یا تو اللہ تعالیٰ نے حملہ آوروں کے دلوں میں رحم پیدا فرمادیا، یا ان کی غلط فہمیوں کو دُور فرمادیا، یا پھر ان کی تدبیروں کو ناکام بنادیا، یا اس کے علاوہ جو بھی وجہ ہو، بہر حال بحکمِ الٰہی، 11 مئی کو نہ صرف یہ کہ ملک بھر میں انتخابات ہوئے، بلکہ عوام کی بھاری اکثریت نے ووٹ ڈالنے کے عمل میں حصہ لے کر امیدواروں کے انتخابات میں اپنی ذمہ داری کو کافی حد تک پورا کرنے کی کوشش کی، اور اس سلسلہ میں حملہ آوروں کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

دوسری طرف الیکشن کمیشن، نگران حکومت، فوج اور پولیس وغیرہ کے اداروں نے بھی انتخابات کے انعقاد اور بہتر انعقاد میں مؤثر کردار ادا کیا، اور آزاد ذرائع ابلاغ نے بھی ووٹ کی اہمیت لوگوں تک پہنچانے میں ایک حد تک کردار ادا کیا، اگرچہ ہمارے یہاں کے ذرائع ابلاغ میں ابھی بہت کچھ خامیاں موجود ہیں، اور ان کے لئے اخلاقی ضابطۂ کار مقرر کرنے کی ضرورت ہے، جس کے نہ ہونے کی وجہ سے جھوٹ اور غلط بیانی اور بے جا پروپیگنڈہ وغیرہ میں ہمارے ذرائع ابلاغ پیش پیش نظر آتے ہیں۔

بہر حال گیارہ مئی کے انتخابات کے بعد سیاسی جماعتوں وپارٹیوں کے درجات اور پوزیشنیں واضح ہو چکی ہیں، اور دوسری سیاسی جماعتوں کے مقابلہ میں جناب نواز شریف صاحب کی سیاسی جماعت وپارٹی نے موجودہ انتخابات میں بھاری اکثریت حاصل کی ہے، جس کی وجہ سے یہ جماعت کسی دوسری سیاسی جماعت

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

کی مدد کے بغیر مرکز میں حکومت بنانے کی پوزیشن میں آ گئی ہے، اور صوبہ پنجاب میں بھی حکومت سازی کے حوالہ سے اس کی پوزیشن بہت مستحکم ہے، اور صوبہ بلوچستان سے بھی اس جماعت کو معتد بہ سیٹیں ملی ہیں، اور وہاں بھی دوسری جماعتوں کے ساتھ مل کر حکومت سازی کی کوششیں کامیاب دکھائی دے رہی ہیں۔ البتہ صوبہ سندھ میں پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کی اکثریت، اور صوبہ پختونخواہ میں عمران خان کی تحریکِ انصاف پارٹی کو اکثریت حاصل ہے، اور ان دونوں صوبوں میں بالترتیب ان ہی جماعتوں کی حکومتوں کا قیام نظر آ رہا ہے۔ موجودہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کو صوبہ سندھ کے علاوہ باقی تینوں صوبوں میں غیر معمولی اور تاریخی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے، بلکہ ایک طرح سے اس جماعت کا ان تینوں صوبوں سے صفایا ہو گیا ہے، جس کی بنیادی وجہ گزشتہ پانچ سالہ دورِ حکومت میں اس جماعت کی خراب کارکردگی ہے۔

جبکہ عمران خان کی تحریکِ انصاف کی پارٹی کو صوبہ پختونخواہ میں کافی سیٹیں اور پنجاب میں بھی کچھ سیٹیں ملی ہیں، لیکن انتخابات سے قبل عمران خان صاحب کی طرف سے جو ملک بھر میں تاریخی کامیابی اور سونامی طوفان وغیرہ کے عنوان سے مختلف قسم کے دعوے کئے جا رہے تھے، وہ سچ ثابت نہ ہو سکے۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے قوم کی کوششوں سے جناب نواز شریف صاحب کی جماعت کو جس طرح سُرخرو کیا ہے، وہ اس جماعت اور اس کے نومنتخب نمائندگان کے لئے قابلِ صد شکر لمحہ ہے، اور اسی کے ساتھ وطنِ عزیز کو درپیش بڑے بڑے بحرانوں کے اعتبار سے لمحۂ فکریہ بھی ہے، وطنِ عزیز میں توانائی، بجلی و گیس کی قلت اور دہشت گردی کی کثرت ہے، جس سے نبرد آزما ہونے کے لئے نومنتخب حکومت کو دیانت داری و ذمہ داری کے ساتھ بڑے بڑے اقدامات کی ضرورت ہوگی۔ اور ہمارے خیال میں جناب نواز شریف صاحب کی جماعت میں دوسری بڑی سیاسی جماعتوں کے مقابلہ میں اس کی بہتر صلاحیت موجود ہے، جس کا اندازہ گزشتہ پانچ سالہ پنجاب میں اس جماعت کے دورِ حکومت کی کارگردگی سے لگایا جا سکتا ہے۔

مگر اس موقع پر افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ جماعتیں جو انتخابات سے پہلے الیکشن کمیشن کو آزاد، غیر جانبدار اور ذمہ دار قرار دے رہی تھیں، اب اپنی ناکامی کے بعد ان میں سے کئی جماعتوں نے الیکشن کمیشن کے جانبدار ہونے اور انتخابات میں تاریخی اور بدترین دھاندلی ہونے کے الزامات لگا کر قوم کو مشتعل کرنے اور نومنتخب حکومت سے متنفر کرنے اور اس سے اعتماد ہٹانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں، لیکن گزشتہ انتخابات کو دیکھتے ہوئے ہمارے یہاں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، ہر دور میں شکست خوردہ جماعت کا تقریباً

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اور عموماً یہی رویہ اور کردار رہا ہے۔

ہمارے خیال میں قوم میں بے اعتمادی پیدا کرنے کی اس طرح کی کوششوں سے وطنِ عزیز کی کوئی خاطر خواہ خدمت نہیں کی جاسکتی، بالخصوص موجودہ انتخابات، جو ایک کٹھن اور دشوار گزار مراحل سے گزر کر منعقد ہوئے ہیں، ان پر اجتماعی اور مجموعی اعتبار سے عدمِ اعتماد کا اظہار، کوئی کارِ خیر کہلائے جانے کا مستحق نہیں، خواہ یہ کوشش دینی سیاسی جماعتوں کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو، اور اگر کوئی اپنے اس قسم کے دعووں میں سچا ہے، تو اسے قانونی راستہ اختیار کرنا چاہئے، اور اس کے بجائے قوم میں افراتفری پیدا کرنا اور بغیر ٹھوس ثبوت کے بے بنیاد الزامات عائد کرنا، کسی طرح بھی شرعی واخلاقی اعتبار سے درست طرزِ عمل نہیں ہے۔

بہر حال ظاہری اسباب کے درجہ میں مناسب انتخابات کے بعد دوسری بڑی سیاسی جماعتوں کے مقابلہ میں نواز شریف صاحب کی بہتر جماعت کو کامیابی حاصل ہوئی ہے، اور ہمیں امید ہے کہ اگر نومنتخب حکومت کے ساتھ قوم نے مناسب رویہ اور تعاون، نیز صبر وتحمل کا راستہ اختیار کیا، تو آنے والی حکومت کے ذریعہ سے قوم کا مستقبل ان شاء اللہ تعالیٰ روشن ہوگا، بجلی وگیس کی قلت، دہشت گردی، مہنگائی اور بے روزگاری وغیرہ جیسے بحرانوں میں کمی واقع ہوگی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔ آمین

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

(سورہ بقرہ قسط۱۰۴، آیت ۱۸۵) مفتی محمد رضوان

اللہ یُسر وآسانی چاہتا ہے، عُسر وتنگی نہیں

فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورة البقرة، رقم الآية ۱۸۵)

ترجمہ: پس تم میں سے جو بھی رمضان کے مہینے کو پائے، تو اسے چاہئے کہ وہ روزہ رکھے اور جو کوئی مریض ہو، یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو (سورہ بقرہ)

تفسیر وتشریح

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کے فرض ہونے کا سبب بتلادیا ہے، اور وہ رمضان کے مہینہ کا پالینا ہے۔

اس سے فقہائے کرام نے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ ماہِ رمضان کا روزہ فرض ہونے کا سبب ''رمضان کا مہینہ'' ہے، جس طرح نماز فرض ہونے کا سبب ''وقت'' ہے، لہٰذا رمضان کا روزہ جو فرض ہوتا ہے، وہ رمضان کے مہینہ کو پانے کے سبب سے فرض ہوتا ہے۔ [1]

اور اسی وجہ سے رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے رمضان کا روزہ فرض نہیں ہوتا، اور اگر کوئی رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے پیشگی رمضان کا روزہ رکھے، تو وہ درست نہیں ہوتا، بلکہ رمضان کا روزہ فرض اور درست ہونے کے لئے رمضان کے مہینہ کا شروع ہونا اور اس کا پانا ضروری ہے۔

(كشف الأسرار شرح أصول البزدوي، لعلاء الدين البخاري الحنفي، ج۲، ص ۳۵۰، بَابُ بَيَانِ أَسْبَابِ الشَّرَائِعِ)

اور پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جو مریض ہو یا سفر پر ہو، تو اس کو رمضان کا مہینہ پالینے کے باوجود روزہ رکھنا ضروری نہیں ہوتا، بلکہ اسے بعد میں جب مرض دور ہو جائے، یا سفر ختم ہو جائے، جتنے

---

[1] البتہ اس میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہونے کا سبب مطلق اور عام رمضان کا مہینہ ہے کہ سبب ہونے میں رمضان کی راتیں اور دن برابر ہیں، یا پھر رمضان کے روزے فرض ہونے کا سبب خاص ''رمضان کے دن'' ہیں نہ کہ راتیں۔ پہلا قول شمس الائمہ سرخسی کا ہے، اور دوسرا قول قاضی ابوزید، اور صدر الاسلام ابوالیسر کا ہے (البحر الرائق، ج۲ص ۲۷۶، کتاب الصوم)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

روزے مرض یا سفر کی وجہ سے نہیں رکھ پایا، ان کی قضاء پوری کر لینی چاہئے۔

مریض اور مسافر کے روزہ نہ رکھنے اور بعد میں روزہ کی قضاء کر لینے کی گنجائش کا حکم اس سے پہلے آیت نمبر ۱۸۴ میں بھی گزر چکا ہے، یہاں دوبارہ اس کا ذکر کیا گیا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کے مہینہ کو پالینے پر روزہ رکھنے کی فرضیت کا حکم عام نہیں ہے، بلکہ اس سے مریض اور مسافر خارج ہیں، اور پہلے جو عام لوگوں کو روزہ رکھنے کے ساتھ ایک اختیار فدیہ دینے کا تھا، وہ اس آیت کے ذریعہ سے ختم کر دیا گیا، اور مریض اور مسافر کو فدیہ کے بجائے، بعد میں قضاء کرنے کا حکم برقرار رکھا گیا، البتہ جو ایسے مریض و معذور اور بوڑھے ہوں کہ وہ نہ فی الحال اور نہ آئندہ روزہ رکھنے پر قادر ہوں، تو ان کے لئے فدیہ کا حکم اب بھی برقرار ہے۔

اور جو عورت حیض و نفاس کی حالت میں ہو، اس کا حکم بھی مریض اور مسافر کی طرح ہے کہ اسے بھی ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنے کے بجائے پاک ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنی چاہئے۔

(التفسیر المظھری، ج ۱ ص ۱۹۶، تحت سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ ۱۸۵ ،تفسیر ابنِ کثیر، ج ۱ ص ۳۶۹، تحت سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ ۱۸۵)

پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمادی کہ اللہ تعالیٰ نے جو مریض اور مسافر کے لئے یہ رخصت اور گنجائش دی ہے کہ وہ بعد میں روزہ کی قضاء کر لیں، یہ اس لئے ہے کہ اللہ بندوں کے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور بندوں کے ساتھ تنگی نہیں چاہتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس آسانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مریض اور مسافر کو بعد میں روزہ کی قضاء کر لینی چاہئے، اور جب قضاء روزوں کی تعداد مکمل ہو جائے، تو اللہ کی بڑائی بیان کرنی چاہئے کہ اللہ نے انہیں روزہ کی قضاء کرنے کی شکل میں ہدایت عطا فرمائی، اور اس آسانی اور نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے (تفسیر الجلالین، ج ۱ ص ۳۸، تحت سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ ۱۸۵)

دین میں یُسر و آسانی کا حکم اور عُسر و تنگی کی ممانعت

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کے ساتھ یُسر و آسانی کو چاہنے اور عُسر و تنگی کو نہ چاہنے کا ذکر ایک عام اور اصولی انداز میں فرمایا ہے، اور پہلے بندوں سے یُسر و آسانی چاہنے کو اور اس کے بعد مستقل جملہ کے ساتھ عُسر و تنگی نہ چاہنے کو بیان فرمایا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ دین کے تمام معاملات میں بندوں سے یُسر و آسانی کو چاہتا ہے، اور عُسر و تنگی کو نہیں چاہتا۔

Idara Ghufran

قرآن میں یُسر وسہولت کا حکم اور عُسر وتنگی کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں یُسر وآسانی چاہنے اور عُسر وتنگی نہ چاہنے کا ذکران الفاظ میں بیان فرمایا کہ:

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ ۱۸۵)

ترجمہ: اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا (سورہ بقرہ)

قرآن مجید میں ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے بندوں سے عُسر اور حرج وتنگی نہ چاہنے کے مضمون کو سورہ مائدہ میں درجِ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ (سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ ۶)

ترجمہ: اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی حرج (وتنگی) کرے (سورہ مائدہ)

اور سورہ حج میں درجِ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ (سورۃ الحج، رقم الآیۃ ۷۸)

ترجمہ: اور اللہ نے تم پر دین میں کوئی حرج نہیں رکھا (سورہ حج)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں ایسی تنگی اور تکلیف نہیں رکھی کہ جس پر عمل کرنا دشوار تر ہو جائے، بلکہ یُسر وآسانی رکھی ہے (التفسیر المظھری، ج۶ ص ۳۵۴، ۳۵۵، سورۃ الحج)

عربی زبان میں یُسر، سہولت کے معنیٰ میں آتا ہے، اور اسی سے لفظِ یسار بنا ہے، جس کے معنیٰ غنا و مالداری کے آتے ہیں، اور عربی زبان میں دائیں ہاتھ کو "یدِ یُسریٰ" اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ دائیں ہاتھ سے کام کرنا آسان ہوتا ہے، بنسبت بائیں ہاتھ کے (تفسیر القرطبی، ج۲ ص ۳۰۱، تحت سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ ۱۸۵)

احادیث میں یُسر وسہولت کا حکم اور عُسر وتنگی کی ممانعت

اور احادیث میں بھی جابجا دین میں یُسر وسہولت کا حکم اور عُسر وتنگی کی ناپسندیدگی وممانعت کا ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَیُّ الْأَدْیَانِ أَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلْحَنِیْفِیَّۃُ السَّمْحَۃُ (مسنداحمد، رقم الحدیث ۲۱۰۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ تمام دینوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب دین کون سا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درست (وسیدھا) اور سہل (مسند احمد)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

دینِ اسلام چونکہ تمام دینوں کے مقابلہ میں درست وسیدھا دین ہے، جس میں افراط وتفریط (کمی وزیادتی) اور حق سے تجاوز کرنے کی گنجائش نہیں، اور اسی کے ساتھ وہ سہل بھی ہے، جس پر عمل وپابندی کرنا دشوار نہیں ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر دینِ اسلام، اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دینوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ پسند ہے، جس سے دینِ اسلام کے سہل ہونے کی فضیلت وخصوصیت بھی معلوم ہوئی (عمدۃ القاری، ج۱ص۲۳۵، باب الدین یسر)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقٌ، وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ الرَّجُلُ :أَكْثَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَبَذْلُ الطَّعَامِ، وَسَمَاحٌ وَحُسْنُ خُلُقٍ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۸۱۴)

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا، اور اس کی تصدیق کرنا، اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اور حجِ مبرور (ومقبول) اس آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ نے بہت زیادہ (یا بڑے) اعمال بتلا دیئے ہیں (کچھ مختصر اور سہل اعمال بتلایئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر (سنو) نرم کلام کرنا (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلانا اور سہولت اختیار کرنا، اور اچھے اخلاق (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ یُسر وآسانی اور سہولت، دین کے افضل اعمال میں داخل ہے، اور یُسر وآسانی ہر چیز میں اچھی خصلت ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، سَمْحًا إِذَا اشْتَرٰى، سَمْحًا إِذَا اقْتَضٰى، سَمْحًا إِذَا قَضٰى (صحیح ابن حبان، رقم الحديث ۴۹۰۳، بخاری، رقم الحديث ۲۰۷۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس بندے پر رحم کرے کہ وہ جب فروخت کرے تو آسانی ونرمی اختیار کرے، جب خریدے تو آسانی ونرمی اختیار کرے، جب قرض (اور اپنا کوئی حق دوسرے سے) طلب کرے، تو آسانی ونرمی اختیار کرے، اور جب

Idara Ghufran

قرض (اور دوسرے کا کوئی حق) ادا کرے، تو آسانی ونرمی اختیار کرے (ابنِ حبان، بخاری)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَفَرَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرٰى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضٰى (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۱۳۲۰، مسند احمد، رقم الحدیث ۱۴۲۵۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ایک آدمی کی مغفرت فرمادی، جو تم سے پہلے تھا، وہ جب فروخت کرتا تھا تو آسانی ونرمی اختیار کرتا تھا، اور جب خریدتا تھا تو آسانی ونرمی اختیار کرتا تھا، جب قرض (اور اپنا کوئی حق دوسرے سے) طلب کرتا تھا، تو آسانی ونرمی اختیار کرتا تھا (ترمذی، مسند احمد)

اس سے ہر معاملہ میں یُسر، آسانی وسہولت اور نرمی اختیار کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی، خواہ وہ دنیا کا معاملہ کیوں نہ ہو، اور دین کے معاملات میں آسانی وسہولت اور نرمی اختیار کرنے کی فضیلت واہمیت دوسری کئی احادیث میں مذکور ہے (مرقاۃ المفاتیح، ج۵ ص۱۹۰۷، باب المساہلۃ فی المعاملۃ)

حضرت ابو عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا نَنْتَظِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ رَجُلٌ يَقْطُرُ رَأْسُهُ، مِنْ وُضُوْءٍ أَوْ غُسْلٍ، فَصَلّٰى، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَهُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ دِيْنَ اللّٰہِ فِيْ يُسْرٍ، ثَلَاثًا يَقُوْلُهَا (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۶۶۹)

ترجمہ: ہم نبی ﷺ کا انتظار کررہے تھے، اتنے میں ایک آدمی نکلا، جس کے سر سے وضو یا غسل کا پانی ٹپک رہا تھا، پھر اس نے نماز پڑھی، جب اس نے نماز مکمل کرلی، تو لوگوں نے اس کے بارے میں سوال کرنا شروع کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے اوپر اس طرح کرنے میں حرج ہے؟ (کہ آدمی اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے وضو یا غسل کا پانی ٹپک رہا ہو) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اے لوگو! بے شک اللہ کے دین میں یسر وسہولت ہے، تین مرتبہ آپ یہی فرماتے رہے (مسند احمد، ابو یعلیٰ)

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ: خَيْرُ دِيْنِنَا أَيْسَرُهُ، خَيْرُ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ، خَيْرُ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ، خَيْرُ دِيْنِكُمْ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

أَيْسَرُهُ، ثَلَاثًا (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحدیث ۷۰۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا بہترین دین وہ ہے، جو سہل وآسان ترین ہو، تمہارا بہترین دین وہ ہے، جو سہل وآسان ترین ہو، تمہارا بہترین دین وہ ہے، جو سہل وآسان ترین ہو، تمہارا بہترین دین وہ ہے، جو سہل وآسان ترین ہو، یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (طبرانی)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ يُطِيلُ الصَّلَاةَ فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ الْيُسْرَ وَكَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّ هٰذَا أَخَذَ بِالْعُسْرِ وَتَرَكَ الْيُسْرَ وَنَشَلَهُ نَشْلًا فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ (مسند الحارث، رقم الحدیث ۲۳۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک آدمی مسجد میں بہت لمبی نماز پڑھتا ہے، تو اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پھر اس کے مونڈھے کو پکڑا، پھر فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل اس امت کے لئے یُسر (سہولت وآسانی) کو پسند کرتا ہے، اور اس امت کے لئے عُسر (وتنگی) کو ناپسند کرتا ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، اور اس آدمی عُسر (وتنگی) کو اختیار کیا ہے، اور یُسر (سہولت وآسانی) کو چھوڑ دیا ہے، جس نے اس کو کمزور کردیا، پس اس کے بعد اس شخص کو (اس طرح مسجد میں لمبی نماز پڑھتے ہوئے) نہیں دیکھا گیا (مسند الحارث)

اس سے معلوم ہوا کہ بہترین دین وہ ہے، جو سہل وآسان ترین ہو، لہٰذا دین کے معاملہ میں سختی وتشدد اور تنگی برتنا بہتر دین نہیں ہے (فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۴۰۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ (بخاری، رقم الحدیث ۶۱۲۸)

ترجمہ: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کردیا، تو لوگ اس کی طرف لپکے تاکہ اس کا مؤاخذہ کریں، تو ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دیہاتی کو چھوڑ دو، اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول یا بالٹی ڈال دو، بس تم کو یُسر وآسانی کرنے والا بنا کر

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

مبعوث کیا گیا ہے،اور تمہیں عُسر وتنگی کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا(بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی دوسرے سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے، تو اس کے ساتھ بھی یُسر و آسانی اور سہولت کا معاملہ اختیار کرنا چاہیے،اور عُسر اور تنگی وتشدد اختیار کرنے سے بچنا چاہیے، کیونکہ یہ اس امت کی امتیازی خصوصیت ہے(فیض القدیر للمناوی،تحت رقم الحدیث ۲۵۸۶)

حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنا کہ:

إِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ، إِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۵۹۳۶)

ترجمہ: بے شک تمہارا بہترین دین وہ ہے، جو سہل وآسان ترین ہو، بے شک تمہارا بہترین دین وہ ہے، جو سہل وآسان ترین ہو(مسند احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ (بخاری، رقم الحديث ۳۵۶۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا، تو آپ نے ان میں سے سہل وآسان ترین چیز کو اختیار فرمایا، جب تک کہ وہ گناہ والی چیز نہ ہو، پس اگر وہ گناہ والی چیز ہوتی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لوگوں میں سب سے زیادہ دوری اختیار کرنے والے تھے(بخاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار شدہ دو چیزوں میں سے خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی، سہل وآسان ترین چیز کو اختیار کرنا اس وجہ سے تھا کہ آسان ترین چیز کو اختیار کرنا بہترین دین ہے، بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيْهِ، وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

(بخاری، رقم الحديث ۷۳۰۱،باب مايكره من التعمق والتنازع فى العلم الخ)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کام کیا، جس میں (اللہ کی طرف سے) رخصت وگنجائش

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

موجود تھی، اور ایک قوم نے اس کام سے اجتناب و پرہیز کیا، یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو ایسی چیز سے اجتناب و پرہیز کرتے ہیں، جس کو میں کرتا ہوں، پس اللہ کی قسم میں ان لوگوں کے مقابلہ میں اللہ کا زیادہ علم رکھتا ہوں، اور اللہ کی زیادہ خشیت (وخوف) رکھتا ہوں (بخاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ جب نبی بلکہ افضل نبی ہونے کے باوجود آپ نے رخصت وگنجائش والے کام کو اختیار کیا، تو دوسروں کا اس کو نظر انداز کرنا اور اس کو نیکی کا کام سمجھ کر اس سے پرہیز کرنا کیونکر درست ہوسکتا ہے (عمدۃ القاری۔ باب ما یکرہ من التعمق والتنازع فی العلم والغلو فی الدین والبدع)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عَلَیْکُمْ ھَدْیًا قَاصِدًا، فَإِنَّہٗ مَنْ یُشَادَّ ھٰذَا الدِّیْنَ یَغْلِبْہُ (مسند الإمام أحمد،رقم الحدیث ۲۳۰۵۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر سیدھے (اور غیر مشقت والے) راستے اور میانہ روی (واعتدال) کو اختیار کرو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی (وغلو) کرتا ہے، اس پر دین غلبہ حاصل کرلیتا ہے (اور وہ خود دین سے مغلوب ہوجاتا ہے) (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ اعتدال والا راستہ اختیار کرنا چاہئے، جس میں بے جا مشقت اور غلو نہ ہو، کیونکہ جو شخص اعتدال کو چھوڑ دیتا ہے، اور اپنی طاقت سے زیادہ اپنے آپ کو مشقت وکلفت میں ڈالتا ہے، تو اس کو دین پر عمل کرنا مشکل ہوجاتا ہے، اور یہ طرزِ عمل فرائض اور واجبات میں تقصیر اور کوتاہی کا باعث بنتا ہے۔

(فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۵۵۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَہٗ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَأَبْشِرُوْا، وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ (بخاری، رقم الحدیث ۳۹)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین یُسر والا (اور سہل وآسان) ہے، اور جو شخص بھی دین میں سختی کرتا ہے، تو دین اس پر غالب آجاتا ہے، لہٰذا تم میانہ روی اختیار کرو اور قریب رہو اور (اپنے آپ اور دوسروں کو) خوشخبری سناؤ، اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ

Idara Ghufran

رات میں عبادت کرنے سے مدد حاصل کرو (بخاری)

مطلب اس حدیث کا بھی وہی ہے کہ دین میں یُسر اور آسانی ہے، اور عُسر وتنگی نہیں ہے، اور جو شخص یُسر وآسانی کو چھوڑ کر عُسر وتنگی کو اختیار کرتا ہے، تو دین اس پر غالب آجاتا ہے، یعنی اس کے لئے دین پر عمل کرنا مشکل ہوجاتا ہے، جبکہ دین پر عمل کرنا سہل وآسان ہے (فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۱۹۶۹)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوا، وَلَا تُعَسِّرُوا، وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۱۳۶)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو تعلیم دو، اور یُسر (سہولت وآسانی) پیدا کرو، اور عُسر (تنگی ومشکل) پیدا نہ کرو، اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے، تو اسے چاہئے کہ وہ خاموشی اختیار کرے (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ تعلیم اور دین سکھانے میں بھی نرمی وسہولت والا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے، اور سختی وتشدد کے انداز سے بچنا چاہئے، جیسا کہ بعض اہلِ علم سختی اور تشدُّد کے راستہ کو اختیار کرتے ہیں، اور امت کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے مجتہد فیہ اور گنجائش والے معاملات ومسائل میں سہل اور آسان اقوال کو اہمیت نہیں دیتے، بلکہ سختی وتنگی والے اقوال کو اختیار کرتے ہیں، خواہ احتیاط کے عنوان سے ہو، یا کسی اور عنوان سے (فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۵۴۸۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلَا تُنَفِّرُوا (بخاری، رقم الحدیث ۶۹)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یُسر (وسہولت اور آسانی) پیدا کرو، اور عُسر (وتنگی اور مشکل) پیدا نہ کرو، اور (اپنے آپ اور دوسروں کو) خوشخبری سناؤ، اور متنفر نہ کرو (بخاری)

سختی اور مشکل پیدا کرنے سے دوری اور نفرت پیدا ہوتی ہے، اس لئے اس سے منع کیا گیا، جیسا کہ بعض اہلِ علم حضرات کے سختی اور تنگی والے اقوال اختیار کرنے کی وجہ سے، بہت سے لوگ دین سے دُور ہوجاتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الإمارۃ والقضاء، باب ما علی الولاۃ من التیسیر، فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۱۰۰۱۰)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155077530

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ أَمْرِهٖ، قَالَ:بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا (مسلم، رقم الحديث ۱۷۳۲"٦")

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ میں سے کسی کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجتے تھے،تو یہ فرماتے تھے کہ تم (اپنے آپ اور دوسروں کو) خوشخبری سناؤ،اور متنفر نہ کرو،اور یُسر وسہولت پیدا کرو،اور عُسر وتنگی پیدا نہ کرو(مسلم)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مجتہد ومبلغ اور مفتی کو جو بھی امت کا مقتدا اور رہبر ہو،امت کے لئے شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے یُسر وسہولت کو اختیار کرنا چاہئے۔

(مرقاة المفاتيح، ج٦ ص ۲۴۲۱، كتاب الامارة والقضاء، باب ما على الولاة من التيسير ،فتح البارى لابنِ حجر، ج ا ص ۱٦۳، قَوْلُهٗ بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تُحَرَّمُ عَلَيْهِ النَّارُ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ (صحيح ابنِ حبان،رقم الحديث ۴۷۰)

ترجمہ:کیا میں تمہیں اس آدمی کی خبر نہ دے دوں،جس پر آگ (یعنی جہنم) کو حرام کردیا گیا ہے،صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بے شک (ہمیں اس کی خبر دیجئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اس آدمی پر جو کہ سنجیدہ،نرم،قریب اور سہل ہو(ابن حبان)

اس قسم کی حدیث حضرت جابر،حضرت ابو ہریرہ،حضرت انس اور حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ سہل شخص جو لوگوں کے ساتھ یُسر وآسانی اور سہولت ونرمی والا معاملہ اختیار کرتا ہے،جس کی وجہ سے وہ عام لوگوں کے زیادہ قریب ہوجاتا ہے،اس پر جہنم کی آگ کو حرام کردیا گیا ہے۔

یُسر وآسانی،نرمی اور سہولت پیدا کرنے اور مشکل وتنگی سے بچنے کا یہ حکم مجتہدین،فقہائے کرام اور مفتیانِ عظام کے علاوہ مبلغین کو بھی شامل ہے،اس لئے انہیں بھی چاہئے کہ وہ دین میں عُسر،تنگی،سختی وتشدد کو اختیار نہ کریں،اور امت اور زمانہ کے حالات کو مدِ نظر رکھ کر شرعی حدود میں رہتے ہوئے امت کے لئے یُسر اور سہولت وآسانی والا راستہ تلاش کرکے امت کی مشکلات کو دور کریں۔

مگر افسوس کہ شریعت کے اس اہم حکم پر آج کل ایک علمی طبقہ کی طرف سے بہت کوتاہی پائی جاتی ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

درسِ حدیث

مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

S

مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار گُنا؟

کئی صحیح احادیث کی رو سے مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

جبکہ مسجدِ حرام یا مسجدِ بیت اللہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (بخاری، رقم الحدیث ۱۱۹۰)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ بہتر ہے، سوائے مسجدِ حرام کے (کہ مسجدِ حرام میں ایک نماز کا ثواب دوسری عام مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ درجہ بہتر ہے)(بخاری)

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (مسلم، رقم الحدیث ۱۳۹۵ "۵۰۹")

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے، سوائے مسجدِ حرام کے (کہ مسجدِ حرام میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ درجہ افضل ہے)(مسلم)

اور امّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْكَعْبَةَ (سنن النسائی، رقم الحديث ۲۸۹۸،مسلم،رقم الحديث ۱۳۹۶"۵۱۰")

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے، سوائے مسجدِ کعبہ (یعنی مسجدِ حرام) کے (اس میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ درجہ افضل ہے) (مسلم)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ (سنن ابن ماجه،رقم الحديث ۱۴۰۶،مسنداحمد،رقم الحديث ۱۵۲۷۱) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے، سوائے مسجدِ حرام کے، اور مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ (دوسری عام مساجد کے مقابلہ) میں ایک لاکھ نماز کے ثواب سے افضل ہے (ابنِ ماجہ، مسند احمد)

اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِيْ ذَاكَ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيْ هٰذَا يَعْنِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ (صحيح ابن حبان، رقم الحديث ۱۶۲۰، ذِكْرُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصلاة فى مسجد المدينة بمئة صَلَاةٍ، مسند احمد، رقم الحديث ۱۶۱۱۷) [۲]

---

[۱] فی حاشية مسند احمد: إسناده صحيح على شرط البخاری .

[۲] فی حاشية ابنِ حبان ومسند احمد: إسناده صحيح على شرط مسلم.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے، سوائے مسجدِ حرام کے، اور مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا میری اس مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے سے سو درجہ (اور دوسری عام مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ درجہ) افضل ہے (ابنِ حبان، مسند احمد)

اس طرح کی احادیث حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔

جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث متواتر درجہ میں داخل ہے۔[1]

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِیْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحديث ۳۹۰۸، مسند البزار، رقم الحديث ۶۴۶۱)

---

[1] عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِی هَذَا خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (مسنداحمد،رقم الحديث ۱۶۰۵)

فی حاشية مسنداحمد: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل عبد الرحمن بن أبی الزناد.

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِی هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (مسنداحمد، رقم الحديث ۱۶۷۳۱)

فی حاشية مسنداحمد: حديث صحيح لغيره.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِی خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ(مسند أبی يعلى، رقم الحديث ۴۶۹۱)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا خَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِی خَاتَمُ مَسَاجِدِ الأَنْبِيَاءِ، أَحَقُّ الْمَسَاجِدِ أَنْ يُزَارَ، وَيُشَدُّ إِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، وَمَسْجِدِی، صَلاةٌ فِی مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ(كشف الأستار عن زوائد البزار، رقم الحديث۱۱۹۳، بَابُ فِی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حدثنا محمد بن عمر ثنا سلمة بن وردا قال سمعت أبا سعيد بن المعلى قال سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة فی مسجدی خير من ألف صلاة فيما سواه من المساجد الا المسجد الحرام (بغية الحارث، رقم الحديث ۳۹۴، باب الصلاة فی مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے، سوائے مسجدِ حرام کے (کہ اس میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ درجہ افضل ہے)(طبرانی، بزار)

یہ حدیث گزشتہ احادیث کے ساتھ مل کر سند کے لحاظ سے حسن درجہ میں داخل ہے۔ [1]

---

[1] چنانچہ طبرانی کی سند درج ذیل ہے:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ :نـا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ :نـا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ قَالَ :حَـدَّثَـنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

اور بزار کی سند درج ذیل ہے:

حَدَّثنا عُثمَان بْنُ حَفْصٍ ,عَنْ عَمْرو الدُّورِيِّ، حَدَّثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثمَان أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثنا عُبَيد اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ,عَنْ حَفْصٍ، عَن أَنَسٍ، قَالَ :قَـالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

طبرانی کی سند کے راویوں کا حال بالترتیب درج ذیل ہے:

(۱)...... علی بن سعيد بن بشير الرازی حافظ رحال جوال قال الدارقطنی ليس بذاک تفرد بأشياء قلت سمع جبارة بن المغلس وعبد الأعلى بن حماد روى عنه الطبرانی والحسن بن ريق والناس قال بن يونس كان يفهم ويحفظ مات سنة تسع وتسعين ومائتين انتهى وقال بن يونس تكلموا فيه قلت لعل كلامهم فيه من جهة دخوله فی أعمال السلطان وحكى حمزة بن محمد الكتانی أن عبدان بن أحمد الجواليقی كان يعظمه وقال مسلمة بن قاسم بعرف ببعلبک وكان ثقة عالما بالحديث حدثنی عنه غير واحد وقال أبو أحمد بن عيد قال لی الهيثم الدوری كان يسمع الحديث مع رجاء غلام المتوكل وكان من أراد أن يأذن له أذن له ومن أراد أن يمنعه منعه قال وسمعت أحمد بن نصر يقول سألت عنه أبا عبيد الله بن أبی خيثمة فقال عشت إلى زمان اسئل عن مثله وقال عبد الغنی بن سعيد كان أبو نصر الباوردی يدلسه فيقول حدثنا عبيد بن سعيد وهو إنما سماه عبد الرحمن بن أبی علی وقال حمزة بن يوسف سألت الدارقطنی عنه فقال ليس فی حديثه بذاک وسمعت بمصر أنه كان والی قرية وكان يطالبهم بالخراج فما يعطونه فيجمع الخنازير فی المسجد فقتل كيف هو فی الحديث قال حدث بأحاديث لم يتابع عليها ثم قال نفسی منه وقد تكلم فيه أصحابنا بمصر وأشار بيده وقال هو كذا وكذا ونفض بيده يقول ليس بثقة وقال بن يونس فی تاريخه تكلموا فيه وكان من المحدثين الإجلاد وكان يصحب السلطان ويلی بعض العمالات (لسان الميزان، ج۴، ص ۲۳۱)

(۲)...... فضيل ابن حسين ابن طلحة الجحدری أبو كامل ثقة حافظ من العاشرة مات سنة سبع وثلاثين وله أكثر من ثمانين سنة وهو أوثق من عمه كامل ابن طلحة خت م د س (تقريب التهذيب، ج ۱، ص۴۴۷، ذكر من اسمه فضيل بالتصغير إلى آخر حرف الفاء)

(۳)...... من كنيته أبو بحر وأبو البختری:أبو بحر البكراوی البصری اسمه عبد الرحمن بن عثمان بن أمية بن عبد الرحمن بن أبی بكرة :عن حميد وسليمان التيمی وعنه أبو بكر بن أبی شيبة وأحمد بن عبدة.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے، جبکہ مسجدِ حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

ملحوظ رہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ذکر کیا گیا ہے۔ ۲؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ أبو البختری الطائی مولاهم الکوفی اسمه سعید بن فیروز بن أبی عمران تابعی جلیل :عن عمر وعلی مرسلاً وعن ابن عباس وابن عمر فرد حدیث فی الجامع وعنه عمرو بن مرة ومسلم البطین وثقه أبو زرعة وابن معین (لسان المیزان، ج۳، ص۲۶۷، حرف الباء الموحدة)

وقال أبو عبید الآجری :سئل أبو داود عن أبی بحر البکراوی، فقال :سمعت أحمد بن حنبل یقول :لا بأس به.وقال فی موضع آخر :سألت أبا داود عن أبی بحر البکراوی، فقال :صالح .قال لی عباس :کان علی لا یحدث عنه :سألت أحمد عنه، فقال :ما أسوأ رأی البصریین فیه، قال أبو داود :سألنی أحمد، قال :من حدث عنه؟ قلت :حدثنا عنه ، وغیره .فقال :علی یحدث عنه؟ قلت :لا أدری، ولم یکن عندی علم .قال :وسمعت أبا داود یقول :ترکوا حدیثه، یعنی :أبا بحر.وقال أبو حاتم :لیس بقوی، یکتب حدیثه ولا یحتج به.وقال النسائی :ضعیف.وقال أبو أحمد بن عدی :وأبو بحر البکراوی مشهور معروف من أهل البصرة من ولد أبی بکرة، له أحادیث غرائب عن شعبة وعن غیره من البصریین، وهو ممن یکتب حدیثه (تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج۱۷، ص۲۷۳، و۲۷۴)

قلت :لکن البکراوی ضعیف؛ إلا أنه یقویه روایة حرب بن شداد من الطریقین عنه.ویزداد قوة بروایة عبد الرزاق فی "المصنف(۵۲۵) " وعنه أحمد(۲/۴۴۹) عن معمر عن یحیی بن أبی کثیر ...به؛ إلا أنه لم یذکر الأوزاعی فی إسناده! والصواب إثباته، کما فی الطرق المتقدمة، وبها یزول الاضطراب، ویصح الحدیث .والحمد لله (صحیح ابی داؤد للالبانی، تحت رقم الحدیث ۲۰۶۰)

(۴)...... عبد الرحمن قال سألت أبی عن عبید الله ابن أبی زیاد القداح فقال :لیس بالقوی ولا بالمتین، وهو صالح الحدیث، یکتب حدیثه ومحمد بن عمرو بن علقمة أحب إلی منه، یحول اسمه من کتاب الضعفاء الذی صنفه البخاری (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج۵، ص۳۱۶)

(۵)...... حفص بن عبید الله بن أنس بن مالک ویقال فیه عبید الله بن حفص ولا یصح وهو صدوق من الثالثة خ م ت س ق (تقریب التهذیب، ج۱، ص۱۷۲)

حفص بن عبید الله بن أنس بن مالک الأنصاری البصری:روی عن :جده أنس بن مالک .... قال أبو حاتم :لا یثبت له السماع إلا من جده.وذکره ابن حبان فی "الثقات. روی له الجماعة سوی أبی داود (تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج۷، ص ۲۵، وص۲۶)

اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث کے بعض راویوں میں کچھ ضعف پایا جاتا ہے، جو گزشتہ کثیر اور صحیح احادیث سے تائید حاصل کرنے سے دُور ہو جاتا ہے، اور مذکورہ حدیث حسن لغیرہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲؎ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ :حَدَّثَنَا رُزَیْقٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَلْهَانِیُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :صَلَاةُ الرَّجُلِ فِی بَیْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِی مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِینَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِی یُجَمَّعُ فِیهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِی الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِینَ أَلْفِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِی مَسْجِدِی بِخَمْسِینَ أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ(سنن ابن ماجه، رقم الحدیث ۱۴۱۳)

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مگر اولاً تو اس حدیث کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے، بعض حضرات نے اس حدیث کو شدید منکَر تک بھی قرار دیا ہے، اور اس روایت کی کسی دوسری روایت سے تائید بھی نہیں ہوتی، بلکہ دوسری کثیر اور صحیح احادیث اس کے خلاف ہیں، اور ان میں مسجدِ نبوی میں پچاس ہزار کے بجائے ایک ہزار نمازوں کے برابر ثواب کا ذکر ملتا ہے، جیسا کہ گزشتہ تفصیل سے معلوم ہو چکا۔

اس لئے اس ضعیف اور بعض حضرات کے بقول شدید ضعیف روایت کو دوسری صحیح اور کثیر روایات اور خود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول کرنا مشکل ہے، اگرچہ موجودہ دور کے بہت سے اہلِ علم حضرات نے اس حدیث کو اپنی اردو کتب میں نقل کیا ہے، اور اسی وجہ سے عوام میں بھی مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار گُنا ہونا مشہور ہے۔ [۱] فقط، واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

---

[۱] والذی یظهر بعد التامل الصادق، هو قبول الضعیف فی ثبوت الاستحسان وجوازه، فاذا دل حدیث ضعیف علی استحباب شیء او جوازه، ولم یدل دلیل آخر صحیح علیه، ولیس هناک مایعارضه ورجح علیه، قبل ذلک الحدیث وجاز العمل بما افاده واقول باستحباب مادل علیه او جوازه(ظفر الأمانی فی مختصر الجرجانی فی مصطلح الحدیث، ص ۱۹۸، لمولانا عبدالحیی اللکنوی رحمه الله)

عن أنس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته فی مسجد القبائل بخمسة وعشرین صلاة وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمس مایة وصلاته فی المسجد الأقصى بخمسین ألفا وصلاته فی مسجدی هذا بخمسین الفا وصلاته فی المسجد الحرام بمایة ألف ومعروف الخیاط هذا عامة ما یرویه وما ذکرته أحادیث لا یتابع علیه(الکامل فی ضعفاء الرجال، ج۶، ص۳۲۷)

حدیث :صلاة الرجل فی بیته بصلاة ، وصلاته فی مسجد القبائل بخمسة وعشرین صلاة ، وصلاته فی مسجدی بخمسین ألفاً ، وصلاته فی المسجد الحرام بمئة ألف .رواه معروف بن عبد الله الخیاط :عن رزیق أبی عبد الله ، عن أنس .ومعروف هذا منکر الحدیث (ذخیرة الحفاظ لمحمد بن طاهر المقدسی، ج۳، ص ۱۵۳۲)

أبو الخطاب الدمشقی (ق).اسمه حماد .عن رزیق الالهانی .وعنه هشام بن عمار، ومسلمة الخشنی.لیس بالمشهور .قال هشام :حدثنا أبو الخطاب الدمشقی، حدثنا زریق الالهانی، عن أنس -مرفوعا :صلاة الرجل فی المسجد الاقصى بخمسین ألف صلاة .هذا منکر جدا (میزان الاعتدال فی نقد الرجال ،لأبی عبدالله محمد بن أحمد بن عثمان، تحت رقم الترجمة ۱۰۱۵۳)

وفی إسناده رزیق -بتقدیم الراء المهملة -الألهانی .قال أبو زرعة :فلا بأس به .نقله عنه الحافظ جمال الدین المزی مقتصرا، وقال ابن حبان فیما نقله عنه ابن الجوزی فی الضعفاء :ینفرد بالأشیاء التی لا تشبه حدیث الأثبات لا یجوز الاحتجاج به إلا عند الوفاق.وقال ابن الجوزی فی علله :إنه حدیث لا یصح.وقال الخطیب: رزیق هذا فی عداد المجهولین. قلت :ورأیت ابن حبان ذکره فی ثقاته والراوی عن رزیق لا یعرف، وهو أبو

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

محمد رضوان ۔۱۲/ رجب المرجب/۱۴۳۴ھ 23/ مئی/2013ء بروز جمعرات ۔ ادارہ غفران، راولپنڈی

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الخطاب حماد .قال الذهبی فی میزانه :لیس بالمشهور(البدر المنیر ،لابن الملقن، ج۹،ص۵۱۴،کتاب النذر ،الحدیث الثامن عشر)

عن أنس بن مالک قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاة وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمس مائة صلاة وصلاته فی المسجد الأقصى بخمسین ألف صلاة وصلاته فی مسجدی بخمسین ألف صلاة وصلاته فی المسجد الحرام بمائة ألف صلاة ."قال المؤلف " :هذا حدیث لا یصح."قال أبو حاتم" :ابن حبان رزیق ینفرد بالأشیاء التی لا تشبه حدیث الأثبات لا یحتج بما ینفرد به "(العلل المتناهیة فی الأحادیث الواهیة،لجمال الدین أبی الفرج الجوزی، ج۲،ص۸۶،کتاب الحج، حدیث فی الصلاة فی الحرم)

هذا إسناد ضعیف أبو الخطاب الدمشقی لا نعرف حاله ورزیق أبو عبد الله الألهانی فیه مقال حکی عن أبی زرعة أنه قال لا بأس به وذکره ابن حبان فی الثقات وفی الضعفاء .وقال ینفرد بالأشیاء التی لا تشبه حدیث الثقات لا یجوز الاحتجاج به إلا عند الوفاق انتهى. وأورده ابن الجوزی فی العلل المتناهیة بسند ابن ماجة وضعفه برزیق(مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه،باب الصلاة فی المساجد ومسجد الجامع)

(صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاة وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمسمائة صلاة وصلاته فی المسجد الأقصى بخمسین ألف صلاة وصلاته فی مسجدی بخمسین ألف صلاة وصلاته فی المسجد الحرام بمائة ألف صلاة، أخرجه ابن ماجه(۱ / ۴۳۱ - ۴۳۲)من طریق أبی الخطاب الدمشقی :ثنا زریق أبو عبد الله الألهانی عنه .قال فی (الزوائد)إسناده ضعیف لأن أبا الخطاب الدمشقی لا یعرف حاله وزریق فیه مقال حکی عن أبی زرعة أنه قال :لا بأس به وذکره ابن حبان فی (الثقات) وفی (الضعفاء) وقال :ینفرد بالأشیاء لا یشبه حدیث الأثبات لا یجوز الاحتجاج به إلا عند الوفاق وقال الحافظ فی (التقریب) إنه:(صدوق له أوهام(قلت :وهذا الحدیث من أوهامه إن کان أبو الخطاب قد حفظه منه وإلا فأبو الخطاب لا یعرف کما سبق وقال الحافظ: (إنه مجهول .(وقال الذهبی فی (المیزان:((لیس بالمشهور) ثم ساق له هذا الحدیث ثم قال: (هذا منکر جدا) ونعم ما قال وقد أخرج الحدیث ابن عساکر أیضا فی ترجمة مسجد دمشق من طرق عن أبی الخطاب به (الثمر المستطاب فی فقه السنة والکتاب، ج۲،ص۵۱۸)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530

مقالات ومضامین

مولانا محمد ناصر

دوسرے کا سلام پہنچانا اور اس کا جواب دینا

بعض احادیث وروایات سے ایک شخص کا سلام دوسرے شخص تک پہنچانا بھی ثابت ہے۔

چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

بَعَثَنِی أَبِیْ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِئْتِہٖ فَأَقْرِئْہُ السَّلَامَ، قَالَ: فَأَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِیْ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ، فَقَالَ: عَلَیْکَ السَّلَامُ، وَعَلٰی أَبِیْکَ السَّلَامُ (ابوداؤد، رقم الحدیث ۵۲۳۱، کتاب الادب، بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: فُلَانٌ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ)

ترجمہ: مجھے میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ ﷺ کو میرا سلام کہہ دو، صحابی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میرے والد آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "عَلَیْکَ السَّلَامُ، وَعَلٰی أَبِیْکَ السَّلَامُ" (یعنی آپ پر سلام ہو، اور آپ کے والد پر سلام ہو) (ابوداؤد)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "وَعَلَیْکَ وَعَلٰی أَبِیْکَ السَّلَامُ" (یعنی آپ پر اور آپ کے والد پر سلام ہو) ۱

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا: یَا عَائِشُ، ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ فَقُلْتُ: وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (بخاری، رقم الحدیث ۳۷۶۸، کِتَابُ الْمَنَاقِبِ، ترمذی، أَبْوَابُ الِاسْتِئْذَانِ، مصنف ابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث نمبر ۲۶۲۰۸)

---

۱ بَعَثَنِی أَبِی إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِئْتِہِ فَأَقْرِئْہُ السَّلَامَ، فَأَتَیْتُہ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِی یُقْرِئُکَ السَّلَامَ، فَقَالَ: وَعَلَیْکَ وَعَلَی أَبِیکَ السَّلَامُ (مصنف ابن ابی شیبۃ، حدیث نمبر ۲۶۲۰۵، فِی الرَّجُلِ یبلّغ الرّجل السّلام ما یقول لہ)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ اے عائش! یہ جبریل، آپ کو سلام کررہے ہیں، تو میں نے عرض کیا کہ ''وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ'' (بخاری، ترمذی)

اور ایک روایت میں حضرت عائشہ کے یہ الفاظ مروی ہیں کہ ''وَعَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' [1]

ایک کا سلام دوسرے کو پہنچانا اور سلام کے جواب میں سلام بھیجنے والے اور سلام لانے والے دونوں کو شامل کرنا حضرت خارجہ بن زید اور دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے۔ [2]

---

[1] عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ "قَالَتْ :وَعَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۴۲۸۱)

فی حاشية مسند احمد:إسناده صحيح على شرط الشيخين.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِحِرَاءَ، فَقَالَ :هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ جَاءَتْ بِحَيْسٍ فِي غَزْرَتِهَا، فَقُلْ لَهَا إِنَّ اللهَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، فَلَمَّا جَاءَتْ قَالَ لَهَا " :إِنَّ جِبْرِيلَ أَعْلَمَنِي بِكِ وَبِالْحَيْسِ الَّذِي فِي غَزْرَتِكِ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ، وَقَالَ :اللهُ يُقْرِئُهَا السَّلَامَ "، فَقَالَتْ :هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَعَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۲۵)

وقال الهيثمي: رواه الطبراني، وفيه محمد بن الحسن بن زبالة، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۵۲۸۳، باب فضل خديجة بنت خويلد زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم)

[2] فَقُلْتُ لَهُ :يَا سَعْدُ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ :خَبِّرْنِي كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ :عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ (مستدرک حاكم، رقم الحديث ۴۹۰۶، دلائل النبوة للبيهقي، ج۳، ص۲۴۸، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه على القتال يوم أحد، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ)

قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . وقال الذهبي: صحيح

غالب القطان، عن رجل، عن أبيه، عن جده، أنهم كانوا على منهل من المناهل، فلما بلغهم الإسلام جعل صاحب الماء لقومه مائة من الإبل على أن يسلموا فأسلموا، وقسم الإبل بينهم وبدا له أن يرتجعها منهم، فأرسل ابنه إلى النبي ﷺ فقال له :ائت النبي ﷺ فقل له :أبي يقرئك السلام، وإنه جعل لقومه مائة من الإبل على أن يسلموا فأسلموا، وقسم الإبل بينهم، وبدا له أن يرتجعها منهم، أفهو أحق بها أم هم؟ فإن قال لك :نعم، أو لا، فقل له :أبي شيخ كبير، وهو عريف الماء ، وإنه يسألك أن تجعل لي العرافة بعده، فأتاه فقال :أبي يقرئك السلام، فقال :وعليك وعلى أبيك السلام (ابوداؤد، رقم الحديث ۲۹۳۴، الزهد للمعافى بن عمران الموصلي، رقم الحديث ۷۴، باب في الشرف، بلفظ ”فقلت :يا رسول الله ، إن أبي يقرأ عليك السلام ، قال : وعليك وعليه“)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530

اور حضرت ابنِ عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، قَالَ: وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحدیث ۲۶۲۰۹، فِی الرّجلِ یبلّغ الرّجل السّلام ما یقول له)

ترجمہ: محمد رحمہ اللہ سے جب کوئی کہتا تھا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے، تو وہ کہتے تھے کہ ''وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ'' (ابن ابی شیبۃ)

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسی دوسرے کو سلام پہنچائے، تو جس کو سلام بھجوایا گیا ہے، اُسے چاہیے کہ سلام بھجوانے والے اور سلام لے کر آنے والے دونوں کو سلام کے جواب میں شریک کرلے۔[۱]

پھر سلام بھجوانے والے شخص کو سلام کا جواب لوٹانا تو ضروری ہے، اور سلام لے کر آنے والے کو جواب میں شریک کرنا یا نہ کرنا گزشتہ احادیث وروایات سے دونوں سے ثابت ہیں، لہٰذا سلام لے کر آنے والے کو بھی جواب میں شریک کرلینا بہتر ہے۔

اور بہتر یہ ہے کہ پہلے سلام لے کر آنے والے کو سلام کا جواب دے، اور اس کے بعد جس کی طرف سے سلام آیا ہے، اُس کو سلام کا جواب دے۔

اور روایات وآثار سے اس طرح کے سلام کا جواب مختلف الفاظ میں منقول ہیں، جن میں سے کوئی بھی الفاظ اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

چنانچہ اگر کسی ایک فرد کی طرف سے سلام آیا ہو، تو ''وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ'' کہہ کر جواب دیا

---

[۱] نیز بعض فقہاء کا فرمانا ہے کہ جب کسی آدمی نے دوسرے کو سلام پہنچانے کا کہا، تو اگر دوسرے نے سلام پہنچانے کی ذمہ داری قبول کرلی، یا سلام پہنچانے کا وعدہ کرلیا، تو پھر سلام پہنچانا ضروری ہے، اور اگر ذمہ داری قبول نہ کی، تو سلام پہنچانا ضروری نہیں، لیکن بہتر پھر بھی ہے کہ سلام پہنچادے۔

(قَوْلُهُ وَلَوْ قَالَ لِآخَرَ: أَقْرِءْ فُلَانًا السَّلَامَ يَجِبُ عَلَيْهِ ذَلِكَ) لِأَنَّهُ مِنْ إِيصَالِ الْأَمَانَةِ لِمُسْتَحِقِّهَا، وَالظَّاهِرُ أَنَّ هَذَا إِذَا رَضِيَ بِتَحَمُّلِهَا تَأَمَّلْ. ثُمَّ رَأَيْتُ فِي شَرْحِ الْمُنَاوِيِّ عَنْ ابْنِ حَجَرٍ التَّحْقِيقُ أَنَّ الرَّسُولَ إنْ الْتَزَمَهُ أَشْبَهَ الْأَمَانَةَ وَإِلَّا فَوَدِيعَةٌ اهـ. أَيْ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الذَّهَابُ لِتَبْلِيغِهِ كَمَا فِي الْوَدِيعَةِ قَالَ الشُّرُنْبُلَالِيُّ: وَهَكَذَا عَلَيْهِ تَبْلِيغُ السَّلَامِ إلَى حَضْرَةِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ (ردالمحتار، جزء ٦، صفحه ٤١٥، فصل فی البیع)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155507530

جاسکتا ہے، اور اگر کئی افراد کی طرف سے سلام آیا ہو، تو ''وَعَلَیْکَ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ'' کہہ کر جواب دیا جاسکتا ہے۔ ۱؎

۱؎ عَنِ ابْنِ أَبِی أَوْفَی ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ بَنِی أَخِیکَ یُقْرِئُونَکَ السَّلَامَ ، ثُمَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : وَعَلَیْکَ وَعَلَیْهِمُ (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحدیث ۲۶۲۰۶)

عَنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ لِی عَبْدُ اللهِ : إِذَا لَقِیتَ عُمَرَ ، أَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا ,فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ ، قَالَ : فَلَقِیته فَأَقْرَأْته فَقَالَ : عَلَیْهِ ، أَوْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحدیث ۲۶۲۰۷، فِی الرّجلِ یبلّغ الرّجل السّلام ما یقول له)

السلام بواسطة الرسول أو الکتاب کالسلام مشافهة، فقد ذکر النووی فی کتابه الأذکار عن أبی سعد المتولی وغیره فیما إذا نادی إنسان إنسانا من خلف ستر أو حائط فقال : السلام علیک یا فلان، أو کتب کتابا فیه : السلام علیک یا فلان، أو : السلام علی فلان، أو : أرسل رسولا وقال : سلم علی فلان، فبلغه الکتاب أو الرسول وجب علیه أن یرد السلام .صرح بذلک الشافعیة والحنابلة، قال النووی : قال أصحابنا: وهذا الرد واجب علی الفور، وکذا لو بلغه سلام فی ورقة من غائب وجب علیه أن یرد السلام باللفظ علی الفور إذا قرأه. وقد ورد فی الصحیحین عن عائشة -رضی الله عنها -قالت :قال لی رسول الله -صلی الله علیه وسلم :هذا جبریل یقرأ علیک السلام، قالت :قلت :وعلیه السلام ورحمة الله. ویستحب أن یرد علی المبلغ أیضا بأن یقول : وعلیک وعلیه السلام (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۲۵، ص ۱۶۰، مادة "سلام"، السلام بوساطة الرسول أو الکتاب)

ذکر محمد رحمه الله فی باب الجعائل من السیر حدیثاً یدل علی أن من بلغ إنساناً سلاماً عن غائب کان علیه أن یرد الجواب علی المبلغ أولاً، ثم علی ذلک الغائب؛ وهذا لأن المبلغ هو المسبب لوصول السلام إلیه، والمسبب إلی الخیر کالمباشر له، ولو أنه باشر السلام علیه استحق الرد، فکذا إذا سبب، أو نقول : الغائب محسن إلیه بالسلام، والمبلغ بالتبلیغ، فکان علیه أن یجازیهما .وفی البقالی عمن قال لآخر :أقریء فلاناً السلام؛ یجب علیه أن یفعل (المحیط البرهانی، ج۵، ص ۳۲۹، کتاب الاستحسان، الفصل الثامن)

وَیُسْتَحَبُّ أَنْ یَرُدَّ عَلَی الْمُبَلِّغِ أَیْضًا فَیَقُولَ : وَعَلَیْکَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ اهـ .وَمِثْلُهُ فِی شَرْحِ تُحْفَةِ الْأَقْرَانِ لِلْمُصَنِّفِ، وَزَادَ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ یَجِبُ اهـ .لَکِنْ قَالَ فِی التَّتَارْخَانِیَّةِ ذَکَرَ مُحَمَّدٌ حَدِیثًا یَدُلُّ عَلَی أَنَّ مَنْ بَلَّغَ إنْسَانًا سَلَامًا عَنْ غَائِبٍ کَانَ عَلَیْهِ أَنْ یَرُدَّ الْجَوَابَ عَلَی الْمُبَلِّغِ أَوَّلًا ثُمَّ عَلَی ذَلِکَ الْغَائِبِ اهـ .وَظَاهِرُهُ الْوُجُوبُ تَأَمَّلْ (ردالمحتار، جزء ۶، صفحه ۴۱۵، وصفحه ۴۱۶، فصل فی البیع)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

بسلسلہ: تاریخی معلومات

مولانا طارق محمود

ماہِ جمادی الاولیٰ: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۰۵ھ: میں حضرت ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن محمد بن آبنوسی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۲۷۸)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۰۷ھ: میں حضرت ابوغالب شجاع بن فارس بن حسین بن فارس بن حسین بن غریب بن بشیر ذہلی سہروردی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۳۵۶، تذکرۃ الحفاظ، ج۴ ص۲۶، طبقات الحفاظ، ج۱ ص۴۵۱)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۰۸ھ: میں حضرت ابوغالب احمد بن عبیداللہ بن ابوالفتح محمد بن احمد بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۳۱۳)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۱۰ھ: میں حضرت ابوالخیر مبارک بن حسین بن احمد غسال بغدادی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۳۵۸)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۱۲ھ: میں حضرت ابونصر محمود بن فضل بن محمود بن عبدالواحد اصبہانی صباغ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۳۷۵، تذکرۃ الحفاظ، ج۴ ص۳۴، طبقات الحفاظ، ج۱ ص۴۵۵)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۱۳ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن حسین بن حارث اصبہانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۴۲۰)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۱۳ھ: میں حضرت ابوالوفاء علی بن عقیل بن محمد بن عقیل بن عبداللہ بغدادی ظفری حنبلی متکلم رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۴۴۷)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۱۷ھ: میں حضرت ابومحمد حمزہ بن عباس بن علی علوی حسینی اصبہانی صوفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۴۵۹)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۱۷ھ: میں حضرت ابونعیم عبیداللہ بن شیخ ابوعلی حسن بن احمد بن حسن اصبہانی حداد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۹ ص۴۸۷، تذکرۃ الحفاظ، ج۴ ص۴۲، طبقات الحفاظ، ج۱ ص۴۵۹)
- ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۱۸ھ: میں حضرت ابوابراہیم اسحاق بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

نوح نوحی نسفی حنفی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۴۷۱)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۲۰ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن ولید بن خلف بن سلیمان بن ایوب فہری اندلسی طرطوشی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۴۹۱)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۲۰ھ: میں حضرت ابومحمد عبدالرحمٰن بن محدث محمد بن عتاب بن محسن قرطبی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۵۱۵)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۲۰ھ: میں حضرت ابوغالب احمد بن عبدالباقی بن احمد بن بشر کرخی بغدادی عطار رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۵۳۱)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۲۳ھ: میں حضرت ابوالحسن عبیداللہ بن محمد بن شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۵۰۴)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۲۳ھ: میں حضرت ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد بن محمود بن احمد اصبہانی ثقفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۵۲۸)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۲۵ھ: میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن احمد رازی مصری شروطی معدل رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۵۸۴)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۲۶ھ: میں حضرت ابوالعز احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبیداللہ بن محمد بن احمد بن حمدان بن عمر بن ابراہیم بن عیسیٰ بن عتبہ بن فرقد اسلمی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔
(سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۵۶۰)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۲ھ: میں حضرت ابوعبداللہ حسین بن عبدالملک بن حسین بن محمد بن علی اصبہانی خلال اثری رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۱۹ ص ۶۲۱)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۲ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن عبداللہ بن محمد بن سعید بن موہب جذامی اندلسی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۴۹)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۳ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن ابونصر شجاع بن احمد بن علی فتوانی اصبہانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۷۴)

r ...... ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۷ھ: میں حضرت ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد بن خلیفہ مہتدی باللہ محمد بن واثق ہارون ہاشمی عباسی رشیدی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۱۱۶)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۷ھ: میں حضرت ابوحفص عمر بن محمد بن احمد بن لقمان نسفی حنفی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۱۲۷)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۷ھ: میں حضرت ابوالفتح عبداللہ بن محمد بن محمد بن محمد بن بیضاوی فارسی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۱۸۲)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۸ھ: میں حضرت ابوالمعالی عبدالخالق بن عبدالصمد بن علی بن بدن بغدادی صفار رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۶۰)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۳۹ھ: میں حضرت ابوالحسن شریح بن محمد بن شریح بن احمد رعینی اشبیلی مالکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۱۴۴)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۴۰ھ: میں حضرت ابوبکر عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بجیری نیشاپوری رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۱۵۷)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۴۱ھ: میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن محمد بن احمد بن احمد بن سلال کرخی وراق حبار رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۷۶)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۴۲ھ: میں حضرت ابوالقاسم علی بن ابونصر عبدالسید بن محمد بن عبدالواحد بن صباغ بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۱۶۸)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۴۲ھ: میں حضرت ابوالحجاج یوسف بن علی قضاعی حداد قفال رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۱۸۷)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۴۳ھ: میں حضرت ابوبکر مبارک بن کامل بن ابوغالب خفاف بغدادی ظفری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۳۰۰)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۴۴ھ: میں ابوالمیمون عبدالمجید بن امیر محمد بن مستنصر باللہ معد بن ظاہر علی بن حاکم بن عزیز بن معز عبیدی اسماعیلی کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۱۵ ص ۲۰۲)

r ......ماہِ جمادی الاولیٰ ۵۴۸ھ: میں حضرت ابوالفتح محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابوتوبہ کشمیہنی مروزی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۲۵۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155507530

تذکرۂ اولیاء (باپو کے چرنوں میں) مفتی محمد امجد حسین

اولیاء کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

حیاتِ لطیف الامت (قسط۲)

دارالاسلام پٹھانکوٹ میں

غالبًا 1942ء میں بانی جماعت اسلامی جناب مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب مرحوم پٹھانکوٹ (گورداسپور) میں چوہدری نیاز علی خان مرحوم [1] کے دین کی اشاعت وتبلیغ کے لئے قائم کردہ وقف

---

[1] بانی جماعت اسلامی جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تحریکی اور جماعتی زندگی کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ مولانا نے ''ترجمان القرآن'' رسالے کے صحافتی فورم سے دین کی دعوت واشاعت، اصلاح وتجدید کا کام جس سج دھج، عزم وحوصلے سے 1933ء میں شروع کیا، مولانا کے موثر اسلوب اور دلکش طرزِ تحریر نے خلق کثیر کے دلوں کو موہ لیا، بڑی بڑی علمی ہستیاں آپ کی حلقہ بگوش ہوئیں، مفکر اسلام علی میاں ندوی صاحب علیہ الرحمۃ، مولانا منظور نعمانی علیہ الرحمۃ جیسے لوگ آپ کے ہمرکاب ہوئے (اور پھر جلد ہی الگ بھی ہوئے)

1936ء کے الیکشن کے بعد مولانا نے اس وقت کے ہندو مسلم حالات کے تناظر اور ہندوؤں کی عصبیت وتنگ نظری کے پس منظر میں سیاسی مضامین لکھنے شروع کئے، اور واقعہ یہ ہے کہ اس موضوع پر جو لکھا، خوب لکھا، قوم کے امنگوں اور ملی تقاضوں کی ترجمانی کی، اس سلسلہ مضامین میں ایک مرحلہ پر آپ نے مسلمانوں کے سامنے احیاء دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کو نصب العین بنا کر خالص دینی بنیاد پر ایک جماعت کی تنظیم سازی اور اس کے تحت پھر اصلاحی ودعوتی کام کا منصوبہ پیش کیا، اس طرح کے تحریکی کام اور جماعت سازی کے لئے حیدرآباد دکن کی ریاستی صورتحال بالکل مناسب وسازگار نہ تھی، اس لئے مودودی صاحب نے اس کام کے لئے پنجاب کو موزوں سمجھا، اور چوہدری نیاز علی کے قائم کردہ ''دارالاسلام'' کو ایک بنا بنایا مستقر ومرکز خیال کر کے یہاں منتقل ہوگئے، چوہدری نیاز علی مرحوم پٹھانکوٹ گورداسپور کی ایک چھوٹی سی بستی ''جمالپور'' کے رہنے والے تھے، یہیں ان کی زمینیں اور وسیع جائیداد تھی، چوہدری نیاز علی صاحب اور ان کے بھائی چوہدری عبدالرحمان مرحوم دونوں بہت نیک، دردِ دل رکھنے والے، دین اسلام کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے، چوہدری نیاز صاحب ہمارے اکابر میں سے حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور حضرت مفتی محمد حسن صاحب (بانی جامعہ اشرفیہ لاہور) کے عقیدت مند ونیاز مند تھے۔

اپنی زمینوں سے وسیع رقبہ وقف کر کے ''دارالاسلام'' کے نام سے دینی مرکز دین کی خدمت، اشاعت وتبلیغ کے لئے آپ نے قائم کیا، ''ترجمان القرآن'' کے مطالعہ سے چوہدری صاحب مودودی صاحب سے بہت زیادہ متاثر تھے، اور کوشش کر کے آپ کو حیدرآباد دکن سے دارالاسلام میں لے آئے، اور یہ وقف ان کی تولیت میں دے دیا، چوہدری نیاز صاحب ایک بڑے راجپوت، زمیندار ہونے کے علاوہ بڑے ریٹائر سرکاری افسر بھی تھے، مودودی صاحب نے دارالاسلام میں منتقل ہونے کے بعد احیاء دین کے لئے تحریکی وتنظیمی جدوجہد کا جو منصوبہ ان کے ذہن میں تھا، اس پر کام شروع کیا، چنانچہ تحریکی وتنظیمی ڈھانچے کی شیرازہ بندی وصورت گری کا ابتدائی، تاسیسی اجلاس، یہیں دارالاسلام میں ہوا، جس کو جماعت اسلامی کا نقطہ آغاز سمجھنا چاہیے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075307530

’’دارالاسلام‘‘ میں چوہدری صاحب کی دعوت پر (حیدرآباد دکن سے) منتقل ہوکر آ گئے، یہ وقف بستی ’’دارالاسلام‘‘ چوہدری نیاز مرحوم نے اپنی وسیع وعریض زمین کا کافی رقبہ فی سبیل اللہ وقف کرکے بنائی اور بسائی تھی، یہاں مسجد، کچھ کوارٹر، کچھ رہائشی مکانات، چوہدری صاحب نے بنوا رکھے تھے، مقصد یہ تھا کہ یہاں سے دین کی تبلیغ واشاعت کا، امت کی تعلیم واصلاح کا فیض جاری ہو۔

اس سلسلہ میں ابتداء میں چوہدری صاحب کا علامہ اقبال مرحوم سے بھی مشاورت اور رابطہ رہا تھا، [1] اور

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

جس میں مولانا منظور نعمانی، مدیر الفرقان لکھنوء، چوہدری نیاز علی صاحب اور اس طرح کے تقریباً دس حضرات اس ابتدائی اجلاس منعقدہ دارالاسلام میں شریک تھے، اور اس وقت تنظیمی ڈھانچہ ادارہ ’’دارالاسلام‘‘ کے نام سے قائم ہوا، جس کے امیر مودودی صاحب تھے، یہ لوگ مودودی صاحب کے مضامین پڑھ کر جو کچھ ان کی ہستی کے بارے میں تخیل قائم کرکے ان کی دعوت پر یہاں دارالاسلام میں آئے تھے، مودودی صاحب کی وضع قطع دیکھ کر ان کو سخت دھچکا لگا، خود چوہدری نیاز علی مرحوم مودودی صاحب کی خلافِ شرع وضع قطع دیکھ کر بہت فکر مند ہوگئے تھے، اس سلسلہ میں مولانا منظور نعمانی صاحب سے چوہدری صاحب کی گفت وشنید بھی ہوتی رہی، اور خود مودودی صاحب سے بھی اس سلسلہ میں بات چیت ہوئی، اور مودودی صاحب نے بتدریج اپنی وضع قطع کو شرعی دائرے میں لانے کا بھی عزم ظاہر کیا، لیکن مودودی صاحب میں تبدیلی کا یہ عمل شاید چیونٹی کی رفتار سے آ رہا ہوگا کہ اتنی بڑی بڑی ناموراور قدآور علمی ونابغہ شخصیات جو ان کی ابتدائی آواز پر ان کے ساتھ جمع ہوگئی تھیں، بہت جلد الگ بھی ہوگئیں، اس کی واقعہ تفصیلی روئیداد کے لئے ملاحظہ فرمائیں مولانا منظور نعمانی کا رسالہ ’’مولانا مودودی صاحب کے ساتھ میری رفاقت کی سرگزشت اور اب میرا موقف‘‘۔

نتیجتاً کچھ ہی عرصہ بعد مولانا مودودی صاحب مرحوم کو دارالاسلام پٹھانکوٹ سے لاہور منتقل ہونا پڑا، قیام پاکستان کے بعد چوہدری نیاز علی صاحب پاکستان ہجرت کرکے آ گئے، یہاں پنجاب میں جوہرآباد (خوشاب) میں آپ کو تبادلے میں زمینیں الاٹ ہوئیں، تو یہاں بھی آپ نے دارالاسلام کے طرز پر ایک بستی بسائی، مولانا منظور نعمانی صاحب اور مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی کو انڈیا سے بلانے اور دارالاسلام جوہرآباد منتقل ہوکر یہاں دین کا کام کرنے پر بہت زور دیا، لیکن ان حضرات نے عذر کردیا کہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کو ہی سنبھالیں گے، ان کو بے یارومددگار چھوڑ کر کہیں جانے سے قاصر ہیں۔

[1] علامہ محمد اقبال: شاعر مشرق، حکیم الامت، مفکر پاکستان، علامہ محمد اقبال ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ بمطابق 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، گورنمنٹ کالج لاہور سے 1897ء میں بی اے کیا، 1899ء میں فلسفہ میں ماسٹر کیا، سر آرنلڈ جیسے فاضل مستشرق سے یہیں کالج میں آپ نے استفادہ کیا، 1901ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ہی فلسفہ اور انگریزی کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے، 1905ء میں کیمبرج کالج انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے لئے گئے، پروفیسر براؤن نکلسن اسی دور کے آپ کے استاد ہیں، پھر جرمنی چلے گئے، میونخ یونیورسٹی جرمنی سے ’’ایران میں مابعدالطبیعات‘‘ کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے لئے مقالہ لکھا، 1908ء میں لنکزان سے وکالت اور بیرسٹری بھی پاس کرلی، لندن یونیورسٹی میں ہی اس زمانے میں ڈاکٹر آرنلڈ کی نیابت میں عارضی طور پر کچھ ماہ عربی پروفیسر بھی رہے، 1908ء میں وطن واپس آ کر لاہور میں وکالت کی پریکٹس شروع کردی، 1934ء تک یہ سلسلہ جاری رہا، 1922ء میں حکومت برطانیہ نے ادبی خدمات کے اعتراف میں ’’سر‘‘ کا خطاب دیا، 1926ء میں پنجاب صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے، 1928ء میں مدراس یونیورسٹی کی دعوت پر وہاں جاکر ’’الٰہیات اسلامیہ کی تشکیل جدید‘‘ کے عنوان سے تاریخی لیکچر دیے، دسمبر 1930ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے الٰہ آباد کے اجلاس میں اپنے خطبہ صدارت میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن کے حصول کا اپنا دیرینہ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

یہ حضرات کسی موزوں شخص کی تلاش میں تھے، جو دینی علوم کا شناور اور وقت کا نباض ہو، اور زمانہ کے چیلنجوں کو سمجھتا ہو۔

مودودی صاحب [1] اس زمانے میں مجلّہ ''ترجمان القرآن'' (مودودی صاحب کی ادارت میں آغاز محرم ۱۳۵۲ھ بمطابق مارچ 1933ء کے ذریعے) اپنے مؤثر اور فاضلانہ وداعیانہ دینی مضامین، اپنے سحر انگیز قلم اور جادو اثر سلوب نگارش کی وجہ سے ملک بھر میں مقبول ہو رہے تھے، مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقے اور دین کا درد رکھنے والے حلقے مودودی صاحب کے قلم اور زبان و بیان سے قائل، مائل اور گھائل ہو رہے تھے، چوہدری صاحب کی بھی نگاہِ انتخاب آپ کی ذات پر آ کر مرکوز ہوئی، اور وہ مودودی صاحب کو

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

نظریہ زیادہ وضاحت اور صراحت سے پیش کیا، آپ نے یہاں تک صراحت کردی کہ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور صوبہ سرحد کو ملا کر ایک مسلم ریاست بنائی جائے، 1930ء میں آپ نے گول میز کانفرس لندن میں شرکت کی، واپسی پر اسپین، ترکی اور فلسطین کی سیر کی، مسجد قرطبہ، فلسطین اور استنبول پر آپ کا لافانی کلام اسی دور کا ہے، 1933ء میں سید سلیمان ندوی اور سر راس مسعود کے ساتھ افغانستان کے بادشاہ نادر شاہ کی دعوت پر افغانستان گئے، 21 اپریل 1938ء کو آپ کی وفات ہوئی، اور شاہی مسجد لاہور کے صدر دروازے کے پہلو میں دفن ہوئے۔ ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

[1] ابوالاعلیٰ مودودی: مفسر قرآن، بانی جماعت اسلامی، پیدائش 25 ستمبر 1903ء، اورنگ آباد (دکن میں)، میٹرک تک باضابطہ عصری تعلیم حاصل کی، صحافتی زندگی کا آغاز 19 سال کی عمر میں ''مدینہ'' اخبار سے کیا، 1921ء تا 1923ء جمعیت علمائے ہند کے آرگن ''مسلم'' کے مدیر رہے، ملازمت اور سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ، تفسیر، حدیث، فقہ، فلسفہ، کا گہرا مطالعہ کرتے رہے، جمعیت علمائے ہند کے ''الجمعیۃ'' کے بھی مدیر رہے، 1928ء میں اس سے الگ ہوگئے، 33ء میں اپنا مجلّہ ''ترجمان القرآن'' جاری کیا، 1942ء میں حیدر آباد دکن سے بمع اپنے رسالہ ''ترجمان القرآن'' کے چوہدری نیاز کی دعوت پر ان کے دینی مرکز ''دارالاسلام'' پٹھانکوٹ منتقل ہوکر اس مرکز کے ذمہ دار بنے، یہیں اپنے خاص احباب کو جمع کر کے ایک جماعت یا تنظیم کی بنیاد ڈالی، کچھ عرصہ بعد چوہدری نیاز اور آپ کے بعض خاص معتمدین اہل علم کو آپ کے طریقہ کار اور سوچ و فکر سے اختلاف پیدا ہوا۔

نتیجتاً پٹھانکوٹ سے لاہور منتقل ہوئے، یہاں جماعت اسلامی کی صورت میں ایک منظّم جماعت کا باقاعدہ آغاز کیا، قیام پاکستان کے بعد جماعتی جدوجہد میں مزید تیزی آئی، 1953ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران گرفتار ہوئے، فوجی عدالت نے ''قادیانی مسئلہ'' نامی کتابچہ لکھنے کی پاداش میں سزائے موت سنائی، جس پر اسلامی دنیا کے علمی حلقوں نے ناپسندیدگی اور احتجاج ریکارڈ کرایا، نتیجتاً سزائے موت عمر قید میں بدلی، آخر تین سال بعد رہا ہوئے، 1958ء میں خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف ''ضبط ولادت'' کتابچہ لکھا، جس کو حکومت نے ضبط کرلیا، 1962ء میں مکہ مکرمہ کی عالمی کانفرس میں شریک ہوئے، جنوری 1964ء میں مولانا پھر گرفتار ہوئے، ستمبر 1964ء میں سپریم کورٹ کے حکم پر رہا ہوئے، ایوبی آمریت میں ایوب کے خلاف صدارتی الیکشن میں فاطمہ جناح کی حمایت کی، جس کو دینی حلقوں نے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا، 1970ء کے عشرے میں بھٹو مرحوم کی اسلامی سوشلزم کے خلاف مزاحمت کی راہ اختیار کی۔

یکم نومبر 1972ء کو خرابی صحت وضعف کی بناء پر جماعت اسلامی کی امارت سے استعفیٰ دیا، 27 فروری 1979ء کو مولانا کو ''شاہ فیصل ایوارڈ'' سے نوازا گیا، 25 ستمبر 1979ء کو آپ کی وفات ہوئی

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَى سَبِيلًا (سورة الاسراء، رقم الآية ۸۴)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

حیدرآباد دکن سے پٹھانکوٹ کے دینی مرکز دارالاسلام میں منتقل کرانے میں کامیاب ہوگئے۔

جماعتِ اسلامی کی کے ابتدائی خدوخال اور صورت گری بھی یہیں دارالاسلام میں ہوئی۔

اباجی فرماتے تھے کہ اس سال جب میں چھٹیوں میں مدرسہ سے گھر آیا تو چوہدری نیاز صاحب چونکہ ہماری برادری کے تھے، انہوں نے مجھے فرمایا کہ ہم نے یہاں دارالاسلام میں دینی تعلیمات کا سلسلہ شروع کیا ہے، اور مودودی صاحب کا ذکر خیر فرمایا کہ انہوں نے جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں، لوگوں کے لئے قرآن مجید کے درس اور تفسیر کا سلسلہ رکھا ہے، تم بھی چھٹیوں میں وہاں رہو، استفادہ کرو، میں نے چوہدری صاحب سے عرض کیا کہ وہاں کنٹین کا خرچ کافی زیادہ ہے۔

میں کہاں سے یہ خرچہ اٹھاؤں گا؟ تو چوہدری صاحب نے کہا کہ اپنے اخراجات کی فکر نہ کرو، وہ سب ہمارے ذمہ ہیں۔ اس طرح چوہدی صاحب کی وساطت سے میں مودودی صاحب کے حلقہ درس میں شامل ہوگیا۔

چھ پارے تک قرآن مجید کی تفسیر میں نے مودودی صاحب سے پڑھی اور سنی، لیکن مودودی صاحب سے مجھے مانوسیت نہ ہوسکی، اور میں چھوڑ کر آ گیا، وجہ یہ تھی کہ مودودی صاحب باضابطہ عالم نہ تھے، قرآن کے کلمات والفاظ کی تحقیق اور معنیٰ ومراد کی تعیین میں لغزش کھاتے اور خودرائی پہ اصرار کرتے، گرائمر کی کسی غلطی پر آپ سے مئودبانہ گزارش کی گئی، تو آپ نے جھڑک دیا، اور فرمایا کہ یہ مولویوں کے ڈھکوسلے ہیں۔ ۱

تقسیم ملک سے پہلے کے کچھ قابلِ ذکر واقعات

1942ء میں لکھنوء میں حضرت حکیم الامت کی خدمت میں حاضری

مدرسہ قادریہ میں حضرت مولانا ولی احمد صاحب رحمہ اللہ (برہان والوں) کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے

---

۱ بندہ کی یادداشت کے مطابق اباجی نے اس سلسلہ میں ایک مثال سورہ احزاب کی آیت ''النبی اولی بالمومنین من انفسھم'' میں اَولیٰ کے لفظ کو اُولیٰ کے ہم معنیٰ سمجھ کر اَولیٰ اور اُولیٰ میں گرائمر کے لحاظ سے جو فرق ہے، جناب مودودی صاحب مرحوم نے اس کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے اَولیٰ بالمومنین کا معنیٰ اُولیٰ بالمومنین کے تحت کیا، پہلا مومن۔

واضح ہو کہ اَولیٰ گرائمر کی رو سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے، جبکہ اُولیٰ فُعلیٰ کے وزن پر اسم ہے، اسم عدد (جیسے اُولیٰ، ثانیہ، ثالثہ، رابعہ) اور فُعلیٰ کا وزن تین طرح آتا ہے۔

فُعلیٰ اسمی (خواہ اسم جامد ہو یا مصدر) جیسے بُشریٰ (۲) فُعلیٰ صفتی (یعنی صفت مشبہ) جیسے حُبلیٰ (۳) فُعلیٰ اسم تفضیل مونث جیسے رُمییٰ کہ یہ اَرمیٰ کا مونث ہے۔

Idara Ghufran

زمانے میں رمضان کی چھٹیوں میں مولانا ولی احمد رحمہ اللہ لکھنو میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خدمت میں رمضان گزارنے تشریف لے گئے تھے، کیونکہ اس سال حضرت حکیم الامت بغرض علاج لکھنو میں قیام فرماتھے۔

حضرت کے خاص احباب، خلفاء وعلماء جو رمضان میں حضرت کی خدمت میں تھانہ بھون آتے، اور رمضان گزارتے، اس سال حضرت کی اجازت سے ان میں سے آنے والے لکھنوء آگئے تھے، حضرت مولانا ولی احمد صاحب جو حضرت حکیم الامت کے خلیفہ مجاز تھے، ان کا معمول تھا کہ ایک سال رمضان حضرت کی خدمت میں تھانہ بھون میں گزارتے، اور ایک رمضان اپنے علاقہ برہان (نزد حسن ابدال) میں گزارتے، 1942ء میں آپ حضرت کی خدمت میں رمضان گزارنے لکھنوء تشریف لے گئے، اباجی بھی حضرت حکیم الامت کی زیارت وملاقات، مصاحبت اور مجالست کے اشتیاق میں لکھنوء آگئے، حضرت حکیم الامت کے ہاں بڑا نظم وانتظام تھا، ہر چیز ضابطہ اور اصول سے ہوتی، لکھنوء میں حضرت کی مجلس میں وہی لوگ حاضر ہوسکتے تھے، جنھوں نے پہلے سے بذریعہ خط سے اجازت لے رکھی ہو، اور حضرت کے متعلقین ومنتسبین میں سے ہوں، دروازے پر دربانی کے فرائض حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی (بعد میں صدر مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور) سرانجام دے رہے تھے۔ [1]

کافی جدوجہد کے بعد حضرت مولانا ولی احمد علیہ الرحمۃ کی تائید وتوثیق سے اندر جانے اور حضرت حکیم الامت کی مجلس میں حاضر ہونے کی اجازت ملی، اباجی نے حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی مجلس کا بھی کچھ نقشہ کھینچا تھا۔

خواجہ عزیز الحسن مجذوب علیہ الرحمۃ کا ذکر کیا تھا کہ وہ حضرت حکیم الامت کی چارپائی پر پائنتی کی جانب بیٹھے

---

[1] مفتی جمیل احمد تھانوی: حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز اور آپ کی اہلیہ کی لے پالک بچی کے شوہر، اس اعتبار سے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے عرفی داماد، تھانہ بھون کی پیدائش، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل اور پھر 25 سال تک مظاہر العلوم ہی کی مسند درس وتدریس کے مسند نشین، مظاہر العلوم کے زمانہ قیام میں یہاں سے دو رسالے بھی جاری کیے، ’’المظاہر‘‘ اور ’’دیندار‘‘، ۱۳۶۰ھ میں جب حضرت حکیم الامت بیمار ہوئے تو خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے مدرسہ امداد العلوم میں فتویٰ اور تدریس کی ذمہ داری پر مامور ہوئے، حضرت حکیم الامت نے قرآن مجید کی فقہی تفسیر، فقہ حنفی کے اصولوں کے منہج وبنیاد پر مرتب کرنے کا جب منصوبہ بنایا تو اپنے متوسل علماء میں سے جن نامور فقہاء کو اس کام کے لئے منتخب کیا، ان میں سے ایک آپ بھی تھے، چنانچہ آپ نے اپنے لئے نامزد حصہ میں سے پانچ پاروں کی فقہی تفسیر بزبانِ عربی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کے زمانہ میں ہی مکمل کرلی تھی، ۱۳۷۰ھ میں آپ ہجرت کرکے پاکستان تشریف لائے، اور لاہور جامعہ اشرفیہ کے دارالافتاء کے رئیس بنائے گئے، آخر عمر تک اس نازک منصب کے تقاضوں کو نبھاتے رہے، رجب ۱۴۱۵ھ کو فوت ہوئے (اواخر 1994ء)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

تھے، اور ایک وارفتگی کی سی کیفیت ان پر طاری تھی، ملفوظات، لطائف، علمی نکات وغیرہ بیان ہو رہے تھے۔ دربان آیا اور کہا کہ ایک صاحب بڑے میاں لٹھیا ٹیکتے ہوئے آ رہے ہیں، اس پر حضرت نے فرمایا کہ یہ لٹھیا یا لاٹھی کا لفظ اصل میں ''لے اٹھی'' تھا، کیونکہ یہ بڑوں، بوڑھوں، بیماروں، کمزوروں کو لے اٹھتی ہے۔

اسی طرح ایک صاحب نوجوان، جنٹل مین جو غالباً حضرت کے اعزہ میں سے تھے، اور نو تعلیم یافتہ تھے، حضرت کی خدمت میں آئے، کلین شیو تھے، اور عذر کیا کہ حضرت! مجھے ایک دم سے آنا پڑ گیا (یعنی فرصت نہیں ملی کہ چند دن ڈاڑھی کا خط بڑھاتا، پھر بزرگوں کی خدمت میں آتا، شاید اس سے پہلے ان کا یہی وطیرہ ہوگا کہ حضرت کے ہاں حاضری کا ارادہ کرتے تو خط بڑھا لیتے، پھر آتے) اس پر حضرت نے خوش طبعی سے جواب دیا (کہ ایک دم سے آنا پڑ گیا) تو ایک دُم سے لگالی ہوتی (یعنی ایک دم کی مناسبت سے ایک دُم کا لفظ کہا، اور وہ بھی بامعنیٰ و برموقعہ)

قاری عبدالمالک صاحب لکھنوی کے پیچھے تراویح

اباجی فرماتے ہیں کہ یہ قاری عبدالمالک لکھنوی [1] علیہ الرحمۃ کی شہرت اور عروج کا زمانہ تھا، ان کی لحنِ

[1] قاری عبدالمالک لکھنوی رحمہ اللہ ہندوستان میں تجوید و قرائت کے مدار الاسناد اور تجوید و قرائت کے سلسلے کے بانی حضرت قاری عبدالرحمان مکی رحمہ اللہ کے ممتاز شاگرد تھے، قاری عبدالرحمان مکی صاحب کی ''فوائد مکیہ'' برصغیر کے تجوید کے نصاب میں شامل ہے، قاری عبدالرحمان مکی اپنے بڑے بھائی قاری عبداللہ مکی کے شاگرد تھے، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ بھی قاری عبداللہ مکی صاحب کے شاگرد تھے، حکیم الامت کی ''جمال القرآن'' بھی برصغیر کے تجوید و قرائت کے نصاب کی بنیادی کتاب ہے، قاری عبداللہ مکی اور قاری عبدالرحمان مکی ''مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ'' کے فیض یافتہ ہیں، قاری عبداللہ مکی تو آخر تک مدرسہ صولتیہ میں ہی تجوید و قرائت کے استاد رہے، جبکہ قاری عبدالرحمان مکی صاحب واپس ہندوستان آ گئے تھے، حضرت تھانوی نے قاری عبداللہ مکی صاحب سے مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں ہی تجوید پڑھی تھی، یعنی جس زمانے میں آپ مکہ معظمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی خدمت میں سلوک کے مراحل طے کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے، قاری عبدالرحمان مکی اور قاری عبداللہ مکی کے والد محمد بشیر خان تھے، جو غالباً 1857 کے حادثہ کے بعد اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے تھے، وہاں قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ نے مصر کے ایک بڑے مقری شیخ ابراہیم بن سعد سے تجوید و قرائت پڑھی، مصری قرائت کا یہ فیض پھر مدرسہ صولتیہ سے ہوتے ہوئے قاری عبد الرحمٰن مکی صاحب کے ذریعے غیر منقسم ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلا، قاری عبدالمالک لکھنوی رحمہ اللہ تقسیم ہند سے پہلے متحدہ ہندوستان کا نپور اور الٰہ آباد میں تجوید و قرائت کا فیض لٹاتے رہے، قیام پاکستان کے بعد آپ ہجرت کر کے دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو اللہ یار (سندھ) تشریف لائے، یہاں تجوید کا فیض جاری کیا، دوسری طرف تقسیم ملک کے بعد پنجاب میں قاری سراج احمد صاحب مظفر نگری رحمہ اللہ جو قاری عبدالرحمان مکی کے شاگرد تھے، ان کے دل میں اللہ نے داعیہ پیدا کیا کہ پنجاب میں تجوید و قرائت کا کوئی معیاری سلسلہ نہیں، اہل پنجاب قرآن کو صحیح لہجہ میں پڑھنے سے بالعموم محروم ہیں، چنانچہ انہوں نے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے مشورے وسرپرستی میں لاہور میں دارالعلوم اسلامیہ کی بنیاد رکھی، اور یہاں تجوید کے منصب کے لئے دیوبند کے فاضل اور دارالعلوم ہی

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

داؤدی سے لکھنوء کے بام ودر گونج رہے تھے، ان کے پیچھے تراویح میں قرآن سننے کے لئے دنیا ٹوٹ کے آتی تھی، دور ونزدیک سے لوگ ایک وارفتگی کے ساتھ اور ذوق وشوق سے آتے، مجھے بھی اللہ نے موقعہ دیا، میں نے لکھنوء کے اس قیام کے دوران رمضان میں تراویح قاری عبدالمالک صاحب رحمہ اللہ کے پیچھے پڑھی۔

تھانہ بھون خانقاہ امدادیہ میں حاضری

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ کی وفات جولائی 1943ء (رجب۱۳۶۲ھ) میں ہوئی، دارالعلوم دیوبند کے زمانہ تعلیم میں 1945ء میں اباجی کا تھانہ بھون کا سفر ہوا، خانقاہ امدادیہ میں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

میں قاری حفظ الرحمان کے تجوید وقرائت کے شاگرد قاری عبدالعزیز شوقی رحمہ اللہ کوراولپنڈی سے لاہور اپنے مدرسہ میں مدعو کیا، قاری عبدالعزیز شوقی تقسیم کے موقعہ پر ہجرت کر کے راولپنڈی آگئے تھے، اور ریڈیو پاکستان سے وابستہ تھے، قاری سراج احمد کی دعوت پر آپ لاہور دارالعلوم اسلامیہ میں شیخ التجوید مقرر ہوکر تشریف لے گئے، یہ قاری عبدالعزیز شوقی صاحب بندہ امجد راقم الحروف کے دادا استاد ہیں، میرے تجوید کے شیخ، شیخ المقری حضرت قاری حبیب الرحمان دامت برکاتہم آپ کے شاگرد ہیں، بلکہ میرے والد صاحب کی کسر نفسی کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے بڑھاپے میں قاری حبیب الرحمان سے تجوید کا ایک رسالہ "تسہیل القواعد" جو قاری فتح محمد صاحب رحمہ اللہ کا تحریر فرمودہ ہے، سبقاً سبقاً پڑھا تھا، قاری عبدالعزیز شوقی صاحب ایک عرصہ تک تو دارالعلوم اسلامیہ لاہور سے وابستہ رہے، پھر جب قاری سراج احمد صاحب نے ٹنڈو اللہ یار سے قاری عبدالمالک صاحب کو بھی لاہور اپنے مدرسہ میں بلالیا، تو قاری عبدالعزیز شوقی صاحب یہاں سے مسلم مسجد بیرون لوہاری دروازہ تشریف لے گئے، اور وہاں تجوید وقرائت کا سلسلہ جاری فرمایا، اب دارالعلوم اسلامیہ لاہور میں قاری عبدالمالک لکھنوی رحمہ اللہ کا فیض نشر ہونے لگا، اور ملک کے چپے چپے میں آپ کے باکمال شاگردوں کے ذریعے منتقل ہونے لگا، اسی زمانے میں قاری محمد شریف صاحب آسٹریلیا مسجد لاہور میں تجوید کا فیض لٹا رہے تھے، اس طرح تقسیم ملک کے وقت پاکستان میں یہ تین بڑے قراء، وقت کے ائمہ فن، قاری عبدالمالک صاحب، قاری محمد شریف صاحب، اور عبدالعزیز شوقی صاحب ہجرت کر کے تشریف لائے تھے، اور یہاں تینوں حضرات نے فن تجوید کو فروغ دیا یہ ان کا ہی فیض ہے کہ آج پاکستان کے کونے کونے میں تجوید وقرائت کے چرچے ہیں، اور صحیح قرآن پڑھنے والے میسر وموجود ہیں، اور یہ بالواسطہ فیض مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ اور قاری عبدالرحمان مکی کا ہے، اللہ ان سے راضی ہو۔

وضاحت مزید: جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی میں تجوید وقرائت کی تین باکمال ہستیاں جمع تھیں، جناب حضرت اقدس شیخ الحدیث قاری سعید الرحمان رحمہ اللہ، استاد القراء قاری محمد یعقوب ہزاروی اور شیخ المقری حبیب الرحمان صاحب، مزے کی بات یہ ہے کہ یہ تینوں حضرات بالترتیب قاری عبدالمالک لکھنوی، قاری محمد شریف اور قاری عبدالعزیز شوقی صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، بندہ امجد کو چونکہ ان تینوں اساتذہ سے فیض پانے کا موقعہ ملا ہے، اس لئے بالواسطہ تینوں ائمہ فن سے بندہ کو بھی ایک گونہ نسبت گویا کہ حاصل ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ — لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلاحًا

دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں موجودہ وقت میں مولانا مشرف علی تھانوی مہتمم ہیں، قاری احمد میاں تھانوی اور ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی بھی یہاں کے بزرگ ہیں، سبعہ عشرہ قرائات کی تعلیم، اور ادارہ اشرف التحقیق کی صورت میں تصنیفی تحقیقی کام یہاں کی درس نظامی کی عمومی تعلیم کے علاوہ اضافی سوغاتیں ہیں۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075307530

حاضری ہوئی، تین دن خانقاہ میں قیام کیا، ختم خواجگان میں بھی شرکت رہی، [1] خانقاہ تھانہ بھون میں حضرت حکیم الامت کی زندگی میں ہی بعد عصر ختمِ خواجگاں کا معمول تھا (اور اب تک بھی ہے) تھانہ بھون کا یہ سفر دیوبند سے پیدل ہوا، تیسرے دن تھانہ بھون پہنچے تھے، اس سفر میں دوسری رات لوہاری قصبہ میں گزاری تھی، رفیقِ سفر حافظ خدا بخش صاحب نابینا تھے، جو امرتسر مفتی محمد حسن صاحب علیہ الرحمۃ (بانی جامعہ اشرفیہ) کے مدرسے سے گئے تھے۔

مفتی محمد حسن صاحب کے ہاں امرتسر میں رمضان گزارنا

دارالعلوم دیوبند کے زمانۂ تعلیم میں ہی پہلے سال رمضان کی چھٹیاں امرتسر آ کر حضرت مفتی محمد حسن صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت ومصاحبت میں گزاریں، عید الفطر بھی یہیں حضرت کی خدمت میں گزاری۔

فرماتے تھے کہ اسی قیام کے دوران حضرت نے مجھ سے اپنی مسجد میں بعض جمعے بھی پڑھائے۔

اگلے سال جب میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوا، تو دورہ تفسیر کے لئے مولانا سلطان محمود [2] کے ہاں

---

[1] یہ ایک وظیفہ ہے، جو اہلِ سنت کے تصوف کے سلاسلِ اربعہ میں سے خاص طور پر سلسلۂ نقشبندیہ کے مشائخ کے ہاں زیادہ معمول بہا رہا ہے، حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے ہاں خانقاہ امدادیہ میں بھی اس کا معمول تھا، اور ہے، یہ دنیاوی مقاصد کے حصول اور مصائب وپریشانیوں کے دفیعہ کے لئے اور صرف بطورِ وِرد کے بھی پڑھا جاتا ہے، حلقہ کی صورت میں بھی، اور انفرادی صورت میں بھی۔

اس میں درجِ ذیل آیات وکلمات واذکار مندرجہ ذیل ترتیب سے پڑھے جاتے ہیں:

درود شریف: گیارہ بار

لا حول و لا قوۃ الا باللہ لا ملجاء و لا منجاء من اللہ الا الیہ (تین سو ساٹھ بار)

سورۃ الانشراح (تین سو ساٹھ بار)

لا حول و لا قوۃ الا باللہ لا ملجاء و لا منجاء من اللہ الا الیہ (تین سو ساٹھ بار)

درود شریف: گیارہ بار

پھر دعا کی جاتی ہے۔

[2] مولانا سلطان محمود: حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز، حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے لائق فائق شاگرد رشید، حضرت کشمیری رحمہ اللہ کی تقریر ابوداود شریف دوران درس آپ منضبط کرتے تھے، نتیجتاً 70، 75 اجزاء پر مشتمل ابوداود کی ایسی تقریر مرتب ہوگئی، جو علوم عقلیہ نقلیہ کا مجمع البحرین تھی، افسوس کہ یہ شائع نہ ہوسکی، ورنہ ابوداود کی شروحات میں نمایاں مقام رکھتی، دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد دھلی آ گئے تھے، اپنے کمالِ لیاقت اور علمی قابلیت سے جامع مسجد فتح پوری دہلی میں شیخ الحدیث اور صدر مدرس کے باوقار منصب پر فائز ہوئے، اور غالباً 20 سال کے لگ بھگ اس منصب جلیل کو رونق بخشتے رہے، مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ سے بھی تفسیری استفادہ کیا، آخر عمر میں دہلی سے اپنے وطن کوٹھیالہ شیخاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات آ گئے، تو یہاں بھی مدرسہ کا سلسلہ جاری کیا، زمانے کے باکمال تشنگان علم فارغ التحصیل ہو کر تکمیل کے لئے اس گمنام گاؤں میں،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

کوٹھیالہ شیخاں (تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات) جانا ہوا، عیدالفطر کی چھٹیوں میں امرتسر حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں پہنچا۔

حضرت بہت خوش ہوئے، فرمایا کہ تم یہیں میرے پاس مستقل قیام رکھو، میری مسجد میں مستقل جمعہ پڑھانے کی ذمہ داری سنبھالو، فرماتے ہیں کہ میں نے دورہ تفسیر مکمل کرنے کا عذر کیا (عید کی چھٹیوں کے بعد شوال میں بھی دورہ تفسیر کا سلسلہ چلنا تھا، اور اواخرِ شوال میں تکمیل ہونی تھی) حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ کوئی نہیں، تم بیان القرآن (مولفہ حضرت حکیم الامت تھانوی صاحب) سے استفادہ کرو، لیکن میں چھٹیاں گزار کر واپس کوٹھیالہ شیخاں دورہ تفسیر کے لئے آ گیا۔

ابا جی فرماتے تھے کہ یہ میری زندگی کی بڑی غلطی تھی کہ میں نے حضرت مفتی صاحب کی صحبت اور آپ کی پیشکش قبول نہیں کی، بہرحال ؏ ہرچہ باداباد

ملتان مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کی خدمت میں

مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ، حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز، جامعہ خیر المدارس ملتان کے بانی ورئیس (مولانا حنیف جالندھری ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دادا) تھے، ابا جی کا تعلق آپ سے بریلی کے زمانہ تعلیم میں ہوا، بریلی میں مولانا یسٰین سرھندی رحمہ اللہ کے مدرسہ اشاعت العلوم، جہاں ابا جی نے تعلیم حاصل کی، یہیں مولانا خیر محمد جالندھری بھی زیر تعلیم رہے تھے، ہدایہ آخرین وغیرہ، حضرت جالندھری نے یہاں مولانا یسٰین سرہندی سے پڑھا تھا، اور جس دور میں ابا جی یہاں زیر تعلیم تھے، اس زمانے میں مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں مولانا خیر محمد جالندھری یہاں تشریف لاتے تھے، ؎۲

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ یہاتی ماحول میں آ کر آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے، کیونکہ ؎

ورنہ جس ظرف میں پی لیں وہی جام بنے　　　جس جگہ بیٹھ کر پی لیں وہی میخانہ ہے

شہرت وناموری سے کوسوں دور بھاگتے، گمنام زندگی اس بحرالعلوم نے گزاری ؏ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

؎۲ مولانا خیر محمد جالندھری: ولادت ۱۳۱۲ھ یا ۱۳۱۳ھ بمطابق 1895ء نکودر ضلع جالندھر میں ہوئی۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے خاص خلیفہ مجاز تھے، مدرسہ اشاعت العلوم بریلی میں آپ کا زمانہ تعلیم ۱۳۳۲ھ تا ۱۳۳۵ بمطابق 1913ء تا 1916ء ہے، فراغت بھی مدرسہ اشاعت العلوم بریلی سے ۱۳۳۵ھ میں ہوئی، فراغت کے بعد کچھ عرصہ یہاں مدرس بھی رہے۔ شوال ۱۳۴۹ھ بمطابق مارچ 1931ھ کو حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کی اجازت، مشاورت اور نصائح کی روشنی میں جالندھر میں مدرسہ خیر المدارس جاری فرمایا۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے ملتان تشریف لائے، 9 اکتوبر 1947ء بمطابق ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ کو ملتان میں خیر المدارس ہی کے نام سے دارالعلوم کی بنیاد ڈالی، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

پاکستان بننے کے بعد ایک دفعہ کچھ عرصہ (سال ڈیڑھ) اباجی نے ملتان میں گزارا تھا، یہاں اقامت اختیار کی تھی، تو حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کی شفقتوں کے زیرِ سایہ ملتان میں آپ درس وتدریس سے کسی جگہ وابستہ رہے، اور کسی سرکاری آفیسر کے ہاں پرائیویٹ سکول ٹیوشن پر بھی مامور ہوئے۔

محمد اسد نومسلم کے جلسہ میں حاضری

قیامِ پاکستان سے پہلے ہی ایک دفعہ گوجرانولہ میں عظیم نومسلم سکالر جناب محمد اسد (پولینڈ پھر جرمن سکونت) لے ایک دینی تقریب میں مدعو تھے، اباجی فرماتے تھے کہ میں ان کی تقریر سننے ان کو دیکھنے (اور ملنے) کے لئے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ مولانا عبدالرحمان کاملپوری رحمہ اللہ (والد ماجد شیخ الحدیث قاری سعید الرحمٰن رحمہ اللہ، جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی) خلیفہ مجاز حضرت تھانوی وشیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور جیسے نابغہ زمانہ حضرات کی تدریس وتعلیم سے مدرسہ کا آغاز ہوا، آج خیر المدارس پاکستان کے سات آٹھ چوٹی کے جامعات (یونیورسٹی علوم اسلامی) میں سے ہے، وفاق المدارس العربیہ کی بنیاد وبقا اور ترقی میں مولانا خیر محمد جالندھری اور آپ کے مدرسہ خیر المدارس کا بڑا کردار ہے۔ ۲۱ شعبان ۱۳۹۰ھ بمطابق 22 اکتوبر 1970 کو آپ کی وفات ہوئی۔

لے علامہ محمد اسد: 1900ء میں پولینڈ کے ایک یہودی مذہبی (ربی) خاندان میں پیدا ہوئے، نام ''لیو پولڈ ویس'' تھا، خاندانی روایت کے مطابق یہود کی قدیم متروکہ زبانیں ''عبرانی، آرامی'' سیکھیں، بائبل، تلمود، وغیرہ یہود کی مذہبی کتابوں کی تعلیم پائی، 1926ء میں اسلام قبول کیا، تقریباً چھ سال حجاز وغیرہ سعودیہ کے مختلف شہروں بشمول مدینہ منورہ میں قیام کیا، اس عرصہ میں سلطان ابن سعود سے بڑا قرب حاصل ہوا، پھر برصغیر ہندوستان آئے، یہاں علامہ اقبال مرحوم کی صحبت اختیار کی، مولانا مودودی جب دارالاسلام پٹھانکوٹ میں گئے، تو آپ نے مودودی صاحب کے ساتھ کچھ وقت وہاں گزارا، دارالاسلام پٹھانکوٹ کے مقاصد میں چوہدری نیاز مرحوم کے پیشِ نظر، غیر مسلموں اور نومسلموں تک دینِ اسلام کی صحیح تعلیمات پہنچانا، اور ان کی مناسب تعلیم وتربیت بھی تھا۔
قیامِ پاکستان کے بعد انہیں اسلامی تعلیمات کے لئے قائم کردہ ایک نئے محکمے کا ڈائریکٹر بنایا گیا، دستور پاکستان کا ابتدائی خاکہ بھی مرتب کرنے کا فخر ان کو حاصل ہے، جو انہوں نے مرتب کر کے حکومتِ پاکستان کو پیش کیا، پھر ان کی تقرری وزارتِ خارجہ میں مشرق وسطٰی کے لئے افسرِ اعلیٰ کی حیثیت سے ہوئی، آخر میں وہ اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مندوب اور نمائندہ بنے، یہاں سے مستعفی ہونے کے بعد آپ مراکش چلے گئے، اور تصنیف وتالیف کے کاموں میں لگ گئے، بخاری کی منتخب احادیث کا انگریزی ترجمہ کر رہے تھے، جب فوت ہوئے، وفات فروری 1992ء میں ہوئی۔
آپ کی دو کتابیں، پچھلی صدی میں اسلامیات کے موضوع پر لکھی جانے والی موثر ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہیں، یہ کتابیں مشرق و مغرب میں کثرت سے پڑھی گئیں، اس میں خود مسلمانوں کو بھی آئینہ دکھایا گیا ہے، اور مغرب کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر، مغرب کی مادی تھیوریوں کی ناکامی اور اہلِ مغرب کو دعوتِ فکر پیش کی گئی ہے، بڑی موثر اور فاضلانہ کتابیں ہیں، ''بقامت کہتر بقیمت بہتر'' کا مصداق ہیں۔ ایک Islam at the Cross Road دوسری The Road To Mecca
پہلی کا ترجمہ ''اسلام دوراہے پر'' اور دوسری کا ترجمہ ''طوفان سے ساحل تک'' کے نام سے میرے پاس موجود ہے۔
دوسری کتاب کا مقدمہ علی میاں ندوی مرحوم نے لکھا ہے، بڑا فاضلانہ مقدمہ ہے، جس سے محمد اسد صاحب کی تصویر نکھر کر سامنے آتی ہے، ایک عظیم انسان اور اس کے مادیت ودہریت زدہ عہد کے خدوخال واضح ہوتے ہیں۔
ان کتب کے مطالعے سے ایک سلیم الفطرت نومسلم کے مثالی اسلامی جذبات وقلبی احساسات جو سامنے آتے ہیں، وہ انتہائی قابلِ رشک ہیں۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

اس جلسہ میں شریک تھا۔

ان کی تقریر رسالت محمدیہ کے مقام ومرتبہ اور انسانیت کے لئے شریعت محمدیہ کی فیض رسانی کے موضوع پر بڑی بلیغ اور فاضلانہ تقریر تھی، اباجی اس تقریر کی مختلف باتیں بھی نقل فرماتے ہوتے تھے۔

شیخِ غازی احمد سکنہ بوچھال کلاں سے ربط وتعلق

شیخ غازی احمد نومسلم تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ بڑے کھٹن مراحل اور مشکل حالات سے گزرے، ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے فوت ہوئے ہیں۔ [۱]

---

[۱] پروفیسر غازی احمد: فاضل درس نظامی و فاضل فارسی لٹریچر، ایم اے عربی، بی ایڈ، پرنسپل گورنمنٹ کالج بوچھال کلاں، پنڈ دادنخان، ضلع جہلم۔

پروفیسر غازی احمد سابق کرشن لال سکونتی گاؤں میانی، قصبہ بوچھال کلاں علاقہ ونہار (اسی ونہار کو شہنشاہ بابر یعنی مغلوں کے جدامجد نے خوشاب جاتے ہوئے جب یہاں سے گزرہوا تو اس کی سرسبزی وشادابی اور خوش گوار آب وہوا سے متاثر ہوکر کہا تھا کہ ''ونہار بچہ کشمیر است)

نزد کلرکہار، تحصیل پنڈ دادنخان، ضلع جہلم، پیدائش جون 1924ء، وفات ابھی کچھ عرصہ پہلے ہوئی ہے، پروفیسر غازی احمد کی خودنوشت سوانح حیات ''من الظلمات الی النور'' کے نام سے شہرۂ آفاق کتاب کی صورت میں محفوظ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر صاحب کی داستان حیات انتہائی غمگین اور دکھیا ہے، اور ساتھ ساتھ اسلام کی حقانیت اور ہدایت کے اللہ کے قبضہ میں ہونے کا زندہ ثبوت ہے۔ سبحان تیری قدرت!

غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر ۔۔۔ دَیر کو حرم کرے حرم کو دَیر کرے
زوجہ لوط نبی ہووے کافرہ ۔۔۔ اور زوجہ فرعون کی ہووے طاہرہ
زادہ آزر خلیل اللہ ہو ۔۔۔ کنعان نوح کا گمراہ ہو

آپ علاقہ بوچھال کلاں کے ایک نہایت معزز، متمول اور بااثر ہندو گھرانے کے چشم وچراغ تھے، آپ کے والدین کی اولاد زندہ نہیں بچتی تھی، آپ کی سوانح حیات پڑھنے سے کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ نرینہ اولاد کے حصول کے لئے آپ کے ساہوکار وسرمایہ دار والد نے کیا کیا جتن نہیں کئے۔

آپ کے والدین، مندروں، استھانوں، بتکدوں پر ماتھا ٹیکتے، منتیں مانتے، اور چڑھاوے چڑھاتے پھرتے، پھر اللہ نے یہ بچہ اس گھرانے کو عطا کیا، توان کی خوشی اور اس بچہ سے مستقبل کی امیدوں کی وابستگی کا کیا عالم ہوسکتا ہے؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، لیکن قدرت کو اس بچہ کے متعلق کچھ اور ہی منظور تھا، کتاب ہی سے یہ واقعہ بھی سامنے آتا ہے کہ جب آپ ابھی ماں کے پیٹ میں تھے تو گھر کے قریب مسلمانوں کے ایک گھر میں ایک صوفی درویش اپنے مریدوں کے ہاں آئے تھے، انہوں نے آپ کی ماں کو گھر کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کون عورت ہے؟ جواب ملا کہ علاقہ کے معزز ہندو ''لالہ جوالا سہائے'' کی بہو ہے، تو فرمایا کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے، وہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھتے ہوئے سنائی دیتا ہے، یہ انکشاف حیرت انگیز تھا کہ ایک کٹر ہندو گھرانے کے جنین کے بارے میں جو ابھی شکمِ مادر میں ہے، یہ ہم کیا سن رہے ہیں؟ 1937ء میں سکول آتے جاتے مسلم غریب، بچوں سے آپ کے بحث مباحثہ اور مذہبی گفتگو سے آپ کی نئی زندگی کی روداد شروع ہوتی ہے، ایسی زندگی، جو آزمائشوں اور مصائب ومشکلات کی گھاٹیوں سے ہوکر گزرتی ہے، ایک مسلمان ہم جماعت نے آپ کو مشہور نومسلم ''مولانا عبیداللہ مالیرکوٹلوی'' کی مشہور کتاب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

1947ء میں اباجی گجرات میں کالری دروازہ کی جامع مسجد میں منشی فاضل کا کورس کر رہے تھے، شیخ غازی احمد اس کورس میں اباجی کے ہم سبق تھے، اس سال رمضان میں اباجی کا ان کے ہاں بوچھال کلاں جہلم میں قیام رہا، عید بھی یہیں کی، اور اسی رمضان کی ۲۷ تاریخ کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا، بمطابق 14 اگست 1947۔

گورداسپور تقسیم کے نتیجے میں انڈیا کے پاس چلے جانے کی وجہ سے اب اپنے وطن جانے کی کوئی صورت نہ رہی، بلکہ اپنے رشتہ داروں، اور گھر والوں کی فکر ہوئی کہ نقل مکانی کر کے کہاں آئے ہوں گے؟ چنانچہ ان کو تلاش کرتے کرتے شکر گڑھ پہنچے، جہاں یہ لوگ مہاجرین بن کر آئے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد کے اجمالی حالات

قیام پاکستان کے بعد اباجی کے قریبی اعزہ زیادہ تر شکر گڑھ نقل مکانی کر کے آ گئے تھے، پہلے ٹریٔی نامی گاؤں میں کچھ عرصہ قیام رہا، پھر پٹیالہ آ گئے، آپ کے چچا (جو سوتیلے والد بھی تھے) عمر دین پٹیالہ میں اپنے گھرانے کے ساتھ آ بسے تھے، تبادلے میں ان لوگوں کو یہاں مکانات اور زمین مل گئی، اباجی کو بھی یہیں مکان الاٹ ہوا، یہاں کچھ عرصہ اباجی نے کریانہ دوکان بھی کی، اپنی طبعی سادگی سے اس میں بڑا نقصان اٹھایا، 1949ء میں یہاں سے دلبرداشتہ ہو کر ضلع جڑانوالہ میں شاہ کوٹ چلے گئے، وہاں گاؤں لہناں سنگھ والی میں مقیم ہوئے، یہاں بھی کریانہ کی دوکان کی، یہاں بھی کئی اعزہ آباد تھے، خصوصاً آپ کا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

''تحفۃ الہند'' مطالعہ کے لئے دی، یہ کتاب ہندو مذہب کی خانہ تلاشی اور جامہ تلاشی سے عبارت ہے، مشہور ہے ''گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے''، ایک سابقہ ہندو جس کو اللہ نے نور ایمان سے منور کیا، اس نے اپنے سابقہ مذہب کا اس کتاب میں جو منصفانہ، عادلانہ تجزیہ کیا ہے، وہ بڑے خاصے کی چیز ہے، اس سے ہندومت کا اصل چہرہ سامنے آتا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب ''تحفۃ الہند'' جو انیسویں صدی میں لکھی گئی اسے پڑھ کر سینکڑوں، ہزاروں ہندو، سکھ افراد و گھرانے شرک و کفر کے اندھیاروں سے نکل کر نور ایمان میں آئے، عبید اللہ سندھی جیسے بڑے آدمی اسی کتاب کے مطالعے سے مسلمان ہوئے، اور کتاب کے مصنف کے نام پر اپنا نام رکھا، تحفۃ الہند کی اب موجودہ آسان اور رائج الوقت اردو میں تسہیل بھی ہو چکی ہے، بازار میں عام ملتی ہے، اور پروفیسر غازی احمد کی ''من الظلمات الی النور'' نیٹ پر بھی موجود ہے۔

پروفیسر غازی احمد نے دار العلوم دیوبند میں بھی تعلیم حاصل کی، پھر گجرات عنایت اللہ شاہ بخاری کے مدرسہ میں مولانا محمد فاضل صاحب نے ''منشی فاضل'' کورس کی جو کلاس شروع کی تھی، جس میں میرے اباجی ''مولوی عبد اللطیف صاحب'' (رحمہ اللہ) بھی شریک تھے، پروفیسر غازی احمد بھی منشی فاضل کے اس کلاس میں شامل تھے، اور اباجی کے ہم سبق و کلاس فیلو تھے، اور یہیں سے میرے اباجی کا ان کے ساتھ یارانہ گھنٹا، اور باہم اتنا تعلق پیدا ہوا کہ ۱۳۶۶ھ کا رمضان اور عید اباجی نے انہی کے ہاں گزارا، اسی رمضان میں قیام پاکستان کا اعلان ہوا تھا، آپ گورنمنٹ کالج بوچھال کلاں کے پرنسپل کے منصب تک پہنچے، اور ریٹائر ہوئے، بھرپور و کارآمد اسلامی زندگی گزاری ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

سسرالی کنبہ آپ کے عیال میں تھا، یہاں سے دلبرداشتہ ہو کر آپ فیصل آباد کے قریب مہتہ 63 چک آ گئے، یہاں 600 روپے میں ایک مکان خریدا۔

اسی زمانہ میں 41 چک میں ایک نیا سکول کھلا، آپ یہاں مدرس/ٹیچر لگ گئے، آزادی سے پہلے یہ سکھوں کا سکول تھا، یہاں سکول کی جانب سے فیملی کوارٹر بھی مل گیا، اس سکول کا بانی پیر ظہور الحق تھا، ۱ 1956ء تک اس سکول سے وابستگی رہی، 1956ء میں فیصل آباد کوتوالی روڈ پر گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول میں کوشش کر کے تقرری ہوئی۔ یہاں 1958ء تک تدریس کی، یعنی اڑھائی سال ایوب کے مارشل لاء تک۔ پھر مفتی زین العابدین صاحب (جامعہ دارالعلوم، فیصل آباد) ۲ کے مشورہ سے اسکول کی ملازمت سے استعفیٰ دے کر ان کی زیرِ سرپرستی مدرسہ اشرف المدارس میں آ گئے، جس کے مہتمم رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی ۳ کے چھوٹے بھائی مولانا یحییٰ تھے، ان سے نہ بن سکی، 1962ء میں یہاں

---

۱ یہ پیر ظہور الحق آزادی سے پہلے سی آئی ڈی (خفیہ پولیس) میں ہیڈ کلرک تھا، خود اسی کے بقول مولانا سعید احمد دہلوی صدر جمیعہ علماء ہند کو خادم کا روپ بنا کر گرفتار کرانے والا بھی یہی شخص تھا، اس کا والد پیر سراج الحق پہلے مال افسر تھا، پھر ریٹائر ہو کر پیر بن گیا، ظہور الحق بھی باپ کی جانشیں میں پیر بنا۔

۲ مفتی زین العابدین: جماعت تبلیغ کے اکابر و بزرگوں میں ایک نمایاں نام اور صاحب علم و فضل ہستی ہیں، شیخ انور شاہ کشمیری کے کے غالباً ڈابھیل کے دور کے ممتاز تلمیذ ہیں، دارالعلوم فیصل آباد آپ کا صدقہ جاریہ اور عظیم یادگار ہے، علوم اسلامی کی ترویج و اشاعت میں دارالعلوم فیصل آباد کی خدمات بین الاقوامی سطح تک پھیلی ہوئی ہیں، تبلیغی جماعت کی محنت سے بیرون ممالک افریقہ وغیرہ سے آنے والے طلباء کو ایک زمانے میں دارالعلوم فیصل آباد ہی سنبھالتا تھا، علمی و دعوتی میدانوں کے بڑے نمایاں و سربرآوردہ اہل علم یہاں کے فیض یافتہ ہیں، میرے والد مرحوم کا حضرت مفتی صاحب سے دوستانہ اور برادرانہ تعلق تھا، اور ایک زمانے میں دونوں بزرگ ہم نوالہ و ہم پیالہ رہے ہیں، حضرت مفتی صاحب کی وفات ۱۴۲۵ھ اوائل 2004ء میں ہوئی، اکتوبر 2003ء میں اباجی کے ساتھ بندہ راقم کا فیصل آباد کا سفر ہوا تھا، اس وقت دارالعلوم فیصل آباد میں بھی حاضری ہوئی تھی، یہ حضرت مفتی صاحب کی شدید علالت کا زمانہ تھا، ملنا جلنا بھی موقوف تھا، صاحب فراش تھے، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

۳ رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی رحمہ اللہ: وفات ستمبر 1956ء، دارالعلوم دیوبند کے فاضل و قابل سپوت، آل انڈیا مجلس احرار کے صدر رہے، تحریک آزادی ہند کے عظیم انقلابی رہنما، غلام ہندوستان کے بالغ نظر سیاست دان، انگریز حکام نے جن کی سیاسی بوجھ بوجھ اور بصیرت کی داد دی، اور ان سے متاثر ہوئے، تقسیم کے بعد آپ کے خاندان کے لوگ نقل مکانی کر کے بہت سے ادھر آ گئے، آپ انڈیا میں ہی رہے، انڈیا کے مسلمانوں کے لیڈر رہتے، لیڈر ہی رہے، آخر وقت تک ساتھ نبھایا، جینا، مرنا، انہی کے ساتھ کیا۔ 1955ء میں حکومت سعودیہ کے مہمان ہونے کی حیثیت سے سرکاری حج کیا، اس کے بعد شاہ سعود بن عبد العزیز جب ہندوستان کے دورے پر آئے، تو حکومت ہند کی طرف سے آپ ہی ان کے تمام انتظامی امور اور پروٹوکول کے نگران و ذمہ دار تھے، آپ کی عمر 54 برس ہوئی ہے، اس 54 سالہ حیات مستعار میں سے دس سال چھ مہینے لیلائے وطن کی آزادی کے لئے اس مجنون نے قید خانوں اور بند و سلاسل میں گزارے، گویا کہ زندگی کا پانچواں حصہ قید و بند میں گزرا، قادیانیت شکنی کے محاذ پر علمائے لدھیانہ کی کوششیں و کاوشیں محتاج بیان نہیں، اس محاذ پر بھی آپ کی خدمات بہت نمایاں ہیں، احرار کی تحریک کشمیر کی صورت میں آپ نے قادیانیت پر وہ ضربیں لگائیں کہ کشمیر کو قادیانیوں کا اپنے چنگلِ ارتداد میں لینے کا خواب چکنا چور ہو گیا۔

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

سے استعفیٰ دے کر مفتی صاحب کے القاسم اسکول میں آ گئے، سال بھر یہاں رہے پھر یہاں سے چھوڑ دیا، اس کے بعد کچھ عرصہ کپڑے کی دوکان کی، کٹ پیس کپڑے کا پرچون کاروبار کرتے تھے، اسی طرح 60ء کے عشرہ ہی میں ایک اور رفیق (مولوی عنایت اللہ صاحب) سے پارٹنرشپ/شراکت داری کر کے فیصل آباد (غالباً جھنگ روڈ پر) اینٹوں کا بھٹہ قائم کیا، اس بھٹے نے تو کچھ ہی عرصہ میں (غالباً دو تین سال میں ہی) دونوں پارٹنروں کا بھٹہ بٹھا دیا، اور لٹیا ڈبو دی کہ ایک سرکاری تعمیراتی منصوبے کے لئے یہاں سے تقریباً کئی لاکھ اینٹیں گئیں، لیکن راشی افسران کی بلیک میلنگ اور ملی بھگت سے ان شریف پارٹنروں کا جو مولوی بھی تھے اور تبلیغی بھی، رشوت اور کمیشن نہ دینے کی پاداش میں بل روک لئے گئے، اور یہ حضرات حالات سے اتنے دلبرداشتہ ہو گئے کہ سب چھوڑ چھاڑ کر گوشۂ عافیت میں پناہ لی۔

چوہدری محمد حسین جو مڈل سکول سمن آباد کے سیکنڈ ماسٹر تھے (کچھ عرصہ بعد یہ سکول ہائی ہو گیا تھا) ان کی کوششوں سے سمن آباد کے اسی سکول میں تقرری ہوئی، پھر ریٹائرمنٹ تک تقریباً 17 سال 1979ء تک اسی سکول میں تدریس کی، یہیں سے ریٹائرمنٹ ملی۔

سمن آباد مڈل سکول 15 اپریل 1963ء میں کھلا تھا، اسی دن سے اباجی اس سکول میں مدرس ہوئے۔ فرماتے تھے کہ عربی فارسی دونوں میں عبور کی وجہ سے مجھے آسانی رہی کہ سکول والے مجھے غنیمت سمجھتے، کیونکہ میرے متبادل ان کو دو استاد رکھنے پڑتے، میرے تبادلے کو ہیڈ ماسٹر خود رکوا دیتا کہ یا تو ہمیں دو استاد متبادل دو یا یہ یہیں رہیں۔

رشتۂ ازدواج وسلسلہ اولاد

آپ کے چار رشتے ہوئے، دو زمانہ طالب علمی میں، یکے بعد دیگرے ہوئے، اور چچا صاحب کی سخت گیری کی وجہ سے ختم ہوئے، پہلا ماموں زاد بہن سے، دوسرا پھوپھی زاد بہن سے۔

تیسرا رشتہ مناکحت دوسری پھوپھی زاد بہن سے 1946ء میں ہوا، جب آپ نے دارالعلوم دیوبند سے سندِ فراغت حاصل کی۔ اس اہلیہ کا 1980ء میں انتقال ہوا، ان سے دو بیٹے، حافظ اخلاق احمد اور حافظ اشفاق احمد، اور ایک بیٹی تھی، بیٹی بڑی تھیں، فروری 2003ء میں اس بیٹی کا انتقال ہوا۔ [1]

---

[1] اس بیٹی کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں، یہ سب اولاد یعنی اباجی کے نواسے، نواسیاں (سوائے ایک کے) شادی شدہ اور عیال دار ہیں، دو نواسے، مولوی محمد ایاز صاحب اور مفتی محمد امتیاز صاحب علومِ دینیہ کے فضلاء اور تعلیم وتدریس، امامت وخطابت سے وابستہ ہیں، سب سے چھوٹے حافظ شہباز صاحب حافظ قرآن ہیں،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

حافظ اخلاق حافظِ قرآن ہیں، دارالعلوم فیصل آباد کے فیض یافتہ ہیں، قاری اشفاق صاحب، حافظ، قاری، اور وسطانی درجات تک درس نظامی پڑھے ہوئے ہیں، جامعہ مدنیہ لاہور کے فیض یافتہ ہیں، دونوں صاحبان معاش کے سلسلے میں سعودی عرب میں مقیم ہیں، حافظ اشفاق صاحب 1980ء میں اپنی والدہ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد سعودیہ چلے گئے تھے، حافظ اخلاق صاحب کی اولاد نہیں، ایک بھانجی کو انہوں نے لے کر پرورش کیا ہے، حافظ اشفاق صاحب کے ایک برخوردار محمد یوسف سلمہ ہیں۔

مانسہرہ سے تعلق

آخری رشتہ مناکحت آپ کا مانسہرہ کے گاؤں اچھڑیاں میں، سواتی برادری کے مولوی جمعہ خان مرحوم کی دختر سے 1972ء میں ہوا، [1] یہ اہلیہ حیات ہیں، ان سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا راقم الحروف محمد امجد ہے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

دونواسے طب وحکمت کے شعبے سے متعلق ہیں، حکیم محمد الیاس صاحب (سب سے بڑے ہیں، فنافی جماعت التبلیغ ہیں) اور حکیم محمد فیاض صاحب، فیاض صاحب کے علاوہ باقی چاروں بھائیوں کی تعلیم وتربیت وسطانی مرحلوں تک اباجی یعنی اپنے نانا کے زیرِ سایہ وزیرِ نگرانی ہوئی ہے، نانا کا رنگ ان سب پر بلکہ بیٹی کے اس پورے گھرانے پر خوب چڑھا ہے، تین نواسیاں بحمداللہ فاضلاتِ درسِ نظامی ہیں، اور گھر میں پڑھنے پڑھانے کا مشغلہ جاری رکھتی ہیں۔

اباجی کے داماد مولوی مشتاق صاحب دردِ دل کے حامل، صاحب نسبت، ذاکر شاغل بزرگ ہیں، زمیندار ہیں، فتح جنگ کے قریب کوہاٹ روڈ پر ایک مرحوم بزرگ سے تصوف وطریقت میں مجاز ومنسوب ہیں، اپنی اہلیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے مولوی مشتاق نے اپنی زرعی اراضی میں سے چار کنال وقف کر کے مسجد ومدرسہ بنوایا، مدرسہ حسین بن علی، مفتی امتیاز صاحب اور مولوی ایاز صاحب اس مدرسہ میں دینی خدمات سرانجام دیتے ہیں، مفتی امتیاز صاحب نے فقہی مشق ادارہ غفران راولپنڈی میں کی ہے، مولوی ایاز آج کل لاہور میں دینی خدمات کے سلسلے میں منتقل ہوگئے ہیں۔

[1] مولوی جمعہ خان بن مولوی حبیب گل: بندہ امجد راقم الحروف کے نانا تھے، ذاکر، شاغل وصاحب نسبت بزرگ تھے، حضرت مفتی محمد حسن صاحب علیہ الرحمۃ کے سلسلہ بیعت وارشاد اور حلقہ ارادت میں شامل تھے، اصل گاؤں آپ کا چھتر (ضلع مانسہرہ) کے قریب بھائی نامی تھا، تحصیل علم کے لئے اسفار کیے، دینی علوم غالباً وسطانی درجات تک پڑھے تھے، ریاست بڑودہ میں دینی خدمات سے عملی زندگی کا آغاز کیا، تقسیم ہند تک یہیں رہے، اہل وعیال بھی ہمراہ تھے، ان کے دو بیٹے، ماسٹر عبدالحلیم صاحب اور حافظ محمد نذیر ایڈوکیٹ، عصری علوم سے آراستہ فاضل وذکی شخصیات ہیں، ماسٹر عبدالحلیم صاحب اردو کے صاحب طرز شاعر وادیب بھی ہیں، قلم برداشتہ لکھتے ہیں، اور خوب لکھتے ہیں، تحریر کی متانت وشگفتگی کے ساتھ طنز وتنقید کی ہلکی چاشنی ان کی تحریر کا نمایاں جوہر ہے، روزنامہ اسلام میں ان کی قلم برداشتہ تنقیدی اور اصلاحی تحریریں مکتوب کے طور پر شائع ہوتی رہی ہیں، دونوں بھائی گورنمنٹ سکول ٹیچر رہے، حافظ نذیر بیرسٹر بھی ہیں، جید حافظ ہیں، روزانہ پانچ پارے چلتے پھرتے پڑھنا ان کا معمول تھا، اب بھی ہوگا پوچھا نہیں، میری والدہ اور ان دونوں بھائیوں کی پیدائش بڑودہ کی ہے، مولوی جمعہ خان مرحوم تقسیم کے بعد جب نقل مکانی کر کے وطن آئے تو اچھڑیاں کے مضافات ''کورے'' میں زرعی زمین اور ایک پہاڑی ٹیلہ خریدا، جواب بھی ان کی اولاد کے تصرف میں ہے، آپ کی زندگی کا پیشتر حصہ تقسیم کے بعد ٹیکسلا کے قریب ''سالار گاہ'' میں اور ''عثمان کھٹر'' کے قریب ایک گاؤں میں گزرا، یہاں اطراف وجوانب کے لوگ آپ سے اعتقاد وارادت

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

(ایک بیٹی بچپن میں فوت ہوگئی تھی) مولوی جمعہ خان مرحوم سے آپ کے تعلق کی چند وجوہ ہیں۔

(۱)......مولوی جمعہ خان تقسیم سے پہلے انڈیا میں گجرات کے علاقے بڑودہ میں قیام پذیر تھے، [1] وہاں ان کی امامت خطابت وغیرہ دینی خدمات کے مشاغل تھے، تقسیم کے بعد وہ بیوی بچوں سمیت ہجرت کر کے اپنے علاقے اچھڑیاں (مانسہرہ) واپس آئے۔

(۲)......مولوی جمعہ خان مرحوم حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ سے بیعت تھے، اور ابا جی کا بھی حضرت مفتی صاحب سے نیازمندانہ گہرا تعلق رہا، اس طرح دونوں آپس میں خواجہ تاش یا پیر تاش ہوئے (ایک آقا کے دو غلام، یا ایک استاد کے دو شاگرد، یا ایک مرشد کے دو مرید آپس میں خواجہ تاش کہلاتے ہیں، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے، علماء اسلام میں طاش کبریٰ زادہ مشہور ہستی تاریخ اسلام میں گزری ہیں)

(۳)......ابا جی کا مانسہرہ میں ساٹھ اور ستر کے عشرے میں بہت آنا جانا رہا، یہاں مولانا غلام غوث

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

رکھتے تھے، آپ کے روحانی عملیات، تعویزات بڑے موثر و مجرب تھے، جنات آپ کے لئے وہبی طور پر مسخر کیے گئے تھے، ان سے بعض کام بھی لیتے تھے، اور آسیب زدہ لوگوں کا کامیاب علاج بھی کرتے تھے۔

حکمت سے بھی شغف تھا، خود دوائیاں بناتے، چند نسخے رکھتے تھے، لیکن یہ بڑے مجرب اور تیر بہدف نسخے تھے، میں نے بچپن میں نانا مرحوم سے دس پارے ناظرہ قرآن مجید، ۲ پارے حفظ اور پرائمری کی دوم یا سوم کی اردو، اسلامیات وغیرہ پڑھی تھی، بندہ کے ساتھ شفقت ولگاؤ زیادہ رکھتے تھے، 15 نومبر 1988ء کو فوت ہوئے، اچھڑیاں میں ہی آسودہ خواب ہیں، ابا جی کی قبر آپ کی قبر کے جوار میں ہے، وفات کے وقت عمر 80 سا کے قریب ہوگی، آپ کی قبر پر اطراف ٹیکسلا سے متوسلین و مریدین گاہے بگاہے آتے رہتے ہیں۔ لیکن بحمداللہ یہاں بدعات وخرافات کا کوئی سلسلہ نہیں۔

[1] بڑودہ شہر کا نام بھی تھا، اور ریاست کا بھی، یہ گجرات کاٹھیاوار کی ریاست تھی، تقسیم برصغیر کے بعد تو ریاستوں کا سلسلہ ختم ہوگیا، 1949ء سے یہ علاقہ صوبہ بمبئی کا حصہ بنا دیا گیا، اس ریاست کی مغلوں کے عہد زوال (1731ء) سے تقسیم ملک تک بڑی ہنگامہ خیز تاریخ رہی ہے، یہاں مغل صوبہ داروں، مرہٹوں، انگریزوں کی لڑائی بھڑائی، اکھاڑ پچھاڑ، کا ایک لمبا سلسلہ رہا ہے، احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کی پانی پت کے میدان میں تاریخی جنگ (1761ء) کے بعد یہاں ہندو گائیکوار خاندان کی مستحکم حکومت کی بنیاد پڑی، گائیکوار خاندان کے مہاراجہ سیاجی راؤ کا عہد حکمرانی 64 سال یعنی 1875ء تا 1939ء ہے، اس عہد میں ریاست نے بڑی ترقی کی، یہاں تعلیمی اداروں کی تعداد اڑھائی ہزار سے بھی زیادہ ہوگئی، اکنامکس و اقتصادیات کے لئے مستقل کالج اس دور میں بنا، ریاست کا اپنا ریل کا نظام قائم ہوا، عمدہ سڑکوں کا جال بچھ گیا، ٹیکنیکل تعلیمی ادارے قائم ہوگئے، ڈسٹرکٹ سطح کی کمیٹیاں بنی، جن میں عورتوں کی نمائندگی بھی تھی، شہر بڑودہ دریائے وشوامتری کے کنارے آباد ہے، یہ بڑودہ کا نام ''بڑ'' کے درختوں کی وجہ سے پڑا، جن کی اس علاقہ میں کثرت و بہتات ہے۔

یہاں کی تاریخی عمارت لکشمی ولاس ہے، یہ مہاراجہ کا شاہی محل تھا، جس میں تاریخی نوادرات محفوظ ہیں، یہ نوادرات عالمی شہرت کے حامل ہیں، موتیوں اور ہیروں کے عالمگیر شہرت کے حامل ہار، ایک خاص قسم کا قالین، ایک مرصع غلاف وغیرہ، بڑودہ شہر بمبئی سے لگ بھگ پونے چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر بی بی اینڈ سی آئی ریلوے لائن پر واقع ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

ہزاروی، [1] اوران کے داماد مولوی محمد فیض سے آپ کا بڑا تعلق رہا، بلکہ مولوی محمد فیض فیصل آباد میں گورنمنٹ ہائی سکول سمن آباد میں ٹیچر تھے، اور اباجی بھی اسی سکول میں ٹیچر تھے، مولوی جمعہ خان صاحب کے گھرانے سے اباجی کا رابطہ کرانے میں بفہ کے یہی بزرگ واسطہ بنے۔

(۴)...... مانسہرہ کے مولانا فیض علی شاہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور مدرس رہے ہیں، پرانے بزرگ تھے، 2000ء کے لگ بھگ آپ کا انتقال ہوا، اباجی کا ان سے قدیمی تعلق تھا، ان کے بھائی مولانا سید الازکیاء کا بٹل (مانسہرہ) میں مدرسہ تھا، اباجی کا مولانا سید الازکیاء صاحب کے اس مدرسے میں کثرت سے آنا جانا تھا، اس مدرسہ کے آپ اعزازی رکن ومعاون تھے (یہ مدرسہ پچھلے دس بارہ سال سے جامعۃ الرشید کراچی کی نگرانی وتولیت میں دیدیا گیا ہے، ماشاءاللہ تعلیمی اور رفاہی خدمات میں اس مدرسہ نے پچھلے دس سال میں بٹل (مانسہرہ) میں بڑا نام پیدا کیا ہے، اور نیک نامی کمائی ہے) بفہ اور بٹل کے وسط میں اچھڑیاں ہے، مولوی فیض کی وساطت سے آپ کا اچھڑیاں میں تعلق ہوا، یہاں مولوی فیض کے کچھ سسرالی اعزہ مولوی جمعہ خان صاحب کے رشتہ داروں میں تھے۔

(۵)...... استاد القراء جناب قاری محمد یعقوب (صدر مدرس جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی) کا تعلق اچھڑیاں سے ہے، [2] اور جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر میں 1983ء کو اباجی کو لانے والے جناب

---

[1] مولانا غلام غوث ہزاروی: آپ ضلع مانسہرہ کے قصبہ ''بفہ'' جو وادی پکھل کی ذرخیز ومردم خیز بستی ہے، سے تعلق رکھتے تھے، دار العلوم دیوبند کے سرچشمہ فیض کے اس وقت کے فضلاء میں سے ہیں، جب مسند درس پر شیخ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ جیسے یکتائے زمانہ مسند نشین تھے، تو فیض پانے والوں میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت قاری محمد طیب صاحب، حضرت ادریس کاندھلوی، جیسی زمانہ ساز وتاریخ ساز ہستیاں امت کو مل رہی تھی۔ ع ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

فراغت کے بعد اپنے لئے درس وتدریس جیسے یکسوئی وسنجیدگی کا شعبہ منتخب کرنے کی بجائے سیاست، خطابت اور تحریکات کا ہنگامہ خیز و خار دار میدان منتخب کیا، قومی تحریکوں اور پاکستانی سیاسیات میں آپ صف اول کے لیڈر اور نابغہ تھے، قومی وصوبائی دونوں ایوانوں میں اس درویش منش قلندر نے اپنے کردار وگفتار اور جلال وجمال کے اُجلے نقوش چھوڑے، حزبِ اقتدار وحزب اختلاف دونوں کیمپ آپ کے دیکھے بھالے اور برتے وآزمائے ہوئے تھے۔

آپ کی قلندری ودریشی کی شان ہر حال اور ہر مرحلہ میں یکساں تھی، پورے عالم اسلام میں پاکستان کے ایک قدآور اور لائق، فائق عالم کی حیثیت سے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، ربیع الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق 4 فروری 1981ھ میں انتقال ہوا۔

نہ تخت وتاج میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

[2] استاد القراء قاری محمد یعقوب صاحب اچھڑیاں کے ہیں، تجوید وقرائت میں آپ کا مقام ومرتبہ پورے ملک میں مسلم ہے، پوری زندگی قرآن مجید کی خدمت واشاعت میں گزار دی، اب چراغ آخر شب ہیں۔

ہمیں نہ چھیڑ کہ ہم ہیں چراغ آخر شب ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہی اجالا ہے

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

قاری محمد یعقوب صاحب ہیں، 1983ء میں اباجی فیصل آباد سے مستقل ترکِ سکونت کر کے اچھڑیاں تشریف لے آئے تھے، اور آپ کا ارادہ بفہ میں کچھ تجارتی مشاغل شروع کرنے کا تھا، اسی دوران ایک دفعہ آپ راولپنڈی آئے، یہاں قاری محمد یعقوب صاحب نے جامعہ اسلامیہ سے آپ کو وابستہ کرنے کی تحریک کی، اور قاری سعید الرحمٰن مہتمم جامعہ اسلامیہ اور جناب اکبر مرحوم سیکرٹری مسجد سے آپ کو متعارف کرایا، جس کے نتیجے میں آپ جامعہ اسلامیہ سے وابستہ ہوئے۔

(۶)......اچھڑیاں کے معروف عالم دین اور جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا غلام نبی صاحب المعروف خطیب صاحب فیصل آباد، اشرف المدارس کے دور کے (1957ء و1958ء) آپ کے شاگرد تھے، ان کے پاس بھی آپ تشریف لاتے تھے (خطیب صاحب بندہ امجد کے استاد ہیں، جماعت پنجم، ششم میں بندہ نے گورنمنٹ مڈل سکول اچھڑیاں میں اسلامیات آپ سے پڑھی تھی)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ فن تجوید میں قاری محمد شریف رحمہ اللہ جیسی تاریخ ساز وعہدہ ساز ہستی کے لائق فائق شاگرد ہیں، صدر ضیاء مرحوم کو آپ کا لحن داؤدی اور لہجہ اتنا پسند آیا کہ آرمی ہاؤس کی مسجد میں آپ کو اپنا خطیب مقرر فرمایا، اب تک بھی حضرت قاری صاحب وہیں خطیب ہیں، 50 کے عشرے سے قرآن کی خدمت واشاعت میں ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

آپ کے ہزاروں تلامذہ آپ کے علمی فیضان کو دنیا کے کونے کونے میں نشر کر رہے ہیں، بندہ امجد کو بھی آپ سے حفظ کرنے کی سعادت حاصل ہے، بندہ کو غایت شفقت سے اولاد کی طرح عزیز رکھتے ہیں، استادوں و بزرگوں کا یہی اعتماد وشفقت بندہ کا دنیا و آخرت کا راس المال اور سرمایہ ہے، اللہ تعالیٰ قاری صاحب کا سایہ تادیر قائم رکھے، صحت وعافیت کے ساتھ۔

نقشہ اوقاتِ نماز، سحر وافطار (برائے راولپنڈی واسلام آباد شہر)

(مسجدوں، مدرسوں، دفتروں اور گھروں کے لئے یکساں مفید)

جاری کردہ: ادارہ غفران، چاہ سلطان، راولپنڈی 051-5507270-55075030

Idara Ghufran

وتر کی نماز میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون، اور سورہ اخلاص پڑھنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ (نسائی، رقم الحديث ۱۶۹۹، ورقم الحديث ۱۷۰۱، ابن ماجة، رقم الحديث ۱۱۷۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، اور پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھا کرتے تھے، اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کرتے تھے (نسائی، ابنِ ماجہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھنا حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے۔

ابن ماجة، رقم الحديث ۱۱۷۲، ترمذی، رقم الحديث ۴۶۲، عن ابن عباس. مسند احمد، رقم الحديث ۱۵۳۵۴، عن عبد الرحمن بن أبزى. ابن ماجه، رقم الحديث ۱۱۷۳، مسند احمد، رقم الحديث ۲۵۹۰۶، ابوداؤد، رقم الحديث ۱۴۲۴، مستدرک حاکم، رقم الحديث ۱۱۴۴، ابن حبان، رقم الحديث ۲۴۴۸، عن عائشة.

Idara Ghufran

سورہ زلزال ایک جامع سورت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے قرآن پڑھا دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ وہ تین سورتیں پڑھ لو جو الٓر سے شروع ہوتی ہیں، اس آدمی نے عرض کیا کہ میری عمر زیادہ ہو چکی ہے، اور میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان موٹی ہو چکی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر آپ حٰم سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھ لو، اس آدمی نے پہلے والی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ سَبَّحَ سے شروع ہونے والی تین سورتیں پڑھ لو، لیکن اس آدمی نے پھر وہی بات دہرائی، اور عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی جامع سورت سکھا دیجئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سورت زلزال پڑھا دی، جب اس آدمی نے سورہ زلزال پڑھ لی، تو کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں اس پر کبھی اضافہ نہ کروں گا، اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو مرتبہ) فرمایا کہ یہ آدمی کامیاب ہو گیا (مسند احمد، رقم الحدیث ۶۵۷۵)

فی حاشیة مسند احمد: إسناده حسن

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

سورہ کافرون کا چوتھائی قرآن کے برابر ہونا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ یَا أَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ، وَکَانَ یَقْرَأُ بِھِمَا فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۳۴۹۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے، اور قُلْ یَا أَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سورتوں کو فجر سے پہلے کی سنتوں کی رکعتوں میں قرائت کرتے تھے (طبرانی)

سورہ کافرون کے چوتھائی قرآن کے برابر ہونے کی روایات حضرت ابن عباس، اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہیں (ترمذی، رقم الحدیث ۲۸۹۴، عن ابن عباس۔ مسند احمد، رقم الحدیث ۱۲۴۸۸، ترمذی، رقم الحدیث ۲۸۹۵، عن انس بن مالک)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کے فجر کی سنتوں میں پڑھنے کی روایات حضرت ابنِ عمر اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی دیگر سندوں میں بھی مروی ہے (مسند احمد، رقم الحدیث ۵۷۴۲، صحیح ابنِ حبان، رقم الحدیث ۲۴۵۹، سنن النسائی، رقم الحدیث ۹۹۲، عن ابن عمر)

اور نبی ﷺ سے سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا مغرب کے بعد کی دو سنتوں میں پڑھنا بھی احادیث سے ثابت ہے (ترمذی، رقم الحدیث ۴۳۱، الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۷۳۰۴، عن عائشۃ)

Idara Ghufran

سوتے وقت سورہ کافرون پڑھنے کی فضیلت

حضرت فروہ بن نوفل اشجعی کے والد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا:

فَقُلْتُ : يَـا نَبِيَّ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلٰى فِرَاشِيْ، قَالَ : اِقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ (ابن حبان، رقم الحديث ۷۹۸، مسند احمد)

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے، جسے میں اپنے بستر پر جانے کے وقت کہوں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **قُلْ يَـا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ** کی قرائت کرلیا کریں (ابنِ حبان، مسند احمد)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ عِنْدَ مَنَامِيْ، قال : اِقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ (ابن حبان، رقم الحديث ۷۹۰، ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد)

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے، جسے میں اپنے سونے کے وقت پڑھ لیا کروں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قل یاایہاالکافرون پڑھ لیا کریں، پھر یہ پڑھ کر سو جایا کریں، اس لئے کہ یہ شرک سے برائت (اور نجات) ہے (ابنِ حبان)

في حاشية ابن حبان: اسناده صحيح على شرط الصحيح.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

پیارے بچو!　　مولانا محمد ناصر

حضرت آدم علیہ السلام

پیارے بچو! آج ہم آپ کو حضرت آدم کے بارے میں بتاتے ہیں، حضرت آدم کو سب انسانوں کا والد اور سب انسانوں کا باپ بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت آدم کے نام کے ساتھ ادب کی وجہ سے علیہ السلام کہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے اپنے حکم اور طاقت سے انسان بنا کر زندہ کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں حضرت آدم کے بارے میں بتایا ہے، حضرت آدم کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کر دیا تھا، لیکن اس وقت ساری زمین خالی تھی، زمین میں کوئی انسان نہیں رہتا تھا، لیکن آسمانوں میں بہت سارے فرشتے رہتے تھے، جو اللہ تعالیٰ کی ہر وقت عبادت کرتے تھے، فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور یعنی روشنی سے بنایا تھا، فرشتوں کے ساتھ اس وقت ابلیس بھی رہتا تھا، ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بنایا تھا، ابلیس اس وقت اللہ تعالیٰ کی بہت عبادت کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں رہنے کے لئے انسان کو زندہ کر رہا ہوں۔

فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ یہ انسان تو زمین میں بُرے کام کریں گے، اور ہم ہر وقت آپ کی عبادت کرتے ہیں، پھر انسان کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، تمہیں نہیں پتا، فرشتے یہ سُن کر خاموش ہوگئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مٹی سے ایک انسان بنایا، اور اُس کو اپنے حکم سے زندہ کر دیا، اور اس کا نام آدم رکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور فرشتوں سے کچھ سوال کیے، فرشتے جواب نہ دے سکے، اور حضرت آدم نے ان سوالوں کا جواب دیدیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم کو سجدہ کرو۔

سب فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کیا، اور فوراً حضرت آدم کو سجدہ کر دیا، لیکن ابلیس نے حضرت آدم کو سجدہ نہیں کیا۔

Idara Ghufran

اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا کہ میں نے تم سب کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا، تو تُو نے آدم کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ ابلیس نے جواب دیا کہ آپ نے مجھے آگ سے بنایا ہے، اور آدم کو مٹی سے بنایا ہے، آگ جب جلتی ہے تو اوپر جاتی ہے، مٹی نیچے کی طرف جاتی ہے، میں آدم سے اچھا ہوں، اس لئے میں نے آدم کو سجدہ نہیں کیا۔ ابلیس کے اس جواب پر اللہ تعالیٰ ابلیس سے سخت ناراض ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی کو بھی زندہ کیا تھا، حضرت آدم کی بیوی کا نام حضرت حواء ہے، حضرت حواء انسانوں میں سب سے پہلی عورت ہیں، حضرت حواء کو سب انسانوں کی ماں اور والدہ بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت آدم اور حضرت حواء علیہ السلام پہلے جنت میں رہتے تھے۔

ابلیس نے جب یہ دیکھا کہ حضرت آدم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے سے ناراض ہوگئے ہیں، تو ابلیس نے حضرت آدم اور حضرت حواء سے دشمنی کرلی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے کہہ دیا تھا کہ آپ اور آپ کی بیوی حضرت حواء دونوں جنت میں رہو، جو چاہو، کھاؤ پیو، لیکن اس درخت کے پاس نہیں جانا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتادیا تھا کہ ابلیس آپ دونوں کا دشمن ہے، کہیں آپ کو جنت سے نہ نکلوادے۔

ابلیس یہ بات جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حواء کو اس درخت کے پاس جانے اور اس کا پھل کھانے سے منع کیا ہے، ابلیس اپنا غصہ نکالنے کے لئے حضرت آدم سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرانا چاہتا تھا، تاکہ اللہ تعالیٰ کو حضرت آدم سے ناراض کروائے، اس لئے ابلیس نے حضرت آدم اور حضرت حواء سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے اس لئے منع کیا ہے، کہ جو کوئی بھی اس درخت کا پھل کھالیتا ہے، وہ ہمیشہ جنت میں رہتا ہے، تو اگر آپ دونوں اس درخت کا پھل کھالو، تو کوئی نقصان نہیں ہوگا، شیطان نے اس بات پر قسمیں بھی کھائیں۔

اس طرح ابلیس کے دھوکے کی وجہ سے حضرت آدم اور حضرت حواء دونوں نے اس درخت کا پھل چکھ لیا۔

جیسے ہی انہوں نے درخت کا پھل چکھا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ کیا میں نے آپ دونوں کو اس درخت کا پھل کھانے سے منع نہیں کیا تھا۔

اب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حواء کو جنت سے زمین میں بھیج دیا۔

Idara Ghufran

جب حضرت آدم زمین میں آ گئے، تو وہ بہت روئے، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء مانگ کر معافی مانگی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! ہم نے آپ کی نافرمانی کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اگر آپ نے ہمیں معاف نہ کیا تو ہمیں بہت نقصان ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی دعاء قبول کر لی، اور حضرت آدم اور حضرت حواء کو معاف کر دیا۔

ابلیس کو یہ بات پسند نہیں آئی، کیونکہ ابلیس تو حضرت آدم سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرانا چاہتا تھا، جب حضرت آدم نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی اور اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے راضی ہو گئے، تو ابلیس کی حضرت آدم سے دشمنی دوبارہ تازہ ہوگئی، اور ابلیس نے ارادہ کر لیا کہ حضرت آدم نے تو معافی مانگ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا ہے، لیکن حضرت آدم کی اولاد کو میں ضرور گمراہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرواؤں گا۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

بزمِ خواتین **مفتی محمد یونس**

توبہ

(مفہوم،شرائط،اقسام،طریقہ)

معزز خواتین! گزشتہ کئی شماروں میں توبہ کی فضیلت واہمیت سے متعلق کئی باتیں شائع ہوچکی ہیں،اس شمارے میں توبہ کے مفہوم،شرائط،اقسام اور طریقے کے بارے میں کچھ باتیں تحریر کی جاتی ہیں۔

توبہ کا مفہوم

لغت میں توبہ کے معنیٰ لوٹ آنے،باز آنے وغیرہ کے آتے ہیں۔

چنانچہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں نے توبہ کرلی،تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی گناہ سے باز آ گیا،اور اس کو چھوڑ دیا۔

پھر قرآن پاک کی بعض آیات میں توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے،اور بعض آیات میں توبہ کی نسبت بندوں کی طرف کی گئی ہے،اور اس نسبت کے بدلنے سے توبہ کا مفہوم بدل جاتا ہے،اس لئے حضرات علماء کرام نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ جب توبہ کی نسبت بندے کی طرف ہو،تب تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ وہ گناہ سے باز آ گیا،اور اس نے گناہ چھوڑ دیا،اور جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو،تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے توبہ کی توفیق عطاء فرمائی،یا یہ معنیٰ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سختی کی بجائے نرمی کے ساتھ رجوع فرمایا،یا یہ معنیٰ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل اور قبولیت کے ساتھ رجوع فرمایا۔ [1]

قرآن پاک میں بعض آیات میں توبہ کی نسبت بندے کی طرف کی گئی ہے،اور بعض آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے،اور بعض آیات میں توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ اور بندے دونوں کی طرف موجود ہے۔

چنانچہ اسی طرح کی آیات میں سے ایک آیت میں یہ ارشاد ہے کہ:

---

[1] تاب إلى الله توبا وتوبة ومتابا وتابة وتتوبة :رجع عن المعصية، وهو تائب وتواب.
وتاب الله عليه :وفقه للتوبة، أو رجع به من التشديد إلى التخفيف، أو رجع عليه بفضله وقبوله، وهو تواب على عباده (القاموس المحيط، ج ۱، ص ۶۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

فَمَنُ تَابَ مِنُ بَعُدِ ظُلُمِهٖ وَأَصُلَحَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتُوبُ عَلَيُهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورة مائدة، رقم الآية ۳۹)

ترجمہ: پھر جو شخص اپنی ظالمانہ کارروائی سے توبہ کرلے، اور معاملات درست کرلے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے (ترجمہ ختم)

اس آیت میں توبہ کی نسبت بندے کی طرف بھی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے، نسبتوں کے مختلف ہونے کے اعتبار سے معنیٰ بھی مختلف ہے۔

اور شریعت کی زبان میں توبہ کا مفہوم ہے، گناہ پر اس وجہ سے نادم و پشیمان ہونا کہ وہ گناہ ہے، اور گناہ کو اس وجہ سے چھوڑ دینا کہ وہ گناہ ہے، اور آئندہ گناہ کی قدرت وموقع ہوتے ہوئے بھی گناہ نہ کرنے کا سچے دل سے ارادہ کرنا۔

خلاصہ یہ کہ توبہ کے شرعی مفہوم میں پشیمانی، گناہ کو گناہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دینا اور آئندہ نہ کرنے کا پکاارادہ کرنا ہے۔

لیکن یہ یادرہے کہ گناہ پر گناہ ہونے کی وجہ سے ہی پشیمان ہونا مراد ہے، اس لئے کہ اگر کوئی شخص گناہ کے کسی جسمانی یا دنیوی نقصان کی وجہ سے پشیمان ہوا، تو وہ گناہ پر ندامت نہ سمجھی جائے گی، بلکہ اس جسمانی یا دنیوی نقصان پر پشیمانی ہوگی۔

مثلاً کسی شخص کو گناہ کرتے ہوئے کسی دوسرے نے دیکھ لیا، اب اس بات پر ندامت اور پچھتاوا ہونے لگا کہ دوسرے کی نظر میں میرا وہ مقام نہیں رہا، جو پہلے تھا، تو یہ ندامت وافسوس دراصل گناہ پر نہیں ہے، بلکہ دوسرے کی نظر سے گرجانے پر ہے، تو یہ ندامت توبہ کی بنیاد نہ بنے گی۔

اسی طرح گناہ کو گناہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دینا توبہ کے لئے ضروری ہے، پس اگر کوئی شخص شراب پینا، اس وجہ سے چھوڑتا ہے کہ اس سے صحت خراب ہورہی یا پیسہ خرچ ہوتا ہے، اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو وہ نہ چھوڑے، تو یہ گناہ کو گناہ ہونے کی وجہ سے چھوڑنا نہ ہوا، اس لئے یہ بھی توبہ نہ ہوئی۔

ایسے ہی اگر کوئی شخص کسی گناہ کو آئندہ نہ کرنے کا ارادہ اس وجہ سے کررہا ہے کہ اب اسے اس گناہ پر قدرت نہیں رہی، یا اس کا موقع ہی نہ ملے گا، اور اس کے دل میں یہ بات ہے کہ اگر اسے گناہ پر قدرت ہوگئی، یا موقع مل گیا، تو وہ کرے گا، تو یہ بھی گناہ کو گناہ ہونے کی وجہ سے نہ کرنے کا ارادہ کرنا نہ ہوا، بلکہ قدرت

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075301

وموقع نہ ہونے کی وجہ سے نہ کرنے کا ارادہ ہوا، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ اسے جب بھی موقع ملے گا، اور قدرت ہوگی، تو وہ گناہ کر بیٹھے گا۔

توبہ کے ارکان وشرائط

اکثر فقہاء اور مفسرین حضرات نے ذکر فرمایا ہے کہ توبہ کی چار شرائط ہیں:

(۱)......گناہ کو فی الحال چھوڑ دینا۔

(۲)......ماضی میں کیے ہوئے گناہ پر نادم ہونا۔ [1]

(۳)......گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا۔

(۴)......اور اگر وہ گناہ ایسا ہے، جس کی وجہ سے کسی انسان کی حق تلفی ہوئی ہے تو جس کی حق تلفی ہوئی ہے، اس کو اس کا حق پہنچانا، یا اس سے برائت حاصل کرنا بھی ضروری ہے، بشرطیکہ اس کی قدرت ہو، ورنہ قدرت ہونے پر ادا کرنے کا ارادہ ضروری ہے۔

اور حضراتِ فقہائے کرام ومفسرینِ عظام نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ گناہ پر ندامت میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو، اور اس کام کے شرعاً قبیح (بُرا) ہونے کی بنیاد پر ہو، اور یہی معنیٰ ہیں علماء کرام کے اس قول کے کہ گناہ پر گناہ ہونے کی وجہ سے نادم ہونا۔

اس لئے کہ گناہ پر اس وجہ سے نادم ہونا کہ اس گناہ سے بدن کو نقصان ہوا ہے، یا عزت کا یا مال کا نقصان ہوا ہے، توبہ نہیں کہلاتی (جیسا کہ پہلے گزرا)

ہاں جہنم کے خوف یا جنت کی طمع کی وجہ سے نادم ہونے سے توبہ معتبر ہو جاتی ہے، پھر جس طرح قدرت ہوتے ہوئے بندوں کی کی گئی حق تلفی کا ادا کرنا یا ان سے ان کے حقوق معاف کرانا ضروری ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ادا نہیں کیے، ان کا اداء کرنا بھی ضروری ہے، جیسے زکوٰۃ وغیرہ کا ادا کرنا۔

کسی گناہ سے توبہ کرکے دوبارہ وہ گناہ کرنا

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (رواه ابن ماجة، باب ذكر التوبة، رقم الحديث ۴۲۵۰)

---

[1] ندامت کا مطلب یہ ہے کہ جو گناہ کیا ہے، اس پر دل کا دُکھ جانا، اور غمگین ہونا، اور یہ تمنا کرنا کہ کاش اس نے یہ (گناہ کا) کام نہ کیا ہوتا۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ بن عبداللہ اپنے باپ کے واسطے سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے، جس کا کوئی گناہ نہ ہو (سنن ابن ماجہ)

اس حدیث پاک کی رو سے اکثر فقہائے کرام کے نزدیک جس گناہ سے توبہ کی ہو، اسی گناہ کو دوبارہ نہ کرنا توبہ کے درست وصحیح ہونے کے لئے شرط نہیں ہے، یعنی اگر کوئی شخص کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے، اور توبہ کرتے وقت اس کا پکا ارادہ ہے کہ وہ آئندہ یہ گناہ نہیں کرے گا، مگر پھر کسی موقع پر نفسانی تقاضے سے مغلوب ہوکر وہ وہی گناہ کر بیٹھتا ہے، تو اس سے اس کی وہ پچھلی توبہ باطل نہیں ہوگی، وہ برقرار رہے گی، ہاں یہ کہا جائے گا کہ اس نے نئے سرے سے یہ گناہ کیا ہے، اور اب اس پر اس گناہ سے توبہ کرنا اور معافی مانگنا لازم ہے، دوبارہ وہی گناہ کرنے کی وجہ سے پہلی دفعہ کے اس جرم کا گناہ جو توبہ کرنے سے زائل ہو چکا تھا، اس کی طرف نہیں لوٹے گا۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ اس اندیشے کے پیشِ نظر کہ مجھ سے پھر وہی گناہ ہوجائے گا، توبہ نہ کرنا غلط ہے، اس لئے کہ توبہ کا تعلق تو ماضی کے گناہ سے ہے، جو ہو چکا، جب ماضی کے گناہ سے شرائط کے مطابق توبہ کی جائے گی، تو اس توبہ سے وہ گناہ ان شاء اللہ، اللہ کی رحمت سے معاف ہوجائے گا، آئندہ اگر وہ ہی گناہ ہوگا، تو وہ ایک نیا گناہ ہوگا، پھر اس گناہ کی وجہ سے توبہ لازم ہوگی، نہ کہ پچھلے گناہ کی وجہ سے، کیونکہ وہ تو پچھلی توبہ سے معاف ہو ہی چکا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی جنبی شخص غسل کرتا ہے، تو اگر شرائط کے مطابق اس نے غسل کیا، تو وہ جنابت سے پاک ہوجائے گا، پھر اگر اسے جنابت لاحق ہوگی تو وہ ایک نئی جنابت ہوگی، اور اب اس کی وجہ سے غسل فرض ہوگا، نہ کہ پچھلی جنابت کی وجہ سے، اس لئے کہ اس سے تو پاکی حاصل ہو چکی تھی۔

بعض گناہوں سے توبہ کرنے اور بعض سے نہ کرنے کا حکم

جمہور فقہائے کرام کے نزدیک ایک گناہ سے توبہ کرنا درست ہے، اگرچہ دوسرے گناہ سے توبہ نہ کی جائے، چنانچہ ایک گناہ سے توبہ کا درست ہونا بقیہ گناہوں سے بھی توبہ کرنے پر موقوف نہیں، اس لئے کہ ہر گناہ ایک مستقل نافرمانی ہے، تو جو شخص جس گناہ سے توبہ کررہا ہے، وہ گویا کہ اس نافرمانی سے باز آ گیا، اس لئے اس کا وہ گناہ ختم ہوگیا، اور جن گناہوں سے ابھی تک توبہ نہیں کی، وہ باقی ہیں۔

Idara Ghufran

خشیتِ الٰہی، عظمتِ خداوندی اور ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ سب گناہوں سے توبہ کی جائے، اور اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بڑی کوئی نافرمانی بھی نہ کی جائے، لیکن اگر کوئی شخص کسی گناہ سے توبہ کرنے کا داعیہ اپنے دل میں پاتا ہے، تو اس سے توبہ کرنا دوسرے گناہوں سے توبہ کرنے پر اُٹھا کر نہ رکھے، بلکہ اس گناہ سے فوراً توبہ کرلے، اور اللہ کی رحمت سے امید رکھے کہ دوسرے گناہوں سے توبہ کی بھی اسے توفیق ہوجائے گی۔

توبہ کی اقسام

توبہ کی دو اقسام ہیں: باطنی توبہ، ظاہری توبہ

اگر کوئی ایسا گناہ ہے، جس سے کسی بندے کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی، تو انسان کو چاہئے کہ وہ صرف اپنے اللہ کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کر کے تنہائی میں توبہ کرلے، اور اپنے گناہ کو دوسروں پر ظاہر نہ کرے، مثلاً گانا سُن لیا، یا کوئی بے ہودہ منظر دیکھ لیا، وغیرہ، تو اب تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی مانگ لے، اور آئندہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرلے، اور بس۔ یہ باطنی توبہ ہے۔

اور اگر گناہ ایسا ہے، جس سے کسی بندے کی بھی حق تلفی ہوئی ہے، تو ایسی صورت میں اللہ سے گناہ کی معافی مانگنے اور توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس بندے کا حق ادا کرنا، یا اس سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے، مثلاً کسی سے رشوت لے لی، یا کسی کو گالی دیدی، تو اب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ رشوت کا پیسہ جس سے لیا ہے، اس کو واپس کرے، یا اس سے معافی مانگے۔ یہ ظاہری توبہ ہے۔

توبہ کا طریقہ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ -وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ- قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ (كذا في المشكوٰة، باب التطوع، الفصل الثاني، رقم الحديث ۱۳۲۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے، اور (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے سچ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی کوئی گناہ کرتا ہے، پھر اُٹھتا ہے، پھر پاکی حاصل کرتا ہے (یعنی استنجاء، وضو، غسل، جس طرح کی پاکی حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، وہ حاصل کرتا ہے) پھر (توبہ کی) نماز ادا کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور بخش دیتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ.

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اور جن لوگوں نے کوئی بے حیائی کا کام کیا، یا اپنی جانوں پر ظلم کیا (تو) اللہ کو یاد کیا، اور اپنے گناہوں سے بخشش طلب کی (مشکوٰۃ، باب التطوع، الفصل الثانی، از سنن ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ ہو جانے کے بعد دو رکعت نفل توبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہیے۔

اور گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق میں جو کوتاہی ہوگئی ہے، مقدور بھر اس کی تلافی کرنی چاہیے، مثلاً نمازیں قضاء کی ہیں، تو حساب کر کے ادا کرے، روزے قضاء کیے ہیں، تو وہ بھی حساب کر کے قضاء رکھے، اسی طرح گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی ادا کرے، اور بندوں کا کوئی مالی حق رہ گیا ہے، تو وہ ادا کرے، یا اس سے معاف کرائے، اسی طرح غیر مالی حق تلفی ہوئی ہے تو وہ معاف بھی کرائے، اور آئندہ کے لئے نافرمانی نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

فقط واللہ الموفق

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

آپ کے دینی مسائل کا حل " ادارہ

نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کا حکم

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

نکاح سے پہلے مرد کا عورت کو، یا عورت کا مرد کو نکاح کی غرض سے دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اور کسی اور عورت کو لڑکی دیکھنے کے لئے بھیجنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟

احادیث اور فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں اس مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب

جس عورت یا لڑکی سے نکاح کا ارادہ ہو، اسے لڑکے یا مرد کو دیکھ لینے کا کئی احادیث سے ثبوت ملتا ہے، جن کی روشنی میں فقہائے کرام نے متعلقہ مسائل بیان فرمائے ہیں، جس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ: قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا (مسلم، رقم الحدیث ۱۴۲۴"۷۵")

ترجمہ: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، پھر اس نے عرض کیا کہ میں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے، تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس کو دیکھ لیا، کیونکہ انصار (عورتوں) کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے، اس آدمی نے عرض کیا کہ میں اس کو دیکھ چکا ہوں (مسلم)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

رَجُلٌ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا (مسنداحمد، رقم الحدیث ۷۸۴۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530

ترجمہ: ایک آدمی نے کسی عورت کو خطبہ (یعنی نکاح کا پیغام) دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اس عورت کو دیکھ لیجئے، کیونکہ انصار (عورتوں) کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ انصار کی بعض عورتوں کی آنکھوں میں کوئی ایسی چیز ہوتی ہے، جو بعض لوگوں کے لئے ناپسندیدگی کا باعث بنتی ہے، اور ایسا نہ ہو کہ نکاح کے بعد شوہر کو بیوی کی وہ چیز ناپسند آئے، جس کی وجہ سے آپس میں زوجین کے درمیان محبت ومودت اور اتفاق قائم نہ ہو سکے، اور اختلاف یا علیٰحدگی کی نوبت آئے۔ اس لئے نکاح سے پہلے لڑکی یا عورت کو دیکھ لینا مناسب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى مَا يَدْعُوْهُ إِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ، قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِيْ إِلٰى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا (سنن أبى داود، رقم الحديث ۲۰۸۲، باب فى الرجل ينظر إلى المرأة وهو يريد تزويجها)

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو خطبہ (یعنی نکاح کا پیغام) دے، تو اگر اس چیز کی استطاعت (وقدرت) ہو کہ وہ اس چیز کو دیکھ لے، جو چیز کہ اس عورت سے نکاح کی داعی (ورغبت کا باعث) بنے، تو اسے ایسا کر لینا چاہئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو خطبہ (یعنی نکاح کا پیغام) دیا، پھر میں نے اس کو چھپ کر دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس میں وہ چیز دیکھ لی، جو اس لڑکی سے نکاح وازدواجیت کی داعی (ورغبت کا باعث) بنی تھی، پھر میں نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا (ابوداؤد)

حضرت ابوحمید یا ابوحمیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخِطْبَةٍ ، وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ " (مسنداحمد، رقم الحديث ۲۳۶۰۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے

Idara Ghufran

پاس خطبہ(یعنی نکاح کا پیغام) بھیجے، تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ بس وہ نکاح کا پیغام دینے کی غرض سے دیکھے، اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی لڑکی یا عورت سے نکاح کا ارادہ ہو، اور اس کو نکاح کا پیغام بھیجنا ہو، تو اس سے پہلے اس لڑکی یا عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ اس لڑکی یا عورت کو اس بات کا علم نہ ہو کہ یہ اسے دیکھ رہا ہے، یا اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ یہ اس کو نکاح کا پیغام دینا چاہتا ہے۔

اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑکی کو دیکھنے کا عمل نکاح کے پیغام سے پہلے مناسب ہے، تاکہ نکاح کے پیغام کے بعد لڑکی کو دیکھنے سے ناپسند کرنے پر منع کرنے کی وجہ سے لڑکی یا اس کے اہلِ خانہ کو تکلیف وایذاء نہ پہنچے (فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۸۷۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اُنْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا (سنن الترمذی،رقم الحدیث ۱۰۸۷ ،باب ما جاء فی النظر إلی المخطوبة)

ترجمہ: انہوں نے ایک عورت کو خطبہ(یعنی نکاح کا پیغام) دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا کہ اس (عورت کو) دیکھ لو، یہ تم دونوں کے درمیان محبت (مودت اور موافقت) کو قائم رکھنے کے لیے زیادہ مناسب ہے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا (صحیح ابن حبان،رقم الحدیث ۴۰۴۳،ذکر الامر للمرء اذا اراد خطبة امرأة ان ینظر الیها قبل العقد)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو خطبہ(یعنی نکاح کا پیغام) دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ سے فرمایا کہ جاؤ اور اس (عورت کو) دیکھ لو، کیونکہ یہ تم دونوں کے درمیان محبت (مودت اور موافقت) کو قائم رکھنے کے لیے زیادہ مناسب ہے (ابنِ حبان)

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

Idara Ghufran

أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً, فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :انْظُرْ إِلَيْهَا ؛ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا (شرح معانی الآثار، ۴۲۸۲،باب الرجل يريد تزوج المرأة هل يحل له النظر إليها أم لا ؟)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس (عورت کو) دیکھ لو، یہ تم دونوں کے درمیان محبت (ومودت اورموافقت) کوقائم رکھنے کے لیے زیادہ مناسب ہے(طحاوی)

اس سے معلوم ہوا کہ نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھ لینا اور پسند کرنے کے بعد اس سے نکاح کرنا آپس میں زوجین کے درمیان محبت ومودت اور اتفاق قائم ہونے کا بہترین ذریعہ ہے، اور زوجینکے درمیان محبت ومودت اور اتفاق کا قائم ہونا دین ودنیا کے اعتبار سے مطلوب اور محمود ہے۔

لہٰذا جو چیز اس عمل کا سبب وذریعہ ہوگی، تو وہ بھی مطلوب ومحمود ہوگی، اور اسی لئے کئی فقہائے کرام نے نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کے عمل کو مستحب قرار دیا ہے(مرقاۃ المفاتیح، ج۵ص۲۰۵۳، باب النظر)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خَطَبْتُ امْرَأَةً، فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهَا فِي نَخْلٍ لَهَا، فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هٰذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :إِذَا أُلْقِىَ اللّٰهُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا (ابن ماجه، رقم الحديث ۱۸۶۴، مصنف ابن ابی شيبة، رقم الحديث ۱۷۶۷۹، المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۵۰۰)

ترجمہ: میں نے ایک عورت کو خطبہ (یعنی نکاح کا پیغام) دیا، پھر میں اس کو چھپ کر دیکھنے لگا، یہاں تک کہ میں نے اسے اس کے کھجور کے درخت کے قریب دیکھ لیا، تو اُن (یعنی محمد بن مسلمہ) سے کہا گیا کہ آپ یہ حرکت کرتے ہیں، حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں؟ تو انہوں (یعنی محمد بن مسلمہ) نے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی آدمی کے دل میں کسی عورت کے خطبہ (یعنی نکاح کا پیغام) ڈالے، تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں (ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ)

Idara Ghufran

حضرت ابن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ثُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ فَوْقَ إِجَّارٍ لَهَا بِبَصَرِهِ طَرْدًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ :أَتَفْعَلُ هٰذَا ,وَأَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " : إِذَا أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةُ امْرَأَةٍ ,فَلا بَأْسَ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَيْهَا (شرح معانی الآثار،رقم الحديث ۴۲۷۸،باب الرجل يريد تزوج المرأة هل يحل له النظر إليها أم لا ؟)

ترجمہ: میں نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ثبیتہ بنتِ ضحاک کو اپنے بصرہ کے مکان کے اوپر کی چھت سے بہت اہتمام کے ساتھ دیکھ رہے تھے،تو میں نے عرض کیا کہ آپ یہ حرکت کررہے ہیں،حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام میں سے ہیں،تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کسی آدمی کے دل میں کسی عورت کے خطبہ(یعنی نکاح کے پیغام) کی بات پیدا ہو،تو اس عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں (طحاوی)

اور یہ حدیث مختلف سندوں سے مروی ہونے اور گزشتہ احادیث کے مطابق ہونے کی وجہ سے درست ہے۔

حضرت ربیع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا (مصنف ابن ابی شيبة، رقم الحديث ۱۷۲۸۱، من أراد أن يتزوج المرأة ، من قال :لا بأس أن ينظر إليها)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کو نکاح کرنے سے پہلے دیکھ لے(ابن ابی شیبہ)

حضرت حسن رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی ہیں۔

مذکورہ احادیث اور آثار سے نکاح سے پہلے عورت یا لڑکی کو دیکھنے کا جائز ہونا معلوم ہوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ بَعَثَ أُمَّ سُلَيْمٍ تَنْظُرُ إِلَيْهَا (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۲۱۹۵، مسنداحمد، رقم الحديث

Idara Ghufran

۱۳۴۲۴، مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۲۶۹۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی عورت کو خِطبہ (یعنی نکاح کا پیغام) دینا چاہتے تھے، تو حضرت اُمِ سُلیم کو اس عورت کے دیکھنے کے لئے بھیجتے تھے (طبرانی، احمد، حاکم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو نکاح کی غرض سے خود نہ دیکھے، تو کسی دوسری عورت کو بھی اس غرض کے لئے بھیجا جاسکتا ہے۔

ملحوظ رہے کہ ایک روایت میں یہ مضمون آیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے، تو اس کے بالوں کی کیفیت کے بارے میں معلومات کرلے۔

مگر اس حدیث کی سند کو محدثین نے نا قابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ [۱]

اسی طرح ایک روایت میں یہ مضمون آیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے، اور مرد

---

[۱] إذا تزوج أحدكم المرأة فليسأل عن شعرها كما يسأل عن وجهها فإن الشعر أحد الجمالين موضوع (تذكرة الموضوعات للفتنى، ج ۱، ص ۱۲۷)

إذا تزوج أحدكم المرأة فليسأل عن شعرها كما يسأل عن وجهها ، فإن الشعر أحد الجمالين " .هذا حديث موضوع على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، والمتهم به الحسن ابن على وهو العدوى .قال ابن عدى :كان يضع الحديث .ولذلك قال ابن حبان على من رأى ويروى عمن لم يره .وقال الدار قطنى :متروك .وأما ابن علاثة فقال ابن حبان :يروى الموضوعات عن الثقاة لا يحل الاحتجاج به (الموضوعات لابن الجوزى، ج ۲، ص ۲۶۲)

حديث إذا تزوج أحدكم المرأة فليسأل عن شعرها كما يسأل عن وجهها فإن الشعر أحد الجمالين رواه الدارقطنى عن أبى هريرة وفى إسناده الحسن بن على بن زكريا العدوى وهو المتهم به وفى إسناده أيضا ابن علاثة وهو يروى الموضوعات وأخرجه الديلمى من حديث على وفى إسناده إسحاق بن بشر الكاهلى وهو كذاب (الفوائد المجموعة للشوكانى، تحت رقم الحديث ۱۴، ج ۱، ص ۱۲۳)

إذا تزوج أحدكم المرأة فليسأل عن شعرها كما يسأل عن وجهها فإن الشعر أحد الجمالين موضوع آفته الحسن وهو العدوى وابن علاثة يروى الموضوعات (قلت) له طريق آخر قال الديلمى أنبأنا محمد بن الحسين أنبأنا أبى أنبأنا محمد بن على الحسن الصوفى حدثنا أبو بكر مردك بن أحمد المراغى حدثنا محمد بن عبد العزيز الدينورى حدثنا إسحاق بن بشر الكاهلى حدثنا عبد الله بن إدريس المدينى حدثنا جعفر عن أبيه عن جده عن على قال قال رسول الله إذا تزوج الرجل المرأة فليسأل عن شعرها كما يسأل عن جمالها فإن الشعر أحد الجمالين. إسحاق بن بشر الكاهلى كذاب والله أعلم (اللآلى المصنوعة للسيوطى، ج ۲، ص ۱۳۹)

Idara Ghufran

سیاہ خضاب لگاتا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ عورت کو اپنے سیاہ خضاب لگانے کی اطلاع دیدے۔
اور اس حدیث کی سند بھی شدید ضعیف معلوم ہوتی ہے۔ [1]
مگر ان روایات سے ہمارے زیرِ بحث اصل مسئلہ پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

متعلقہ مسائل

احادیث وروایات کے بعد اب اس سلسلہ میں چند مسائل ذکر کیے جاتے ہیں۔
مسئلہ نمبر۱...... فقہائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے، تو اس عورت کو دیکھ لینا جائز ہے۔ [2]

---

[1] (إذا خطب أحدكم المرأة وهو يخضب بالسواد، فليعلمها أنه يخضب بالسواد).
موضوع. رواه الديلمي(۱/۱/۱۱۱)عن عيسى بن ميمون أبى هشام عن القاسم بن محمد عن عائشة: إذا....هكذا فى النسختين لم يرفعه.قلت :وهذا حديث موضوع، آفته عيسى بن ميمون هذا، وهو القرشى المدنى مولى القاسم بن محمد، قال عبد الرحمن بن مهدى ":استعديت عليه، وقلت :ما هذه الأحاديث التى تروى عن القاسم عن عائشة؟ !فقال :لا أعود ."وقال البخارى ":منكر الحديث "وقال ابن حيان ": يروى أحاديث كلها موضوعات (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۲۵۵۳)

[2] ثالثا: نظر الخاطب إلى المخطوبة :ذهب الفقهاء إلى أن من أراد نكاح امرأة فله أن ينظر إليها، قال ابن قدامة :لا نعلم بين أهل العلم خلافا فى إباحة النظر إلى المرأة لمن أراد نكاحها، وقد روى جابر قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع أن ينظر إلى ما يدعوه إلى نكاحها فليفعل .قال :فخطبت امرأة فكنت أتخبأ لها حتى رأيت منها ما دعانى إلى نكاحها فتزوجتها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۱۹۷، مادة "خطبة")
فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِى ذَلِکَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى ,أَنَّ الَّذِى أَبَاحَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِى الْآثَارِ الْأُوَلِ ,هُوَ النَّظَرُ لِلْخِطْبَةِ لَا لِغَيْرِ ذَلِکَ ,فَذَلِکَ نَظَرٌ بِسَبَبٍ هُوَ حَلَالٌ .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ امْرَأَةٍ ,لَا نِكَاحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ,لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا ,وَلِيَشْهَدَ لَهَا أَنَّ ذَلِکَ جَائِزٌ .فَكَذَلِکَ إِذَا نَظَرَ إِلَى وَجْهِهَا لِيَخْطُبَهَا ,كَانَ ذَلِکَ جَائِزًا لَهُ أَيْضًا .فَأَمَّا الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِى حَدِيثِ عَلِيٍّ ,وَجَرِيرٍ ,وَبُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ,فَذَلِکَ لِغَيْرِ الْخِطْبَةِ ,وَلِغَيْرِ مَا هُوَ حَلَالٌ ,فَذَلِکَ مَكْرُوهٌ مُحَرَّمٌ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِى نَظَرِ الرَّجُلِ إِلَى صَدْرِ الْمَرْأَةِ الْأَمَةِ ,إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهَا أَنَّ ذَلِکَ لَهُ جَائِزٌ حَلَالٌ ,لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى ذَلِکَ مِنْهَا ,لِيَبْتَاعَهَا لَا لِغَيْرِ ذَلِکَ .وَلَوْ نَظَرَ إِلَى ذَلِکَ مِنْهَا ,لَا لِيَبْتَاعَهَا ,وَلَكِنْ لِغَيْرِ ذَلِکَ ,كَانَ ذَلِکَ عَلَيْهِ حَرَامًا .فَكَذَلِکَ نَظَرُهُ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ فَعَلَ ذَلِکَ لِمَعْنًى هُوَ حَلَالٌ ,فَذَلِکَ غَيْرُ مَكْرُوهٍ لَهُ ,وَإِنْ كَانَ فَعَلَهُ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ ,فَذَلِکَ مَكْرُوهٌ لَهُ، وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ لِيَخْطُبَهَا حَلَالٌ , خَرَجَ بِذَلِکَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ الْعَوْرَةِ، وَلِأَنَّا رَأَيْنَا مَا هُوَ عَوْرَةٌ لَا يُبَاحُ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا النَّظَرُ إِلَيْهَا .أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ ,فَحَرَامٌ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى شَعْرِهَا ,وَإِلَى صَدْرِهَا ,وَإِلَى مَا هُوَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِکَ فِى بَدَنِهَا ,

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

پھر حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور بعض حنابلہ کے نزدیک کسی عورت سے نکاح کا ارادہ رکھنے والے مرد کے لئے اس عورت کو دیکھنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ مستحب ہے۔ [۱]

مسئلہ نمبر۲......جس طرح نکاح کا ارادہ رکھنے والے مرد کے لئے اس عورت کو دیکھنا جائز ہے، جس سے نکاح کا ارادہ ہے، اسی طرح عورت کے لئے بھی یہ جائز ہے کہ وہ اس مرد کو دیکھے، جو اس سے نکاح کرنا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

كَمَا يَحْرُمُ ذَلِكَ مِنْهَا ,عَلَى مَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إلَى وَجْهِهَا حَلَالٌ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا , ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ أَيْضًا لِمَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا ,إذَا كَانَ لَا يَقْصِدُ بِنَظَرِهِ ذَلِكَ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ .وَقَدْ قِيلَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :(وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) (النور31 :) :إنَّ ذَلِكَ الْمُسْتَثْنَى هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ ,فَقَدْ وَافَقَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ هَذَا التَّأْوِيلَ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إلَى هَذَا التَّأْوِيلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ .

كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِذَلِكَ ,عَنْ أَبِيهِ ,عَنْ مُحَمَّدٍ .وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ,وَأَبِي يُوسُفَ , وَمُحَمَّدٍ ,رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ(شرح معانی الآثار،باب الرجل يريد تزوج المرأة هل يحل له النظر إليها أم لا ؟)

[۱] لكن الفقهاء بعد اتفاقهم على مشروعية نظر الخاطب إلى المخطوبة اختلفوا فی حكم هذا النظر فقال الحنفية والمالكية والشافعية وبعض الحنابلة :يندب النظر للأمر به فی الحديث الصحيح مع تعليله بأنه (أحرى أن يؤدم بينهما أی تدوم المودة والألفة .فقد ورد عن المغيرة بن شعبة رضی الله تعالى عنه قال: خطبت امرأة فقال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم :أنظرت إليها؟ قلت :لا، قال :فانظر إليها فإنه أحرى أن يؤدم بينكما.

والمذهب عند الحنابلة أنه يباح لمن أراد خطبة امرأة وغلب على ظنه إجابته نظر ما يظهر غالبا.

قال فی "الإنصاف" :"ويجوز لمن أراد خطبة امرأة النظر، هذا هو المذهب، وذلک لورود الأمر بالنظر بعد الحظر، فی حديث المغيرة بن شعبة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۱۹۷، و۱۹۸، مادة "خطبة")

قال القاری فی المرقاة انه مندوب لانه سبب تحصيل النكاح وهو سنة مؤكدة والتهين المطلوب بالنكاح لا يحصل الا بالرغبة فی المنكوحة والنهی ان يكون المقصود الجمال كذا ذكره ابن الملک وفيه ان قصد الجمال مباح والنهی لانه خلاف الاولیٰ لان الاولیٰ ان يقصده المباح نية حسنة يصير عبادة قال الطيبی قد مر ان الداعی الی النكاح اما لمال او الحسب او الجمال اولدين فمن غرضه الجمال فليتخير فی النظر الی ما قصده بان تنظر اكتفاء بنفسه او بان يبعث نب ينعتها له وهذا المعنی الاستطاعة الخ............وقال الشخ ولی الله الدهلوی قدس الله وجه السبب فی استحباب النظر الی المخطوبة ان يكون التزوج علی رؤية وان يكون ابعد من الندم الذی يلزمه ان اقتحم فی النكاح ولم يوافقه فلم يرده واسهل التلافی ان ارد وان يكون تزوجها علی شوق ونشاط ان وافقه والرجل الحكيم لا يلج مولجا حتی يتبين خيره وشره الخ............قال الحافظ فی الفتح قال الجمهور ولا بأس ان ينظر الی المخطوبة قالوا ولا ينظر الی غير وجهها وقال الاوزاعی يجتهد وينظر الی ما يريد منها الا العورة............وقال الجمهور ايضا ويجوز ان ينظر اليها اذا ارادا ذلک بغير اذنها وعن مالک رواية يشترط اذنها (فتح الملهم ج۳ص۴۷۵)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

چاہتا ہے۔ مگر یہ شرط بہر حال ضروری ہے کہ اس عورت یا مرد سے واقعۃً نکاح کرنے کا ارادہ ہو۔ [1]

مسئلہ نمبر۳...... جب کسی عورت کو نکاح کے لئے دیکھنا چاہے، تو دیکھنے کے لئے اس عورت یا اس کے سرپرست کی اجازت کا پایا جانا ضروری نہیں، کیونکہ دیکھنے کی اجازت شریعت کی طرف سے پہلے سے موجود ہے۔ [2]

مسئلہ نمبر۴...... نکاح کے لئے عورت کو دیکھتے وقت اکثر فقہائے کرام (حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ) کے نزدیک یہ ضروری نہیں ہے کہ مرد شہوت کی نظر سے نہ دیکھے، اور اسے اپنے اوپر پورا اطمینان ہو کہ اسے دیکھتے وقت شہوت نہیں ہوگی۔ [3]

مسئلہ نمبر۵...... اکثر فقہائے کرام (حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نکاح کی غرض سے عورت کا چہرے اور ہاتھوں کا گٹوں تک دیکھنا جائز ہے۔

اور حنفیہ کے نزدیک ٹخنوں سے نیچے کے پیروں کے حصہ کا دیکھنا بھی جائز ہے۔ [4]

---

[1] نظر المخطوبة إلى خاطبها: حكم نظر المرأة المخطوبة إلى خاطبها كحكم نظره إليها لأنه يعجبها منه ما يعجبه منها، بل هي -كما قال ابن عابدين- أولى منه في ذلك لأنه يمكنه مفارقة من لا يرضاها بخلافها.

واشترط جمهور الفقهاء (المالكية والشافعية والحنابلة) لمشروعية النظر أن يكون الناظر إلى المرأة مريدا نكاحها، وأن يرجو الإجابة رجاء ظاهرا، أو يعلم أنه يجاب إلى نكاحها، أو يغلب على ظنه الإجابة.

واكتفى الحنفية باشتراط إرادة نكاحها فقط (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹، ص ۱۹۸، مادة "خطبة")

[2] العلم بالنظر والإذن فيه: ذهب الجمهور إلى أنه لا يشترط علم المخطوبة أو إذنها أو إذن وليها بنظر الخاطب إليها اكتفاء بإذن الشارع ولإطلاق الأخبار، بل قال بعضهم: إن عدم ذلك أولى لأنها قد تتزين له بما يغره، ولحديث جابر رضى الله تعالى عنه السابق وفيه إطلاق الإذن، وقد تخبأ جابر للمرأة التي خطبها حتى رأى منها ما دعاه إلى نكاحها. وقال المالكية: محل ندب النظر إن كان بعلم منها إن كانت رشيدة، وإلا فمن وليها، وإلا كره لئلا يتطرق الفساق للنظر للنساء ويقولون: نحن خطاب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹، ص ۱۹۸، مادة "خطبة")

[3] البتہ حنابلہ کے نزدیک عورت کو نکاح کی غرض سے دیکھنے کے جائز ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ فتنہ سے امن ہو، اور لذت یا شہوت کے قصد سے دیکھنا اُن کے نزدیک جائز نہیں۔

أمن الفتنة والشهوة: لم يشترط الحنفية والمالكية والشافعية لمشروعية النظر أمن الفتنة أو الشهوة أي ثورانها بالنظر، بل قالوا: ينظر لغرض التزوج وإن خاف أن يشتهيها، أو خاف الفتنة؛ لأن الأحاديث بالمشروعية لم تقيد النظر بذلك. واشترط الحنابلة لإباحة النظر أمن الفتنة، وأما النظر بقصد التلذذ أو الشهوة فهو على أصل التحريم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹، ص ۱۹۸، مادة "خطبة")

[4] اور حنابلہ کے نزدیک چہرے، ہاتھ، گردن اور قدم کو دیکھنا جائز ہے، اور ان اعضاء کے علاوہ دیگر اعضاء کے دیکھنے کے جائز

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مسئلہ نمبر۶......عورت کو اعتدال کی حدود میں رہ کر زیب وزینت کا اختیار کرنا جائز ہے، تاکہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھنے والے کو دیکھ کر رغبت پیدا ہو۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ہونے نہ ہونے میں حنابلہ کی روایات مختلف ہیں، ایک روایت کے مطابق جائز نہیں، اور دوسری روایت کے مطابق ضرورت پڑنے پر دوسرے اعضاء کو بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے۔

ما ينظر من المخطوبة :اتـفـق الحنفية والمالكية والشافعية على أن ما يباح للخاطب نظره من مخطوبته الحرة هـو الـوجـه والكفان ظاهرهما وباطنهما إلى كوعيهما لدلالة الوجه على الجمال، ودلالة الكفين على خصب البدن، وهناک رواية عند الحنفية أن القدمين ليستا بعورة حتى فى غير الخطبة.

واختـلف الـحـنـابلة فيما ينظر الخاطب من المخطوبة، ففى "مـطالب أولى النهى " "وكشاف القناع "أنه يـنـظر إلى ما يظهر منها غالبا كوجه ويد ورقبة وقدم، لأنه صلى الله عليه وسلم لما أذن فى النظر إليها من غير عـلـمـهـا، عـلـم أنه أذن فى النظر إلى جميع ما يظهر غالبا، إذ لا يمكن إفراد الوجه بالنظر مع مشاركة غيره فى الظهور؛ ولأنه يظهر غالبا فأشبه الوجه.

وفـى المغنى :لا خـلاف بـيـن أهـل الـعـلـم فـى إباحة النظر إلى وجهها، وذلک لأنه ليس بعورة، وهو مجمع المحاسن وموضع النظر، ولا يباح النظر إلى ما لا يظهر عادة.

أمـا مـا يـظـهـر غـالـبـا سـوى الوجه، كالكفين والقدمين ونحو ذلک مما تظهره المرأة فى منزلها ففيه روايتان للحنابلة.

إحداهما :لا يـبـاح الـنـظـر إليه لأنه عورة، فلم يبح النظر إليه كالذى لا يظهر، فإن عبد الله بن مسعود روى أن الـنـبـى صـلى الله عليه وسلم قال :الـمـرأة عورة، ولأن الـحـاجـة تـنـدفع بالنظر إلى الوجه فبقى ما عداه على التحريم.والثانية :وهى المذهب، للخاطب النظر إلى ذلک، قال أحمد فى رواية حنبل :لا بأس أن ينظر إليها وإلـى مـا يدعوه إلى نكاحها من يد أو جسم ونحو ذلک، قال أبو بكر :لا بـأس أن ينظر إليها حاسرة .ووجه جـواز النظر إلى ما يظهر غالبا أن النبى صلى الله عليه وسلم لما أذن فى النظر إليها من غير علمها علم أنه أذن فـى الـنـظر إلى جميع ما يظهر عادة إذ لا يمكن إفراد الوجه بالنظر مع مشاركة غيره له فى الظهور، ولأنه يظهر غالبا فأبيح النظر إليه كالوجه ، ولأنها امرأة أبيح النظر إليها بأمر الشارع فأبيح النظر منها إلى ذلک كذوات المحارم.وقال الأوزاعى :يـنـظر الخاطب إلى مواضع اللحم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۱۹۹، مادة "خطبة")

۱؎ تـزيـن الـمـرأة الخلية وتعرضها للخطاب:ذهـب الـحـنـفـية إلى أن تحلية البنات بالحلى والحلل ليرغب فيهـن الرجال سنة .وأمـا الـمـالـكـية فـقـد نـقـل الحطاب عن ابن القطان. قوله :ولهـا (أى لـلـمـرأة الخالية من الأزواج) أن تـتـزيـن للناظرين (أى للخطاب) ، بـل لـو قـيـل بـأنه مندوب ما كان بعيدا، ولو قيل إنه يجوز لها التعرض لمن يخطبها إذا سلمت نيتها فى قصد النكاح لم يبعد .انتهى.ثم قال الحطاب :هل يستحب للمرأة نظر الرجل؟ لم أر فيه نصا للمالكية، والظاهر استحبابه وفاقا للشافعية، قالوا :يستحب لها أيضا أن تنظر إليه، وقـد قال ابن القطان :إذا خـطـب الـرجـل امـرأة هل يجوز له أن يقصدها متعرضا لها بمحاسنه التى لا يجوز إبداؤها إليها إذا لم تكن مخطوبة ويتصنع بلبسه، وسواكه، ومكحلته وخضابه، ومشيه، وركبته، أم لا يجوز له

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

مسئلہ نمبر۷...... نکاح کی غرض سے جب عورت کو دیکھے، تو اسے ایک سے زیادہ مرتبہ نظر ڈالنا جائز ہے، بشرطیکہ بقدرِ ضرورت نظر ڈالے۔ ۱

مسئلہ نمبر۸...... عورت کو نکاح کی غرض سے دیکھتے وقت اس کو چھونا، یا جسم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ ۲

مسئلہ نمبر۹...... عورت کو نکاح کی غرض سے دیکھتے وقت مرد، عورت کا بالکل ایسی خلوت وتنہائی اختیار کرنا جائز نہیں، جس میں اُن کو کسی قسم کا حجاب نہ رہے۔

کیونکہ احادیث میں اجنبی مرد وعورت کو ایسی خلوت وتنہائی اختیار کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ ۳

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

إلا ما كان جائزا لكل امرأة؟ هو موضع نظر، والظاهر جوازه ولم يتحقق فى المنع إجماع، أما إذا لم يكن خطب ولكنه يتعرض لنفسه ذلك التعرض للنساء فلا يجوز؛ لأنه تعرض للفتن وتعريض لها، ولولا الظاهر ما أمكن أن يقال ذلك فى المرأة التى لم تخطب على أنا لم نجزم فيه بالجواز. وقال ابن مفلح من الحنابلة: قد روى الحافظ أبو موسى المدينى فى كتاب الاستغناء فى معرفة استعمال الحناء عن جابر رضى الله عنه مرفوعا: يا معشر النساء اختضبن فإن المرأة تختضب لزوجها، وإن الأيم تختضب تعرض للرزق من الله عز وجل. وقد ورد فى صحيح مسلم من حديث سبيعة الأسلمية كانت تحت سعد بن خولة وهو فى بنى عامر بن لؤى، وكان ممن شهد بدرا، فتوفى عنها فى حجة الوداع، وهى حامل فلم تنشب أن وضعت حملها بعد وفاته، فلما تعلت من نفاسها تجملت للخطاب، فدخل عليها أبو السنابل بن بعكك رضى الله عنه رجل من بنى عبد الدار فقال لها: ما لى أراك متجملة؟ لعلك ترجين النكاح. إنك والله ما أنت بناكح حتى تمر عليك أربعة أشهر وعشر. قالت سبيعة: فلما قال لى ذلك جمعت على ثيابى حين أمسيت، فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك، فأفتانى بأنى قد حللت حين وضعت حملى وأمرنى بالتزويج إن بدا لى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۱۹۹، وص۲۰۰، مادة "خطبة")

۱ تكرير النظر: للخاطب أن يكرر النظر إلى المخطوبة حتى يتبين له هيئتها فلا يندم على نكاحها، ويتقيد فى ذلك بقدر الحاجة، ومن ثم لو اكتفى بنظرة حرم ما زاد عليها؛ لأنه نظر أبيح لحاجة فيتقيد بها.
وسواء فى ذلك -عند الشافعية- أخاف الخاطب الفتنة أم لا. كما قال إمام الحرمين والرويانى.
أما الحنابلة فقالوا: يكرر الخاطب النظر ويتأمل المحاسن ولو بلا إذن، ولعله أولى، إن أمن الشهوة أى ثورانها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۲۰۰ وص۲۰۱، مادة "خطبة")

۲ مس ما ينظر: لا يجوز للخاطب أن يمس وجه المخطوبة ولا كفيها وإن أمن الشهوة؛ لما فى المس من زيادة المباشرة؛ ولوجود الحرمة وانعدام الضرورة والبلوى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۲۰۱، مادة "خطبة")

۳ الخلوة بالمخطوبة: لا يجوز خلوة الخاطب بالمخطوبة للنظر ولا لغيره لأنها محرمة ولم يرد الشرع بغير النظر فبقيت على التحريم؛ ولأنه لا يؤمن من الخلوة الوقوع فى المحظور. فإن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ألا لا يخلون رجل بامرأة إلا كان ثالثهما الشيطان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۲۰۱، مادة "خطبة")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530

مسئلہ نمبر۱۰......اگر کوئی شخص نکاح کی غرض سے عورت کو خود نہ دیکھے، تو وہ کسی دوسری عورت کو یا اُس عورت کے محرم مرد کو دیکھنے کے لئے بھی بھیج سکتا ہے، جو اس عورت کو دیکھ کر مرد کے سامنے اس عورت کی صفات بیان کردے، جس کے نتیجہ میں مرد کو اس سے نکاح کا فیصلہ کرنے میں مدد حاصل ہو۔ ۱

مسئلہ نمبر۱۱......عورت کو نکاح کی غرض سے دیکھنے یا دِکھوانے کے بعد اگر وہ عورت مرد کو پسند نہ آئے، اور وہ اس عورت سے نکاح نہ کرنا چاہے، تو اس میں کوئی گناہ نہیں، لیکن اس عورت کو ایسا جواب دینا یا تردید کرنے کا ایسا انداز اختیار کرنا مناسب نہیں، جس سے اس کو ایذاء پہنچے۔ ۲

مسئلہ نمبر۱۲......عورت کو نکاح کی غرض سے دیکھنے کے لئے جس کو مقرر کیا جائے، تو اسے اگر عورت میں کوئی عیب نظر آئے، تو اس کا مرد کے سامنے ذکر کردینا جائز، بلکہ نصیحت وخیرخواہی اور دیانت داری کا تقاضا ہے۔ احادیث میں مشورہ طلب کرنے والے کو امانت دار قرار دیا گیا ہے، اور دین میں خیرخواہی ونصیحت کے عمل کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ۳

---

۱ إرسال من ينظر المخطوبة :اتـفـق الفقهاء على أن للخاطب أن يرسل امرأة لتنظر المخطوبة ثم تصفها له ولـو بما لا يحل له نظره من غير الوجه والكفين فيستفيد بالبعث ما لا يستفيد بنظره، وهذا لمزيد الحاجة إليه مستثـنـى من حرمة وصف امرأة لرجل، وقد روى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسل أم سليم تنظر إلى جارية فقال :شـمـي عوارضها وانظري إلى عرقوبها .والـحـنفية والشافعية يرون أن من يرسل للنظر يمكن أن يكون امرأة أو نحوها ممن يحل له نظرها رجلا كان أو امرأة كأخيها، أو ممسوح يباح له النظر.

ويرى المالكية أن للخاطب أن يرسل رجلا .قال الحطاب :والـظـاهر جواز النظر إلى المخطوبة على حسب مـا للخاطب، وينزل منزلته ما لم يخف مفسدة من النظر إليها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹، ص ۲۰۱، وص ۲۰۲، مادة "خطبة")

۲ مـا يفعله الخاطب إن لم تعجبه المخطوبة :إذا نـظـر الخاطب إلى من يريد نكاحها فلم تعجبه فليسكت، ولا يقل، لا أريدها؛ لأنه إيذاء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹، ص ۲۰۲، مادة "خطبة")

۳ رابعا :ذكـر عيوب الخاطب :مـن استشيـر فـي خـاطـب أو مـخطوبة فعليه أن يذكر ما فيه من مساوء شرعية أو عرفية ولا يكون غيبة محرمة إذا قصد به النصيحة والتحذير لا الإيذاء ، لقوله صلى الله عليه وسلم لـفاطمة بنت قيس رضى الله تعالى عنها لما أخبرته أن معاوية وأبا جهم رضى الله عنهما خطباها :أما أبو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه، وأما معاوية فصعلوک لا مال له ولقوله صلى الله عليه وسلم :إذا استـنـصـح أحدكم أخـاه فـلـيـنـصـحـه، وعنه صلى الله عليه وسلم أنه قال :الـمستشار مؤتمن وقال :الـديـن النصيحة، وقد روى الـحـاكـم أن أخا لبلال رضى الله عنه خطب امرأة فقالوا :إن يـحـضر بلال زوجناک، فحضر، فقال :أنا بلال وهذا أخي، وهو امرؤ سيء الخلق والدين .قال الحاكم :صحيح الإسناد.

ومن استشير في أمر نفسه في النكاح بينه، كقوله :عندي شح، وخلقي شديد ونحوهما، لعموم ما سبق.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

فقط

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد رضوان

۱۲/رجب المرجب/۱۴۳۴ھ 23/مئی/2013ء بروز جمعرات۔

ادارہ غفران، راولپنڈی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وفصل بعض الفقهاء فی ذلک، ومنه قول البارزی -من الشافعية- لو استشير فی أمر نفسه فی النکاح، فإن کان فيه ما يثبت الخيار فيه وجب ذکره، وإن کان فيه ما يقلل الرغبة فيه ولا يثبت الخيار، کسوء الخلق والشح، استحب، وإن کان فيه شیء من المعاصی وجب عليه التوبة فی الحال وستر نفسه (الموسوعة الفقهية الکويتية، ج۱۹، ص۲۰۲، مادة "خطبة")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

کیا آپ جانتے ہیں؟ مفتی محمد رضوان

* 1 دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

سونے کے آداب (قسط ۶)

سوتے وقت مسنون اذکار

احادیث میں سونے سے پہلے یا سوتے وقت اللہ کا ذکر کرنے کے عظیم فضائل آئے ہیں، اور قرآن مجید کی قرائت بھی عظیم ذکر میں داخل ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوتے وقت قرآن مجید کی مختلف سورتیں پڑھنا ثابت ہے، اور قرآن مجید کی سورتوں کے علاوہ مختلف دعائیں بھی ثابت ہیں، جن کو پڑھنا انتہائی باعثِ برکت ہے۔

مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ رات کے وقت ان سب سورتوں اور دعاؤں کا پڑھنا ثابت نہیں، بلکہ کسی وقت کسی سورت و دعاء کا اور کسی وقت کسی سورت و دعاء کا پڑھنا ثابت ہے۔

اس لئے جس کو ان مسنون اذکار میں سے جتنے اذکار کی توفیق ہو جائے، اتنی ہی فضیلت کی بات ہے، اور زیادہ توفیق نہ ہو سکے، تو ان میں سے کوئی سا ایک ذکر بھی کر لینا فضیلت و برکت سے خالی نہیں۔

آگے اس سلسلہ میں چند احادیث و روایات ذکر کی جاتی ہیں۔

لیٹنے اور سونے کے وقت ذکرُ اللہ نہ کرنے پر حسرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اِضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ (سنن أبي داود، رقم الحديث ۵۰۵۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی جگہ لیٹا، جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا، تو وہ لیٹنا اس پر قیامت کے دن حسرت کا باعث ہوگا، اور جو کسی جگہ بیٹھا، جس میں اس نے اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کیا، تو وہ بیٹھنا اس پر قیامت کے دن حسرت کا باعث ہوگا (ابوداؤد)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لیٹتے اور سوتے وقت کوئی نہ کوئی اللہ کا ذکر کر لینا چاہئے، ورنہ یہ لیٹنا انسان کے لئے قیامت کے دن حسرت کا باعث بنے گا۔

سونے سے پہلے ذکرُ اللہ کی عظیم فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ ابْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُولُ الشَّيْطَانُ: اِفْتَحْ بِشَرٍّ، وَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِفْتَحْ بِخَيْرٍ، فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَيَأْتِي الْمَلَكُ وَيَكْلَؤُهٗ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اِفْتَحْ بِشَرٍّ، وَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِفْتَحْ بِخَيْرٍ، فَإِنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَحِيْمٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَإِنْ خَرَّ مِنْ دَابَّةٍ مَاتَ شَهِيْدًا، وَإِنْ قَامَ فَصَلّٰى صَلّٰى فِي الْفَضَائِلِ (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۲۰۱۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر کی طرف (سونے کے لئے) آتا ہے، تو اس کی طرف فرشتہ اور شیطان دونوں لپکتے ہیں، شیطان کہتا ہے کہ تم شَر کے ساتھ (نیند کا) آغاز کرو، اور فرشتہ کہتا ہے کہ تم خیر کے ساتھ (نیند کا) آغاز کرو، پھر اگر وہ (سونے والا) اللہ کا ذکر کر لیتا ہے، تو شیطان چلا جاتا ہے، اور فرشتہ آجاتا ہے، اور (وہ فرشتہ) اس (ذکر کر کے سونے والے) کی (سوتے وقت ہر قسم کے شَر سے) حفاظت (ونگرانی) کرتا ہے، اور جب وہ (نیند سے) بیدار ہوتا ہے تو اس کی طرف فرشتہ اور شیطان دونوں لپکتے ہیں، شیطان کہتا ہے کہ تم شَر کے ساتھ (بیداری کا) آغاز کرو، اور فرشتہ کہتا ہے کہ تم خیر کے ساتھ (بیداری کا) آغاز کرو، پھر اگر وہ (بیدار ہونے والا) یہ دعاء پڑھ لیتا ہے کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

رَحِیْمٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے میری جان کواس کے مَرنے کے بعد میری طرف لوٹادیا،اوراس کوسوتے وقت موت نہیں دیدی،تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں،جس نے آسمان کوروک (وتھام) رکھاہے،اس سے کہ وہ زمین پر گرے،سوائے اس کی اجازت کے،بے شک اللہ لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا ہے،رحم کرنے والا ہے،تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں،جو(قیامت کے دن)مَرے ہوئے کوزندہ کرے گا،اوروہ ہرچیز پر پوری طرح قادر ہے۔

پھر اگر یہ دعاء پڑھنے والا (مسافر ہونے کی صورت میں) سواری سے (یا مقیم ہونے کی صورت میں بستر سے) گرکر مَر جائے،تو وہ شہید ہوکرفوت ہوگا،اور اگر وہ (نیند سے بیدار ہونے پر) کھڑا ہوکر نماز پڑھ لیتاہے،تو وہ انتہائی فضیلتوں کے ساتھ نماز پڑھتاہے(حاکم، طبرانی،ابنِ شاہین،ابنِ مندہ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں یہ مضمون آیاہے کہ جوشخص اپنے بستر پرآ کر قرآن مجید کی کوئی بھی سورت پڑھ لیتاہے،تو اللہ عزوجل اس کی ہر موذی وتکلیف دہ چیز سے حفاظت کے لئے ایک فرشتہ کو بھیج دیتے ہیں۔[1]

اس حدیث کوبعض حضرات نے صحیح اوربعض نے ضعیف قرار دیا ہے۔

مگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس سے پہلے ذکرشدہ حدیث میں اللہ کا ذکر کرنے پر سونے والے کی حفاظت کے لئے فرشتہ کے مامور ہونے کا ذکر آیا ہے،اورقرآن مجید کی سورت بھی ذکرُاللہ میں داخل ہے، بلکہ ذکرُ اللہ کی عظیم قسم ہے،اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی صحیح احادیث میں سوتے وقت قرآن مجید کی مختلف سورتوں کے پڑھنے کا ذکر ملتاہے،اس لئے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کوتائیداً قبول کیا جاسکتاہے۔

رات میں دس یاسوآیات پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ، فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هب (مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۱۳۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۲۰۴۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رات میں (کسی بھی وقت) دس آیات کی قرائت کرلی، وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا (حاکم، ابنِ سنی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات میں دس آیات پڑھنے والا غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ، كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۶۰۵۸)

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے ایک رات میں سو آیتیں پڑھیں، اس کے لئے رات کو عبادت کرنے کا ثواب لکھا جائے گا (مسند احمد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات میں سو آیات تلاوت کرنے والا رات کو عباد کرنے والا شمار ہوتا ہے۔

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۲۰۴۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی رات میں دس آیات کی قرائت کرلی، تو اسے غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، اور جس نے سو آیات کی قرائت کرلی، تو وہ (رات بھر) عبادت گزاروں میں سے لکھا جائے گا (حاکم)

اس حدیث کا مضمون گزشتہ دونوں حدیثوں کے مطابق ہے۔

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا یہ قول مروی ہے کہ:

مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ، لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ، كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ، كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ (سنن الدارمی، رقم الحديث ۳۵۰۰)

ترجمہ: جس نے رات میں دس آیات کی قرائت کرلی، تو وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، اور جس نے رات میں سو آیتوں کی قرائت کرلی، تو وہ (رات بھر) عبادت گزاروں میں

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

سے لکھا جائے گا، اور جس نے دوسو آیتوں کی قرائت کی تو اسے کامیابی پانے والے لوگوں میں سے لکھا جائے گا (دارمی)

اس حدیث کا مضمون بھی گزشتہ احادیث کے مطابق ہے، اتنے اضافہ کے ساتھ کہ دوسو آیات کی قرائت کرنا کامیابی پانے والوں میں شمار ہونے کا ذریعہ ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی حدیثوں میں رات یا دن کی قید کے بغیر دس آیات پڑھنے والے کو غافلین میں سے نہ لکھا جانے، اور سو آیات پڑھنے والے کو عبادت گزاروں میں سے لکھے جانے کا ذکر آیا ہے۔

یہ احادیث بھی گزشتہ احادیث کی تائید کرتی ہیں، اس وجہ سے مذکورہ بعض روایات کی سند میں کچھ ضعف ہونا نقصان دہ نہیں ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید اور تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ، كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ، وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۲۵۳)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رات میں دس آیات کی قرائت کر لی، تو اس کے لئے قنطار (کے برابر ڈھیروں ثواب) لکھا جائے گا، اور وہ قنطار دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا (طبرانی)

قنطار عربی میں سات ہزار یا ستر ہزار دینار کو کہا جاتا ہے، جبکہ بعض حضرات نے اس سے کم وبیش مقدار بتلائی ہے، اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اس کے معنیٰ بہت زیادہ یا ڈھیروں چیز کے آتے ہیں، بہر حال غرض یہ ہے کہ رات میں صرف دس آیات کی قرائت کرنے والے کو بہت بڑا اجر و ثواب دیا جاتا ہے، جس کی قدر و قیمت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہے۔

(فتح الباری لابن حجر، ج ۱۱ ص ۲۵۸، ۲۵۹، قوله باب قول النبی ﷺ إن هذا المال خضرة حلوة)

خلاصہ یہ کہ رات کے وقت میں صرف دس آیات پڑھ لینے کی عظیم فضیلت ہے، اور اگر کسی رات میں سو آیات پڑھنے کی توفیق ہو جائے، تو یہ اور بھی زیادہ عظیم فضیلت کی بات ہے۔

اور یہ فضیلت قرآن مجید کی جونسی بھی آیات اور سورتیں پڑھی جائیں، ان کو پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہے، اور اگر وہ مسنون سورتیں پڑھی جائیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، تو ان کی فضیلت اور بھی زیادہ ہے، اور ان میں مذکورہ فضیلت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو اور سونے کے وقت مختلف آیات اور سورتوں کا پڑھنا اور ان کی فضیلتیں بھی ثابت ہیں، جن میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ -فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

(بخاری،رقم الحدیث ۳۲۷۵)

ترجمہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکاۃ (کے مال) کی حفاظت کی ذمہ داری مقرر کی، تو (ایک مرتبہ) ایک آنے والا آیا جو کہ (زکاۃ کے) کھانے میں سے (چوری کے طور پر) مٹھیاں بھرنے لگا، تو میں نے اس کو پکڑ لیا، پھر میں نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا، پھر لمبی حدیث ذکر کی (جس میں یہ مضمون ہے کہ اس نے کہا کہ میں آپ کو ایسے کلمات بتلادوں گا، جن سے آپ کو بے حد فائدہ ہوگا، لہٰذا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جائیں) پھر اس (کھانا اٹھانے یا چوری کرنے والے) نے کہا کہ جب آپ اپنے بستر پر آئیں، تو آیۃ الکرسی پڑھ لیں، اللہ کی طرف سے برابر آپ پر حفاظت کرنے والا (فرشتہ) مقرر رہے گا، اور صبح ہونے تک آپ کے پاس شیطان نہیں آسکے گا، پھر (جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا گیا، تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا، حالانکہ وہ جھوٹا ہے (کیونکہ) وہ شیطان تھا (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے سے انسان شیطان کی دسترس سے محفوظ ہوجاتا ہے، اور اللہ کی طرف سے فرشتہ کے ذریعہ سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

اور یہ مضمون سابقہ ان احادیث کے مطابق ہے، جن میں سوتے وقت اللہ کا ذکر کرنے کی مذکورہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور بے شک اللہ کا ذکر کسی دوسری شکل میں کرنے سے بھی یہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے، لیکن

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

آیۃ الکرسی میں اس کی تاثیر زیادہ ہے۔

سوتے وقت معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھنا

مختلف احادیث میں سوتے وقت معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھنے کا بھی ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ، نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ، وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ (بخاری، رقم الحدیث ۵۷۴۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر (نیند کے لئے) تشریف لے جاتے (یعنی سونے کا ارادہ فرماتے) تو اپنے ہاتھوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (یعنی سورہ اخلاص) اور معوذتین (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر دم کرتے (یعنی اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے) پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر اور جسم کے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ سکتا، پھیر لیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو مجھے اسی طرح کرنے (اپنے جسم پر دم کر کے پھیرنے) کا حکم فرماتے تھے (بخاری)

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ سورتیں پڑھنے اور اپنے جسم پر دم کرنے کا عمل تین مرتبہ کرتے تھے، اور ہاتھ پھیرنے کی ابتداء اپنے سر اور چہرہ اور جسم کے آگے والے حصہ سے فرماتے تھے۔

(ملاحظہ ہو: ابوداؤد، رقم الحدیث ۵۰۵۶؛ ترمذی، رقم الحدیث ۳۴۰۲، ابن حبان، ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ بِهٖ، رقم الحدیث ۵۵۴۴)

بعض اور احادیث میں بھی رات کے وقت سورہ اخلاص کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ؟ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا: أَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ (بخاری، رقم الحدیث ۵۰۱۵)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ رات کے وقت میں تہائی قرآن پڑھے؟ تو یہ بات صحابۂ کرام پر شاق

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

(یعنی مشکل) گزری، اورانہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے اس (یعنی رات میں تہائی قرآن پڑھنے) کی کس کو طاقت ہوگی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ الواحد، الصمد (یعنی سورہ اخلاص کا پڑھنا) تہائی قرآن ہے (بخاری)

سوتے وقت سورہ کافرون پڑھنا

بعض روایات میں سوتے وقت سورہ کافرون پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ (ابنِ حبان، رقم الحديث ۵۵۲۶)

ترجمہ: آپ قل یاایہاالکافرون (یعنی سورہ کافرون) کی قرائت کرلیں، پھراس کو ختم کرکے آپ سوجائیں، تو یہ شرک سے برائت کا ذریعہ ہوجائے گا (ابنِ حبان)

اس حدیث سے رات کو سونے سے پہلے سورہ کافرون پڑھنے کی عظیم فضیلت معلوم ہوئی۔

سوتے وقت سورہ ملک اور سورہ سجدہ پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ، وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۴۶۵۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے، جب تک کہ آلم تنزیل السجدہ (یعنی سورہ سجدہ) اور تبارک الذی بیدہ الملک (یعنی سورہ ملک) نہیں پڑھ لیا کرتے تھے (مسند احمد)

اس حدیث سے رات کو سونے سے پہلے سورہ ملک اور سورہ سجدہ پڑھنے کا سنت ہونا معلوم ہوا۔

سوتے وقت سورہ زمر اور سورہ سجدہ پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ كُلَّ لَيْلَةٍ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ، وَالزُّمَرَ (مسند ابی یعلی الموصلی، رقم الحديث ۴۶۴۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات میں تنزیل السجدہ (یعنی سورہ سجدہ) اور سورہ زمر

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

پڑھا کرتے تھے (ابو یعلیٰ)

اس حدیث سے رات کو سورہ سجدہ اور سورہ زمر پڑھنے کا سنت ہونا معلوم ہوا۔

سوتے وقت سورہ زمر اور بنی اسرائیل پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۳۴۰۵، مسند احمد، رقم الحدیث ۲۴۹۰۸)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے، جب تک سورہ زمر اور بنی اسرائیل (یعنی سورہ اسراء) نہیں پڑھ لیا کرتے تھے (ترمذی)

اس حدیث سے رات کو سونے سے پہلے سورہ زمر اور سورہ اسراء پڑھنے کا سنت ہونا معلوم ہوا۔

سوتے وقت کی ایک مسنون دعاء

حضرت حذیفہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے وقت اپنے بستر پر آتے، تو یہ دعاء پڑھتے کہ:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا

ترجمہ: اے اللہ آپ کے نام سے ہی میں فوت ہوتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں (بخاری، رقم الحدیث ۶۳۱۴)

سوتے وقت کی دوسری مسنون دعاء

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے وقت اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بناتے (یعنی اپنے سَر کے نیچے رکھتے) پھر یہ دعاء پڑھتے کہ:

ربِّ قِنِىْ عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ، عِبَادَکَ.

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا لیجئے، اُس دن کہ جس دن آپ اپنے بندوں کو (زندہ کرکے) اُٹھائیں گے (ترمذی، رقم الحدیث ۳۳۹۹)

سوتے وقت کی تیسری مسنون دعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تھے، تو یہ دعا

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

پڑھتے تھے کہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَکَفَانَا وَآوَانَا، فَکَمْ مِّمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، اور ہماری کفایت (وحفاظت) فرمائی، اور ہمیں (ضرورت پوری کرنے اور شر سے بچنے کا) ٹھکانہ عطا فرمایا، پس کتنے لوگ ایسے ہیں، جن کے لئے نہ (ضرورت پوری کرنے اور شر سے بچنے کے لئے) کفایت کا سامان ہے، اور نہ (آرام پانے کے لئے) ٹھکانہ کی جگہ (مسلم، رقم الحدیث ۲۷۱۵ "۶۴")

سوتے وقت کی چوتھی مسنون دعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص لیٹنا چاہے، تو وہ دائیں کروٹ پر لیٹے، اور یہ دعاء پڑھے کہ:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبِّیْ بِکَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، وَبِکَ أَرْفَعُہٗ، إِنْ أَمْسَکْتَ نَفْسِیْ، فَاغْفِرْ لَھَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَھَا فَاحْفَظْھَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ.

ترجمہ: آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، اے اللہ! میرے رب، آپ کے حکم سے میں نے اپنی پیشانی کو (لیٹنے اور سونے کے لئے) رکھ دیا ہے، اور آپ کے حکم سے ہی میں اس کو اُٹھاؤں گا، اگر آپ نے میری جان کو روکے رکھا (یعنی مجھے اسی حال میں موت دے دی) تو آپ میرے نفس کی مغفرت فرما دیجئے، اور اگر آپ نے اسے چھوڑ دیا، تو آپ اس کی اس طرح حفاظت فرمایئے، جس طرح آپ اپنے نیک صالح بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں (مسلم، رقم الحدیث ۶۴ "۲۷۱۴")

سوتے وقت کی پانچویں مسنون دعاء

حضرت ابو ازہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے کہ:

بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِیْ وَأَخْسِءْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْأَعْلٰی.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرے شیطان کو دُور کردیجیے اور میرے رہن (یعنی قرض یا بندوں کے حقوق) کو چھڑا دیجیے اور میرے میزانِ عمل کو وزنی فرمادیجئے، اور مجھے (آخرت کے) بلند مقام پر پہنچا دیجئے (شرح مشکل الآثار، رقم الحدیث ۱۱۲؛ ابوداؤد، رقم الحدیث ۵۰۵۴)

سوتے وقت کی چھٹی مسنون دعاء

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو، پھر اگر تم اس رات میں فوت ہوگئے تو فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہوگے، اور اگر صبح تک حیات رہے، تو (عظیم) اجر پاؤ گے، وہ دعا یہ ہے کہ:

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْکَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْکَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْکَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ إِلَّا إِلَيْکَ، آمَنْتُ بِكِتَابِکَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّکَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے کو آپ کے سپرد کردیا، اور میں نے اپنی توجہ کو آپ کی طرف کردیا، اور اپنے معاملے کو آپ کے سپرد کردیا، اور اپنی پیٹھ کو آپ کے حوالے کردیا، آپ کی طرف رغبت اور خوف کے ساتھ، نہ تو کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ کوئی نجات پانے کی جگہ ہے، سوائے آپ کے، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا، جو آپ نے نازل کی ہے (یعنی قرآن مجید) اور آپ کے اس نبی پر بھی ایمان لایا، جو آپ نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں) بھیجا ہے (بخاری، رقم الحدیث ۲۴۷، مسلم)

سوتے وقت کی ساتویں مسنون دعاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے، پھر یہ دعا پڑھے کہ:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَکَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَکَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ.

Idara Ghufran

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات اور انجیل (اور قرآن) کو نازل کرنے والے، میں آپ کے ذریعہ سے ہر زمین پر چلنے والی چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں، جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے، آپ ہی اول ہیں، پس آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور آپ ہی آخر ہیں، پس آپ کے بعد کوئی چیز نہیں، مجھ سے دین (وقرض) کو ادا کردیجئے (اور اُتار دیجئے) اور مجھ سے فقر وفاقہ کو دُور کردیجئے (الدعاء للطبرانی، رقم الحدیث ۲۶۱)

سوتے وقت تسبیحِ فاطمی پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

وَإِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ أَوْ مَضْجَعِهٖ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ

(سنن النسائی، رقم الحدیث ۱۳۴۸)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے، اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر ایک سو (کلمات) بن گئے اور میزانِ عمل میں ایک ہزار (کلمات) بن گئے (نسائی)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات کو سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے، اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھنے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کی تلقین فرمائی، اور اس عمل کو دنیا میں خادم (وملازم) کے حاصل ہونے سے بہتر قرار دیا (بخاری، رقم الحدیث ۵۳۶۱)

ملحوظ رہے کہ کئی احادیث میں مذکورہ تسبیحات کی ہر نماز کے بعد پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

خلاصہ اس پوری بحث کا یہ ہے کہ کئی احادیث میں رات کو سوتے وقت ذکر کرنے، مختلف سورتیں اور دعائیں پڑھنے کا ذکر آیا ہے، جن کو یا ان میں سے کسی بھی سورت ودعاء کو پڑھ لینا عظیم فضیلت کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

عبرت کدہ ﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَ بْصَارِ﴾ ابوجویریہ

J $ P

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۳۵)

برادرانِ یوسف کا بھائی کی رہائی کے لئے اصرار

برادرانِ یوسف نے جب بنیامین کی گرفتاری کو یقینی دیکھا کہ وہ اب ہر صورت میں گرفتار ہی ہوں گے، اور ان کے ساتھ واپس نہیں جائیں گے، اور اس کے ساتھ ساتھ ان کو پچھلے واقعات بھی یاد آنے لگے کہ کس طرح ہم نے منت سماجت کر کے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام سے بنیامین کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت لی تھی، اور ہم نے اپنے والد سے بنیامین کی حفاظت اور واپسی کا وعدہ کیا تھا، اب جب بنیامین ہمارے ساتھ نہیں ہوں گے، تو ہم کس منہ کے ساتھ والد کے سامنے حاضر ہوں گے، اور والد کو ہم کیا جواب دیں گے، اور کیا والد صاحب ہماری بات کا یقین بھی کر لیں گے یا نہیں۔

یہ ساری باتیں سوچ کر انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ایک اور درخواست کی، چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قَالُوْا یٰٓاَیُّھَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَہٗٓ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَکَانَہٗ اِنَّا نَرٰکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ (سورۃ یوسف، رقم الآیۃ ۷۸)

یعنی ''انہوں (یعنی برادرانِ یوسف) نے کہا اے عزیز! بے شک اس کا والد بوڑھا بڑی عمر کا ہے، تو اس کی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لیجئے، ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھتے ہیں''

برادران یوسف نے جب دیکھا کہ کوئی بات چلتی نہیں اور بنیامین کو ہر صورت میں یہاں چھوڑنا ہی پڑے گا، تو بالآخر انہوں نے عزیزِ مصر یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشامد شروع کر دی، اور یہ درخواست کی کہ اس کے والد بہت بوڑھے اور ضعیف ہیں، اور ان سے بنیامین کی جدائی برداشت نہیں ہو سکے گی، اس لئے آپ اس کے بدلے میں ہم میں سے کسی کو گرفتار کر لیں، اور یہ درخواست ہم آپ سے اس امید پر کر رہے ہیں کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ بہت احسان کرنے والے ہیں، اور اس سے پہلے بھی آپ نے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ہمارے ساتھ احسان والا سلوک فرمایا ہے۔ [1]

لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی ساری باتوں کا ایک ہی جواب دیا کہ قانون کے مطابق جس نے چوری کی ہے، اسے ہی گرفتار کیا جائے گا، اور اس کے علاوہ اگر ہم کسی اور کو گرفتار کریں گے، تو ہم ناانصافی سے کام لینے والے اور ظالم ہوں گے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ (سورة یوسف، رقم الآية ۷۹)

یعنی ''یوسف نے کہا ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً نا انصافی کرنے والے ہوجائیں گے''

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کی درخواست کا جواب ضابطہ کے مطابق یہ دیا کہ یہ بات تو ہمارے اختیار میں نہیں کہ جس کو چاہیں پکڑ لیں بلکہ جس کے پاس مال مسروقہ برآمد ہوا اگر اس کے سوا کسی دوسرے کو پکڑ لیں تو ہم تمہارے ہی فیصلے کے مطابق ظالم ہو جائیں گے کیونکہ تم نے ہی یہ کہا ہے کہ جس کے پاس چوری شدہ مال برآمد ہو، وہ ہی اس کی جزاء ہوتا ہے۔ [2]

---

[1] قالوا عند ما شاهدوا مخايل أخذ بنيامين مستعطفين يا أيها العزيز إن له أبا شيخا كبيرا طاعنا فى السن لا يكاد يستطيع فراقه وهو علالة به يتعلل عن شقيقه الهالک، وقيل :أرادوا مسنا كبيرا فى القدر، والوصف على القولين محط الفائدة وإلا فالإخبار بأن له أبا معلوم مما سبق فخذ أحدنا مكانه بدله فلسنا عنده بمنزلته من المحبة والشفقة إنا نراک من المحسنين إلينا فأتم إحسانک فما الانعام إلا بالإتمام أو من عادتک الإحسان مطلقا فاجر على عادتک ولا تغيرها معنا فنحن أحق الناس بذلک(تفسير روح المعانى، تحت رقم الآية ۷۸ من سورة يوسف)

[2] لما تعين أخذ بنيامين وتقرر تركه عند يوسف بمقتضى اعترافهم، شرعوا يترققون له ويعطفونه عليهم ف قالوا يا أيها العزيز إن له أبا شيخا كبيرا يعنون وهو يحبه حبا شديدا ويتسلى به عن ولده الذى فقده فخذ أحدنا مكانه أى بدله يكون عندک عوضا عنه، إنا نراک من المحسنين أى العادلين المنصفين القابلين للخير، قال معاذ الله أن نأخذ إلا من وجدنا متاعنا عنده أى كما قلتم واعترفتم إنا إذا لظالمون أى إن أخذنا بريئا بسقيم(تفسير ابنِ كثير، تحت رقم الآيه ۷۹ من سورة يوسف)

Idara Ghufran

طب وصحت مفتی محمد رضوان

صحت وتن درستی کی اہمیت وقدر وقیمت

صحت وتن درستی، اللہ تعالیٰ کی عطاء کی ہوئی بہت بڑی نعمت ہے، جس کی طب کے علاوہ شریعت میں بھی بڑی اہمیت ہے، اور اسی وجہ سے صحت وتن درستی کی قدر کرنے کا حکم ہے، اور اس کی ناقدری وناشکری کرنے سے بچنے کی تاکید ہے۔

اس سلسلہ میں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

صحت وتندرستی سے اکثر لوگوں کی غفلت

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ (بخاری، رقم الحدیث ۶۴۱۲)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن سے اکثر لوگ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں، ایک صحت (وتن درستی) اور دوسرے فراغت (وفرصت) (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصِّحَّۃَ وَالْفَرَاغَ نِعْمَتَانِ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ، مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ (سنن الدارمی، رقم الحدیث ۲۷۴۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحت اور فراغت اللہ کی نعمتوں میں سے دو اہم نعمتیں ہیں کہ جن سے اکثر لوگ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں (دارمی)

معلوم ہوا کہ صحت وتن درستی اللہ کی بڑی نعمت ہے، جس سے اکثر لوگ غفلت اختیار کرتے ہیں، اور اللہ کی اس اہم نعمت سے غفلت اختیار کرنا درست نہیں، لہٰذا صحت کی قدر کرنی چاہیے۔

صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت سمجھنا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَھُوَ یَعِظُہٗ: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

خَمُسٍ: شَبَابَکَ قَبُلَ هَرَمِکَ، وَصِحَّتَکَ قَبُلَ سَقَمِکَ، وَغِنَاءَکَ قَبُلَ فَقُرِکَ، وَفَرَاغَکَ قَبُلَ شُغُلِکَ، وَحَیَاتَکَ قَبُلَ مَوُتِکَ (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۸۴۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (یعنی ان کی قدر کرو، اوران سے فائدہ اُٹھاؤ) اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے غنیمت سمجھو (یعنی اس کی قدر کرو، اوراس سے فائدہ اُٹھاؤ) اوراپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے غنیمت سمجھو (یعنی اس کی قدر کرو، اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ) اوراپنی مالداری کو اپنی تنگ دستی سے پہلے غنیمت سمجھو (یعنی اس کی قدر کرو، اوراس سے فائدہ اُٹھاؤ) اوراپنی فراغت (وفرصت) کو اپنی مشغولی (ومصروفیت) سے پہلے غنیمت سمجھو (یعنی اس کی قدر کرو، اوراس سے فائدہ اُٹھاؤ) اوراپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے غنیمت سمجھو (یعنی اس کی قدر کرو، اوراس سے فائدہ اُٹھاؤ) (حاکم)

مطلب یہ ہے کہ بیمار ہونے سے پہلے صحت وتندرستی کی قدر کرتے ہوئے اس سے حتی الامکان فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُن کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَخُذُ مِنُ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ، وَمِنُ حَیَاتِکَ لِمَوُتِکَ (بخاری، رقم الحدیث ۶۴۱۶)

ترجمہ: اوراپنی صحت کے اوقات سے اپنے مرض کے اوقات کے لیے حصہ لے لیجئے اوراپنی حیات کے وقت سے اپنی موت کے لیے حصہ لے لیجئے (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ جب صحت وتن درستی حاصل ہو، تو اس کی قدر کرنی چاہئے، تاکہ بیماری کی حالت میں، صحت کے زمانہ کے کیے ہوئے کاموں سے فائدہ اُٹھایا جاسکے۔

حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

کَتَبَ أَبُو الدَّرُدَاءِ إِلٰی سَلُمَانَ: أَمَّا بَعُدُ یَا أَخِیُ فَاغُتَنِمُ صِحَّتَکَ قَبُلَ سَقَمِکَ، وَفَرَاغَکَ قَبُلَ أَنُ یَّنُزِلَ بِکَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا یَسُتَطِیعُ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ، وَیَا أَخِی اِغُتَنِمُ دَعُوَةَ الْمُؤُمِنِ الْمُبُتَلٰی (مسند الشهاب القضاعی، رقم الحدیث ۷۲)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی طرف یہ لکھا کہ امابعد! اے میرے بھائی آپ اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے غنیمت سمجھئے (یعنی اس کی قدر کیجئے) اوراپنی فراغت سے پہلے اس چیز کو غنیمت سمجھئے (یعنی اس کی قدر کیجئے) کہ آپ پر کوئی بلاء

Idara Ghufran

وآزمائش نازل ہو، جس کو دُور کرنے کی لوگوں میں سے کسی کو بھی استطاعت وقدرت نہ ہو، اوراے میرے بھائی آزمائش (وبیماری) میں مبتلاء مؤمن کی دعاء کو غنیمت سمجھئے (یعنی اس کی قدر کیجئے) (مسندشہاب قضاعی)

مذکورہ احادیث وروایات سے شریعت کی نظر میں صحت وتن درستی کا اہم نعمت ہونا اوراس نعمت کی قدر کرنے کی اہمیت کا ہونا معلوم ہوا۔

جسم ونفس کا بیماری سے محفوظ ومامون ہونا اہم نعمت ہے

حضرت عبیداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا (ترمذی، رقم الحديث ۲۳۴۶، ابن ماجه، رقم الحديث ۴۱۴۱)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنی جان میں (پریشانی سے) امن میں ہو اوراپنے بدن میں (بیماری سے) عافیت میں ہو اوراس کے پاس اس دن کے کھانے کو ہو، تو گویا کہ اس کو دنیا سمیٹ کردے دی گئی (ترمذی،ابن ماجہ)

اس سے معلوم ہوا کہ صحت وعافیت دنیا کی بہت بڑی نعمت ہے، جس کی قدر کرنی چاہئے، اوراس کی اہمیت کو پہچاننا چاہئے۔

صحت وتن درستی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ کئی احادیث میں مختلف بیماریوں سے حفاظت کی پیشگی دعاء کا ذکر ملتا ہے، جن میں سے چند احادیث ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

صحت وعافیت کی دعاء کی کثرت

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ:يَا عَمِّ أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۱۹۰۸، مستدرک حاكم، رقم الحديث ۱۹۳۹)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا کہ اے میرے چچا! آپ کثرت سے عافیت (وصحت) کی دعاء کیا کیجئے (طبرانی،حاکم)

Idara Ghufran

صحت وعافیت کی کثرت سے دعا کرنے سے معلوم ہوا کہ صحت شریعت کی نظر میں بڑی نعمت ہے۔

بدن اور اعضاء میں صحت وعافیت کی دعاء

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے بدن میں عافیت (وصحت) عطا فرمادیجئے، اے اللہ مجھے اپنی سماعت میں عافیت (وصحت) عطا فرمادیجئے اے اللہ مجھے اپنی نظر میں عافیت (وصحت) عطا فرمادیجئے، آپ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۴۳۰)

اعضاء کی سلامتی اور ان کے شر سے حفاظت کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ، وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ، وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِیْ .

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میری سماعت اور بصارت سے فائدہ پہنچایئے اور انہیں میرا وارث کر دیجئے (یعنی میری زندگی تک باقی رکھئے) اور مجھ پر جو ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرمایئے اور اس سے میرا بدلہ لیجئے (ترمذی، ابواب الدعوات)

مختلف بیماریوں سے حفاظت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء کیا کرتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کے ذریعہ سے برص اور جنون اور کوڑھ پن اور بُری بیماریوں سے پناہ چاہتا ہوں (ابوداؤد، رقم الحدیث ۱۵۵۴)

خلاصہ یہ کہ ہر بیماری اور خصوصاً مہلک اور خطرناک بیماریوں سے حفاظت کی مختلف دعائیں احادیث میں آئی ہیں، جن سے صحت وتن درستی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اخبارِ ادارہ **مولانا محمد امجد حسین**

ادارہ کے شب وروز

r ...... جمعہ ۱۵، ۲۲، ۲۹/ جمادی الاخریٰ، ۶، ۱۳/ رجب کو متعلقہ مساجد میں وعظ ومسائل کے سلسلے ہوئے، ۲۹/ جمادی الاخریٰ کو بندہ محمد امجد کے سفر پر ہونے کی وجہ سے مسجدِ غفران میں مولانا طارق محمود صاحب نے جمعہ پڑھایا۔

r ...... ۱۷، ۲۴/ جمادی الاخریٰ ویکم، ۸/ رجب، اتوار کے دن، دس تا بارہ بجے مدیرِ ادارہ جناب مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم کی ہفتہ وار اصلاحی مجلس حسبِ معمول منعقد ہوتی رہی۔

r ...... ۱۲ جمادی الاخریٰ ۲۳/ اپریل، بروز منگل حضرت مدیر صاحب، حضرت مولانا عبدالحمید تونسوی صاحب زید مجدہٗ کی دعوت پر مولانا عبدالسلام (ناظم ماہنامہ التبلیغ) اور مولانا مبین صاحب رفیق دار الافتاء ادارہ غفران کے ہمراہ ڈیرہ غازی خان اور ملتان کے دورہ پر تشریف لے گئے، ۱۳/ جمادی الاخریٰ، بروز بدھ بعد نمازِ ظہر دار العلوم رحمانیہ، ڈیرہ غازی خان میں شہر کے علماء وطلبہ میں علمی بیان ہوا، اسی دن بعد نمازِ مغرب جامعہ رحیمیہ عابدیہ بلاک ۱۸، ڈیرہ غازی خان میں بخاری شریف کا آخری درس دیا، اگلے دن ۱۴ جمادی الاخریٰ، بروز جمعرات جامعہ فاروقیہ، شجاع آباد میں صبح نو بجے اساتذہ کرام سے علمی نشست ہوئی، اور اسی دن مولانا کریم بخش صاحب اور مولانا سیف الرحمان دامت برکاتہم کی دعوت پر ''جامعہ عمر بن خطاب'' ملتان شہر میں تشریف لے گئے، جہاں دوپہر بارہ بجے جامعہ کے طلبہ میں اصلاحی اور بعد ظہر شہر کے علماء میں علمی بیان ہوا۔ اسی دن رات کے وقت وہاں سے روانہ ہوکر ۱۵/ جمادی الاخریٰ، بروز جمعہ علی الصباح بعافیت واپس راولپنڈی پہنچے۔

r ...... ۱۳ جمادی الاخریٰ، دوپہر اساتذۂ ادارہ، جناب حاجی عبداللہ خان مرحوم کے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں شریک ہوئے۔

r ...... ۳/ رجب منگل بندہ امجد، اچھڑیاں (مانسہرہ) اپنے خالہ زاد جناب یعقوب صاحب کی فوتیدگی پر ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے گیا، موصوف اچانک حرکت قلب بند ہونے کے نتیجے میں فوت ہوئے، ۴۲ سال کے لگ بھگ عمر تھی، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، پس ماندگان کو صبر واجر عطا فرمائے۔ آمین۔

r ...... ۸/ رجب، بروز اتوار کی اصلاحی مجلس میں جناب عامر صاحب (حال مقیم اٹلی، متوسل حضرت اقدس نواب عشرت علی قیصر صاحب رحمہ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ) تشریف لائے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

اخبارِ عالم

حافظ غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم و مفید حالات و واقعات، حادثات و تغیرات

? 21/اپریل/2013ء، بمطابق۱۰/جمادی الاخری/1434ھ : پاکستان: مشرف کا 14روزہ جوڈیشنل ریمانڈ، گھر کو جیل بنادیا گیا ? 22/اپریل: پاکستان: سیٹ ایڈجسمنٹ: پیپلز پارٹی نے ق لیگ کو پنجاب میں 28قومی نشستیں دے دیں ? 23/اپریل: پاکستان: سپریم کورٹ کا ایف آئی اے کو 113سی این جی لائسنس کی تحقیقات کا حکم ? 24/اپریل: پاکستان: کراچی اور کوئٹہ میں بم دھماکے، 8جاں بحق، متحدہ نے انتخابی دفاتر بند کردیئے ? 25/اپریل: بنگلہ دیش: 8منزلہ عمارت گرنے سے سینکڑوں افراد ہلاک وزخمی ? 26/اپریل: پاکستان: انتخابات میں ایک دن کی تاخیر بھی نہیں ہوگی، چیف الیکشن کمیشنر ? 27/اپریل: پاکستان: کوٹ لکھپت جیل: بھارتی جاسوس سربجیت سنگھ ساتھی قیدیوں کے حملے میں شدید زخمی، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بیرک انچارج معطل ? 28/اپریل: پاکستان: بلوچستان کے 11اضلاع میں اساتذہ کا انتخابی ڈیوٹی دینے سے انکار، تادیبی کارروائی کریں گے، الیکشن کمیشن ? 29/اپریل: پاکستان: پشاور، کوہاٹ، صوابی، کوئٹہ، انتخابی دفاتر، جلسوں میں دھماکے، 11جاں بحق، 52زخمی ? 30/اپریل: پاکستان: کور کمانڈر کانفرنس، انتخابات کے دوران فوج کی تعیناتی کا پلان منظور، الیکشن کمیشن کے ساتھ بھرپور تعاون کا اعادہ ? یکم/مئی: پاکستان: پٹرول 4.71روپے سستا، بجلی 1.34روپے یونٹ مہنگی ? 02/مئی: پاکستان: بھارتی جاسوس سربجیت سنگھ 6روز موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد دم توڑ گیا ? 03/مئی: پاکستان: دہشت گرد سربجیت سنگھ کی لاش ورثاء کے حوالے، بھارتی پنجاب میں 3روزہ سوگ، منموہن نے قوم کے بہادر بیٹے کا خطاب دے دیا ? 04/مئی: پاکستان: کراچی، اے این پی کا امیدوار بیٹے سمیت قتل، این اے 254میں الیکشن ملتوی ? 05/مئی: پاکستان: پریذائیڈنگ آفیسران کو 10تا12مئی مجسٹریٹ کے اختیارات مل گئے ? 06/مئی: پاکستان: لاہور میں 44لاکھ سے زائد ووٹرز 13قومی، 25صوبائی نمائندے چنیں گے ? 07/مئی: پاکستان: کرم ایجنسی: جے یو آئی کے جلسہ میں دھماکا، 18جاں بحق، 39زخمی ? 08/مئی: پاکستان: سرحد پر بلا اشتعال بھارتی فائرنگ، دوستی بس پر حملہ، پاکستانی قیدی ثناء اللہ کی حالت نازک، رشتہ دار بھارت پہنچ گئے ? 09/مئی: پاکستان: فلور ملز نے بیس کلو آٹے کا تھیلہ 20روپے مہنگا کردیا ? 10/مئی: پاکستان: لاہور، ایل ڈی اے پلازہ میں پر اسرار آتشزدگی، کھڑکیوں سے چھلانگیں، 8جاں بحق 17زخمی ? 11/مئی: پاکستان: سپریم کورٹ نے 7لاپتہ قیدی منگل تک پیش کرنے کی مہلت دے دی، سیکرٹری داخلہ کو نوٹس ? 12/مئی: پاکستان: ن لیگ کو قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں واضح برتری، سندھ میں پیپلز پارٹی،

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

خیبر پختونخوا میں تحریکِ انصاف کو اکثریت ? 13/مئی: پاکستان: شمالی وزیرستان، کوچ کا سلنڈر پھٹنے سے 15افراد جاں بحق ? 14/مئی: پاکستان: انتخابی نتائج تسلیم کرتے ہیں، پیپلز پارٹی، اے این پی، یوسف رضا گیلانی پارٹی عہدے سے مستعفی ? 15/مئی: پاکستان: ن لیگ 123، پی پی 30، تحریک انصاف 27، متحدہ 18، الیکشن کمیشن نے 254 نشستوں کا اعلان کردیا ? 16/مئی: پاکستان: 5حلقوں کے 35 پولنگ سٹیشنوں پر دوبارہ ووٹنگ کا شیڈول جاری ? 17/مئی: پاکستان: وفاقی کابینہ نے پاک چین اقتصادی راہداری معاہدہ کی منظوری دے دی ? 18/مئی: پاکستان: مالاکنڈ، دو مساجد میں بم دھماکے، 20 نمازی جاں بحق، 50 زخمی ? 19/مئی: پاکستان میں 2 کروڑ 70 لاکھ سے زائد بچے تعلیم جیسی نعمت سے محروم، رپورٹ ? 20/مئی: پاکستان: ڈرون حملوں سے قبائلی علاقوں میں اشتعال انگیزی بڑھی، برطانوی سروے

ریاض سٹیل

(بسلسلہ: اصلاح وتزکیہ)

اصلاحِ اخلاق اور حفاظتِ زبان

قرآن وسنت کی روشنی میں

حُسنِ اخلاق واصلاحِ اخلاق کے فضائل وفوائد، بدخلقی وبداخلاقی کے عذابات ونقصانات

حُسنِ اخلاق واصلاحِ اخلاق میں زبان کی اہمیت، زبان کے ذریعہ سے بداخلاقی وبدخلقی کی صورتیں، حفاظتِ زبان، اور آفاتِ زبان کی تفصیل وتشریح، آفاتِ زبان سے بچنے اور حفاظتِ زبان کے مسنون طریقے، قرآنی آیات، مستند احادیث اور معتبر تشریح وتوضیح کا جامع ومفید مجموعہ وذخیرہ، تزکیہ واصلاح کے موضوع پر ایک جامع، نافع وسہل کتاب

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی

Idara Ghufran